کیونکہ دونون کا روزانہ دورہ تقریباً یکسان ہے جبکہ ان دونون
سیارات کا بہ نسبت اور سیارات کے تقریباً برابر ہے اور بلحاظ اسکے
کہ مریخ کے دونون قطبون پر برف کے پہاڑ دکھائی دیتے ہین یہ بات
دور نہین ہے کہ اس جگہہ جو روشنی دکھائی دیتی ہے وہ شعاع آفتاب کے
انعکاس سے ہے بعض اجزا اُن برفانی پہاڑون کے جو بعض اوقات
ہر سال مین غائب ہوجایا کرتے ہین اسکا سبب بعض حصہ برف کا آفتاب کی
تمازت سے پگلنا ہے - علامہ ہرشل کی یہ بھی راے ہے کہ مریخ قطبون کے
نزدیک مسطح ہی مثل ہمارے کرۂ زمین کے کہ یہ بھی قطبون کے نزدیک
چپٹا ہے لیکن مریخ کی تسطیح کسیقدر کم ہے حتے اکہ بعضون نے تو مریخ
کی تسطیح سے انکار ہی کیا ہے - اہل ہیئت گمان کرتے ہین کہ مریخ کا
جو بھی زمین کے جو سے مشابہ ہے - مریخ کا ایک نقشہ اُنھون نے تیار
کیا ہے جسمین مستطیل او مستدیر مقامات دکھائے ہین - اور ہر ایک خطہ کا
ایک علیحدہ نام رکھا ہے ازانجملہ دریاے ایکار ہے جسکا ذکر
ہمنے اوپر کیا -

اہل یونان مریخ کو ستارہ روشن کہتے تھے کیونکہ وہ شدت سے
چمکدار ہے اور جسطرح بذریعہ دوربین شدت سے روشن اور سرخ
دکھائی دیتا ہے اسی طرح اُسکی روشنی کی شدت کی وجہ سے بلا دوربین

ہوگئی ہے کہ سطح مریخ پر ایسے مواقع منتظمۃ الشکل دیکھی جاتی ہین کہ اُنکے باقاعدہ ہونیکا سبب عقل انسانی کے سوا کچھ اور ہونا بعید از قیاس ہے۔ اس راے کا بڑا معاون ایک عالم فلکی ہے جسکا نام پرسیفال لویف ہے اُسنے اس موضوع خاص پر بہت بڑی کتاب تالیف کی ہے۔ اثبات وجود ساکنین مریخ کے باب مین اُسکی راے کا خلاصہ یہ ہے کہ مریخ کے لئے ایک جو سما ہے مثل ہمارے جو کے اور مریخ مین دریا ہین مثل ہمارے دریاؤن اور یہ دونون چیزین یعنے جو اور پانی جانداروں کے حق مین دونہایت ضروری عنصر ہین۔ اور یہ کہ مریخ کے سطح پر جو باقاعدہ شکل کے مقامات دکھائی دیتے ہین مثل سبز کھیتون کے ہین کوئی سبب اُنکے موجود ہونیکا بجز اسکے کہ عقل بشری کی مداخلت اُنکی ترتیب مین نہین ہوسکتا۔ گو مریخ کے کھیت ہزارون میل طویل دکھائی دیتے ہین لیکن اُسکی راے مین اُن طولانی کھیتون کا کھودنا آسان ہے کیونکہ اُسکے زعم مین مریخ کا مواد بہ نسبت زمینی مواد کے نہایت خفیف ہے یعنے (۳۰) گنا خفیف ہے اور ایک دن مین تین آدمی یہان زمین کو جسقدر کھود سکتے ہین وہان ایک آدمی اُتنا کھود سکتا ہے۔ اس سے بڑھکر یہ کہتا ہے کہ اپنے وجود مین مریخ زمین سے زیادہ قدیم ہے لہذا وہان کے لوگ تمدن مین زیادہ کامل اور بڑے اعمال کے نہایت مشاق ہونگے۔

آنکھ سے دیکھنے والے کو بھی اسکی روشنی چکاچوند مین ڈالتی ہے یہی سبب ہے کہ اہل عرب نے اسکو نار متقدہ کے نام سے یاد کیا ہے چنانچہ مشہور شاعر ابو العلا کا قول ہے کہ ؎

زحل اشرف الکواکب دارا	عن لقاء الردے علی میعاد
وللنار المریخ من ہیجان	الدہر مطفی وان علت باتقاد
والثریا رہنیۃ بافتراق	الشمل حتے تعد بالآحاد

کیا مریخ مین جاندار ہین اور اگر ہین تو کیسے ہین ؟ اس مسئلہ پر علماء مین بڑے اختلاف ہین بعضون نے تو مریخ کے اندر باشندون کے وجود پر یقین کر لیا ہے اور اُنکی شکلین بھی معین کر دے ہین اور اُنکے اخلاق سے بھی بحث کی ہے اور اُنکے قواے جسمانی کا بھی قیاس کر لیا ہے اور دوسرے فریق نے مریخ کے اندر جاندارون کے ہونے سے بالکل انکار کر دیا ہے اور ایک گروہ ان دونون فریقون کے درمیان میں الیا ہے کہ دونون فریقون کے دعوؤن کو غیر قطعی خیال کرتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ ساکنین مریخ کے قائل ہین اُنکی دلیل قیاس غیر قطعی ہے اور اس زعم پر اُنکو اسبات نے آمادہ کیا ہے کہ اُنھون نے کرۂ مریخ اور کرۂ زمین کے مابین اُنکے جرم مین اور جو مین اور روزانہ گردش مین بے حد مشابہت پائی ہے اور اس زعم کی تائید اس امر سے اور زیادہ

نقولا تسلا مشہور عالم کہربائی ماہر شخص ہے جس نے مخابرت اہل مریخ کے
بارہ مین بے حد سعی کی ہے اسکا ارادہ ہے کہ بذریعۂ کہربائی ٹیلیگراف کے
جو حال مین ایجاد ہوا ہے اور اسکو بلاسلک کا ٹیلیگراف بھی کہتے ہین
یہ کام لیا جاوے اسکا قول ہے کہ کہربائی ٹیلیگراف کے تجربہ کے اثناء
مین جبکہ وہ امریکہ مین کولورادو نامی پہاڑ کی چوٹیون پر کر رہا تھا اسکے
تجربہ مین اسکو ایک ایسی قوت کا علم ہوا ہے جو نہ تو زمین سے پیدا ہوئی
نہ آفتاب سے بلکہ ایک اور سیارہ سے پیدا ہوئی تھی کیونکہ کہربائی
ٹیلیگراف کے آلہ مین دوبارہ پھر اسکو تین بار خفیف سی حرکت محسوس ہوئی تھی
اب یہ ہوا ہے کہ آسر آلہ کو مہیا کر رہے ہین اور کافی قوت جمع کر رہے ہین
تاکہ قوت کہربائیہ کو مریخ تک پہونچا دین انکا زعم ہے کہ قریب مین ایک دن
ایسا آنیوالا ہے کہ بذریعہ اس آلہ کے اہل مریخ سے گفتگو کیجاسکیگی جسطرح
اہل زمین باہم کو یہ آلہ کام دے رہا ہے۔

نے اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ ایک مالدار بڑھیا فرانس کی رہنے والی
مسیٹر گوسمان نامی ایک لاکھ فرانک کا چندہ ایک [illegible]
مین چھوڑ گئی مرقوم ہے یہ وصیت کی ہے کہ جو شخص کبھی سیارہ سے
گفتگو کرنے کا وسیلہ ایجاد کرے اسکو یہ صلہ دیا جاوے لیکن اسنے
مریخ کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ اسکے خیال مین اہل مریخ سے

دوسرے اخبار نے تو اس سے بھی زیادہ مبالغہ کیا ہے اور
اُنہوں نے اُن وسایل اور ذرائع کی بھی تلاش شروع کر دی ہے
جو باشندگان مریخ کے ساتھ مخابرت اور مکالمت کے لئے ضرور ہین
کیونکہ قریب مین وہ لوگ گویا وہان کا سفر کرنیوالے ہین - ازانجملہ ایک
شخص شارل کروس نامے تیس سال سے اس بحث مین مشغول
ہی کہ مخابرت کے لئے کون سے وسائل عمدہ ہین اُسکی راے مین
کوئی واسطہ ابتک نور سے زیادہ بہتر نہین قرار پایا ہے وہ خیال
کرتا ہی کہ دنیا کی نہایت تاریک مقامات سے ایک مقام پر مثلاً
قطبین سے ایک قطب کے قریب اگر ایک بہت بڑی آگ روشن
کی جائے تو بعید نہین ہے کہ سکان مریخ اُسکو دیکھین گے اور اسی طرح
اپنے ہان آگ سلگا کر اُسکا جواب دینگے اِس خیال نے اُسکو اس
حد تک از خود رفتہ بنا دیا کہ اُس نے ایک لغت کی ایجاد بھی شروع کر دی
جسمین بذریعہ اشارات کے مثل (ہیلوگراف) کے شعاع شمس سے
کام لیا جاتا ہے - اِن صاحب کا ارادہ ہے کہ بذریعہ اس لغت کے
ساکنین کرۂ ارض اپنے حریف سکان مریخ اور نیز دوسرے کرون کے
ساکنین کے مابین گفتگو کا سلسلہ جاری کرینگے یہ خیال ایسا ہے
جسکو خواب یا اضغاث احلام سے زیادہ وقعت نہین ہو سکتی -

ہون - اور عجب نہین کہ وہ خطوط ایسکا ہوا مواد ہو جو بعد کو منجمد ہو گیا ہو -
دیکھو ہمارا مضمون متعلق تکوین عالم جسمین جیسا بوجہ سے بحث کی گئی ہے -
اور دبدبۂ آصفی کے کسی گذشتہ پرچہ مین چھپا ہے اور شگاف ہوکر
اشکال ہندسی پکڑ لیا ہو - یہی بعض علما ہیئت کی راے ہے - یا وہ
آفتاب کی شعاع ہون جنکا انعکاس اُس پانی یا شبنم سے ہوتا ہو جو اُن
شگافون مین موجود ہو -

ہم اوپر اسکے قائل ہو آئے ہین کہ ساکنین مریخ کا وجود ممکن ہے گو بظاہر
اُنکا وجود مستبعد معلوم ہوتا ہے - پس جب اُنکا وجود ممکن ہے تو اُنکے
ساتھ مخابرت کرنا بھی ممکن ہے یا بواسطۂ نور کے جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا
یا کوئی اور وسیلے سے جسکا اختراع اور ایجاد آئندہ انکشافات جدیدہ
کے ذریعہ سے ہو - اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے گذشتہ قرن کے وسائل
اخبار رسانی پر غور کرین تو معلوم ہو جائیگا کہ علوم جدیدہ اور تجارب مفیدہ
نے اسوقت قوت کہربائی سے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون وغیرہ وغیرہ کیسے کیسے
عمدہ وسائل پیدا کر دیے ہین تو کیا بعید ہے کہ سکّان مریخ کے ساتھ بھی کوئی ذریعہ
مکالمت کا نکل آوے - اگر اٹھارھوین صدی کے دورہ مین کوئی شخص یہ
کہتا کہ ملک چین اور سلطنت انگلینڈ کے درمیان مین چند لحظون
کے اندر خبر رسانی ہو سکتی ہے تو اُسوقت لوگ اُسکو مجنون سے کم

گفتگو کرنا بہت آسان اور قریب الوقوع ہی اگر ہم ایسے اوہام کی ایک فہرست
لکھین تو ہمارا یہ مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ لیکن اگر کوئی اس آرزو کے
پورے کرنیکی کوشش کرتا ہے تو آپ کو ملامت نکرنا چاہیے بلکہ ہم سب
پہلے یہ آرزو رکھتے ہین۔ کہ آگے بڑھ کر ساکنین مریخ سے ہاتھ ملائین اس
شیک ہانڈ (مصافحہ) مین اگر ہمکو مہذب سے مہذب بھی محسوس ہو جائے تو اوس وقت
ہماری خوشی کا کیا پوچھنا ہے۔ پھر تو ہمنے ہاتھ ملانے کے ساتھ ہی ہمارے بیچارے
حریف ساکنین مریخ کی تہذیب و شائستگی کا پتا لگا لیا۔ اور ہم وہان پر جانا اور
موجود ہونا بھی محال نہین خیال کرتے ہین۔ اگرچہ بادی النظر مین یہ بات
بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ رہا اُنکے ساتھ مخابرت کا سلسلہ جاری
کرنا یہ بھی دائرۂ امکان سے خارج نہین ہے لیکن کسی امر کے ممکن ہونیکے
قائل ہونا اس بات کا مستلزم نہین ہے کہ وہ قریب الوقوع بھی ہے کیونکہ
قیاسی شکلین وغیرہ وغیرہ جو مریخ کے اندر دکھائی دیتی ہین ہو سکتا ہے
کہ در حقیقت ہماری بصارت کا مغالطہ ہو کیونکہ فی الواقع اس سیارہ کا
رصد کرنا بڑے بڑے راصدین اور ماہرین پر بھی نہایت دشوار ہے اسلیے
کہ مریخ کو ہمیشہ گھیرے رہتا ہی اور اسکا جو نادر طور پر کبھی صاف رہتا ہی
کیا عجب ہی کہ جو خطوط مستقیمہ دکھائی دیتے ہین (اگر انکا وجود صحیح ہو تو) وہ
شفوق اور شگاف نہون جو مریخ کے چھلکے کے ابھر آنے سے پیدا ہوے

ایک شعاع ایسی بھی ہے کہ موجودہ ظلمانی اجسام کے پار نکل آتی ہے
اور اشیاء جامد کے اندر سے ہو کر اس پار کی چیزیں بذریعہ اس
شعاع کے دکھائی دیتے ہین اور پیٹ کے اندر کے اعضاء اور
احشاء کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کو ایجاد ہوئے ابھی
زیادہ زمانہ نہین گذرا ہے۔ زمانہ اس سے عجیب تر باتین ہمارے
سامنے لانے والا ہے جو اسوقت ہمارے حاشیہ خیال مین بھی نہین
آسکتین۔ اس صورت مین کیا دور ہے کہ آیندہ صدیون مین
ایسی قوتون کا ایجاد اور انکشاف ہو جنکے ذریعہ سے اجرام فلکی تک
پہنچنا سہل ہو جائے۔

بعض علماء فلکیین نے عجیب عجیب خیالات اس بارہ مین
ظاہر کئے ہین۔ اگر یہان کسیقدر اون خیالات کا اظہار بطریق تفنن
و دلچسپی کیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ایک صاحب فرماتے ہین
کہ ممکن ہے کہ آیندہ چل کر ایک ایسے مواد کا انکشاف ہو جو
قوت جاذبہ کا مانع ہو کیونکہ بہت سے ایسے مواد موجود ہین جو
دوسرے مواد کے قوتون کے حاجب و مانع ہین بعض مواد قوت
کہربائی کے اور بعض حرارت کے روکنے والے موجود ہین مثلاً
کانچ اور لکڑی سے قوت کہربائی کا اثر منتقل نہین ہوتا ہے جسطرح

اور ہم آپکے عہد میں اس سے زیادہ دور کے مقامات پر ٹیلیفون کے واسطے سے بات چیت کرنیکو کوئی تعجب کی بات نہین خیال کرتے ہین ۔

مریخ یا کسی اور ستارے تک سفر کرنا اور وہان پہونچنا بھی دائرۂ امکان سے خارج نہین ہے ہماری دلیل اس باب مین وہ اشیاء ہین جنکو علم نے قوت بخاری اور قوت کہربائی سے ایجاد کئے یعنی بر و بحر اور جو سما مین ہوئی ہوائی مراکب کے ذریعہ سے سفر کیا جاتا ہے گو ہوائی مرکب کی صنعت ابھی ایام طفولیت اور نمو مین ہے ۔

ہم بہت سے حکایات پرانے زمانے کے سنتے تھے کہ جن اور عفریت ہوا مین یون اُڑتے تھے اور انسان کو اسطرح اُڑا لیجاتے تھے اور ان باتون کو خرافات سمجھتے تھے اور اُنپر ہنستے تھے آپکے روز اگر کہتے کوئی کہے کہ ریل سے بہت زیادہ سریع سفر ہوا مین کرنے کے لئے کوئی آلہ ایجاد کیا گیا ہے تو ہم اسکو تعجب نہین خیال کرینگے کیا دور ہے کہ اس صدی کے یا آئندہ صدیون کے علما ایسی ایک قوت کا انکشاف کرین جو اس سے پہلے اسکا انکشاف کسی نے نہ کیا ہو جسطرح وہ گذشتہ صدی کے لوگون نے قوت کہربائی کا انکشاف کیا اور اس سے پہلے زمانے کے لوگون نے اسکو خواب مین بھی نہ دیکھا تھا کیا تجربون کی شعاعین ایجاد ہونے سے پہلے کبھی ہمارے دل مین یہ گزرا تھا کہ عالم طبیعت مین

تمام اشیا اوسکے ساتھ ہونگے اور اوس مکان کے چاروں طرف
کھڑکیاں ہونگی جب اونمیں سے کوئی کھڑکی کھولی جاویگی تو مانع
جاذبہ کا مادہ اوس طرف سے زائل ہوجائیگا اور یہ مکان اوسی
جہت کیطرف جدہر کو کھڑکی کھلی ہے کھنچا ہوا چلا جاوے گا۔ یعنے یوں
خیال کرو کہ جسوقت اوس مکان کے جہت سے مانع جاذبہ الگ کیا جائیگا تو
مکان سیدہا اوپر کیطرف چلا جاویگا اب اگر ہم اوسکو کسی اور جانب
مثلاً شمال کے جانب ٹیڑہا لیجانا چاہین تو شمالی کھڑکی کھولدینگے اور
اگر جنوب کے جانب لیجانا چاہین تو جنوبی دریچہ کھولدینگے اس طرح
جس جسم پر ہمکو پہنچنا مقصود ہے وہان پہنچ جاوینگے۔ یہ خیالات اگرچہ
محض فرضی ہین لیکن اسقدر باور کرنے کے لئے کافی ہین کہ آئندہ چل کر
عجب نہین ہے کہ جدید اختراعات اور نئے اکتشافات انکی تصدیق
کردین۔

ہان اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعالی جو سماہین تو ہوا آکسیجن
(یعنے عنصر حیات) سے خالی ہے پہر بے اوسکے انسان کا گزر کسطرح
ممکن ہے وہان پہنچکر انسان زندہ ہی نرہسکیگا تو ہم جواب دینگے کہ ممکن ہے
کہ آکسیجن کو ہم اوسی مکان ہوائی مین جمع کر رکہین گے جس طرح غوطہ
پانی کے اندر ہوائے حیات کو تنفس کے لئے اپنے ساتھ رکھلیا کرتے ہین

دوسرے معدنیات اور کوئلے سے منتقل ہوتا ہے اسی طرح نور بھی
ایک مواد ہے جسکا اثر لکڑی اور پتھر وغیرہ مواد ظلمانی غیر شفاف سے
منتقل نہیں ہوتا۔ اور یہ بات مشہور ہے کہ قوت نور اور حرارت
اور کہربائیہ اور جاذبیہ دراصل یہ سب ایک ہی قوت ہے لیکن
اوسکے مظاہر مختلف ہیں پس ان میں سے ایک کا مانع اگر موجود ہو تو
دوسرے کا مانع بھی موجود ہو سکتا ہے الغرض اس قیاس پر ایک
ایسے مواد کا ہاتھ آنا ممکن ہے جو قوت جاذبیہ کا مانع ہو اور فرض کرو
کہ ایسا مواد ہاتھ لگ گیا اور ایک مکان بنا کر ہر طرف سے یہ مواد
اوس پر منڈھ دیا گیا تو اب اوس مکان کے لئے کوئی ثقل باقی نہیں رہا
کیونکہ ثقل کی علت قوت جاذبیہ ہے پس اس قوت کے باطل ہونیسے
ثقل بھی باطل ہو گیا لیکن یہ مکان ابھی زمین ہی پر باقی رہیگا
کیونکہ ہوا کا وزن اوسکے اوپر موجود ہے اور اوسکو دبا رکھا ہے
جب ہم مکان مذکور کے اوپر کے جانب سے اوس منڈھے ہوئے
مواد کو دور کرینگے تو اجرام سماویہ کے قوت جاذبیہ کا اثر اوس پر
پڑیگا یعنے اجرام سماویہ اوسکو اپنے طرف کھینچینگے اب زمین کی
قوت جاذبیہ کا تو کچھ اثر اوس پر ہے نہیں اسلئے وہ مکان جو ہوا میں
آسانی سے چڑھ نکلیگا اوسکے اندر چند آدمی ہونگے اور ضروریات زندگی کے

الگ ہوگی کیا اونکی گفتگو بذریعہ لغات کے ہوگی یا بواسطہ اشارات یا بغیران
دونون طریقونکے کوئی اور طریقہ ایک دوسرے کے حال پر مطلع ہونے کا ہوگا۔
کیا اونکی ہان بھی بخار اور کہربائیہ کا انکشاف ہوا ہے یا اونہون نے اسرار
طبیعیہ کے کوئی اور قسم کا درس حاصل کیا ہے جو ہمکو اوسکا علم نہین ہے کیا اونکے
تمدن کا طریقہ بھی وہی ہے جو ہماری دنیا والون نے اختیار کیا ہے ایا اونکے
ذہن کی رسائی ماورائے افلاک تک ہے اور اونہون نے ازلیتہ کے معنی
سمجھے ہین اور ابدیتہ اور لانہایت کا بھی تصور کیا ہے یا وہ ترقی کے
درجات مین مثل بادیہ نشین اقوام کے متفاوت ہین اور بلحاظ اپنی سیارات کے
اعمار کے ابھی تمدن کے درجات طے کر رہے ہین؟ اگر ایسا ہے تو بعض
سیارون کے باشندے ایسے ہونگے کہ اونکے جسمون پر قدرتی بال ہی
اونکے پوشاک کا کام دیتے ہونگے اور مثل چوپایون کے پہاڑون دَرّون مین
رہتے اور رہتے پالے پر گذر کرتے ہونگے اور بعض سیارون مین اون سے
زیادہ ترقی یافتہ اقوام ہونگے اور بعض مین ہم سے کہین زیادہ
ترقی یافتہ ہونگے۔

لیکن ابھی ہمکو یہہ بھی نہین معلوم ہے کہ آیا اونکے اعضا مثل ہمارے
اعضا کے اور اونکے جسم مانند ہمارے جسم کے ہین یا اونکی شکلین ہی
دوسرے ہین یا اونکے دماغ سینے مین ہین اور آنکھین ہاتھون مین ہین

باکرنی اور ذریعہ تھی کا اکتشافات آئندہ مین پیدا ہوجائے -
حاصل کلام علم ہمکو بتاتا ہے کہ یہ سب ممکن ہے اگرچہ اسوقت
یہ باتین ہم سے بہت بعید ہین - اگر ہمارے یہ خواب آگے چلکر
صحیح نکلین تو کیا مزے کی بات ہو پھر تو اجرام سماوی مین ہمارے
کرہ سے لوگ سفر کیا کرینگے اور جسطرح جزیرون اور نوآبادیون کو
بھیجنے کے لئے دریائی سامان درست کئے گئے ہین اسیطرح
ہوائی سفر کے سامان بھی مہیا ہوجاوینگے . پھر تو ہم اپنے حریف
ساکنین کواکب سے ملاقات کی ٹھہراوینگے اور وہان کے
عجائب المخلوقات کو دیکھینگے اور اونکے ادیان و معتقدات کو
سنینگے اور اونکے اخلاق و عادات کو جانچینگے اور اونکے
طرز حکومت اور ریاستون کے باہمی پولیٹکل فواید پر غور کرینگے
اور وہان کے حاکم و محکوم کے تعلقات پر نظر ڈالینگے کیا وہان بھی
ایک قوم دوسرے قوم کی تابع اور محکوم ہوگی ؟ کیا اون مین بھی
بڑے بڑے اولوالعزم گزرے ہونگے جنہون نے اپنے قوائے دماغی کے
واسطے سے عمدہ عمدہ تصانیف کئے ہونگے یا قوائی جسمانی کے
ذریعہ سے بڑے بڑے نمایان کام کر دکھائے ہونگے کیا وہان بھی
اجتہاد اور تقلید کا جھگڑا ہوگا کیا وہان بھی گروہ گروہ اور قوم قوم

نسب سیوا اس کو گوشت پوست گودی سے پاک کر دیا اور کہیتی کی طرح
پورا پورا کاٹ لیا یا چہ گیا تو شام کے انتقام کے لئے کمانین چلہ چڑہائین
و ۔ آشنا لشکر ہمراہ لیا کہ اگر اوسکو جرا دنتشر سے تشبیہ دیجیے تو ٹڈی دل
وسکے اعوان سے ہے ۔ اگر سیل منہمر سے استعارہ کیجیے تو خون کی
سیل اوسکی تلوار کی دہار اور نیزون کی سنان سے جاری ہے
اگر مثل پروانون کے کہئے کہ پہیلا ہوا ہے تو ہمارے اوسکے تیرونکے
و اُڑنے سے جلجاتے ہین اگر موسل دہار مینہ بتلائے تو مینہ کی جہڑئین
وسکی فوج کے غبار سے پس پا اور مضمحل ہو جاتی ہین اوس لشکر مین
وران کے پیدل ایران کے پہلوان ترکستان کے چیتے بدخشان کے
شیر بیر دشت خطا کے شکرے مغول کے کرگس جتہ کے عقاب
بند کے افعی ایدکان کے اژدہے خوارزم کے ہوام جرجان کے
شکار صغانیان کے عقاب حصار شادمان کے شکاری کتے
فارس کے سوار خراسان کے شیر جیل کے سوسمار مازندران کے
بیشہ پہاڑون کے درندے رستمدار طالقان کو تاکی قبائل خوزو
یان کی ناگنین اصبہان کے قوم طیالسہ کے خاکی بہیڑے رمی غزنی
ہذان کے ذئب ہند وسند وملتان کے ہاتھی ولایات لور کے
بنڈ ہے جبل غور کی چیونٹیون کے بیل شہر زور کے معمولی بچہو عسکر کرم

بگتے چلتے ہین یا اڑتے پھرتے ہین۔ کھانا چبا کر کھاتے ہین یا ویسا ہی نگل لیتے ہین
وغیرہ وغیرہ یہ سب ایسی باتین ہین کہ دائرہ احتمال کے اندر مندرج ہین اور احتمال کا
نہایت وسیع ہے۔
یہ سب احتمالات عقلی ہین لیکن ہمکو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ یہ خیال یعنے سیارات کے
اندر جانداروںکا ہونا مذہب کے خلاف تو نہین ہے میری راے ہین اسمین مذہب کے
خلاف نہین ہے بلکہ مذہب سے اسکے تائید نکلتی ہے جیسا کہ آیۃ کریمہ ہے ومن آیاتہ
خلق السموات والارض وما بث فیہما من دابۃ سورۂ شوریٰ ۔ ہین زمین اور
سماوات دونون مین جانداروں کا ہونا ثابت ہے اور بعض فلاسفہ اسلام نے
اپنے مراقبات ومشاہدات مین بعض سیارات کے اندر جاندارون اور
حیوانات وغیرہ کی سیر بھی کی ہے غرض کہ جسطرح عقل سیارون کے اندر
ذی الارواح کی موجود ہونےکی مانع نہین ہے اسی طرح مذہب بھی اس خیال کا
مخالف نہین ہے بلکہ آیۃ فوق الذکر سے سماوات مین جانداروںکا ہونا ثابت ہے
وللہ غیب السموات والارض وھو علیٰ کل شیٔ قدیر۔

غلام محمد منتظم گبنٹ کونسل

ایک لشکر تیار کرکے ماہ صفر سنہ ۸۰۳ھ میں حلب کو روانہ کیا تیمور بہسنا
میں ایک شہر مشہور ہے پہنچا اور اوسکو مع مضافات اسقدر لوٹا کہ
اندھیر ہوگیا۔ اور ۲۳ روز قلعہ بہسنا کا محاصرہ کیا پھر لے لیا مگر یہ
کوئی ارادہ ربانی تھا کہ تیمور اوسکی خطا لیا اور بلا کسی سے دستکش رہا
پھر تیمور نے شہر ملطیہ کو پامال اور ہلاک کیا اور اوسکے پہاڑون
و یا مکانات بلند یا عالیشان لوگون کو بھی ڈالا۔

پھر تیمور کا قدم منحوس قلعہ روم میں داخل ہوا۔ اسوقت حاکم قلعہ
ناصر محمد بن موسی بن شہری تھا۔ جو تیمور اور ناصر محمد میں واقعات
ہوئے ہم انکو مفصلاً عنقریب ذکر کرینگے کہ کسقدر کوشش لڑائی میں کی
تیمور ایک روز ٹھہرا اور کوئی نتیجہ مفید معلوم نہ ہوا نہ لڑا نہ محاصرہ کیا
بلکہ کہا کہ یہ میرے نزدیک اوس سے زیادہ ذلیل ہے کہ مثالہ
حجاج بن یوسف کے نزدیک۔ بعینہ تیمور کا قول قلعہ روم کو دور سے
دیکھکر ایسا تھا جیسا اوس شخص کا قول جس نے انگور کے اوس
خوشہ کو دیکھکر دسترس سے دور تھا کہا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص باغ میں
پہنچا دیکھا کہ انگور نہایت عمدہ پختہ آویزان ہیں مگر ہاتھ سے دور ہیں تو
کہنے لگا کہ میں انگور نکھاونگا۔ اسیطرح تیمور نے بحالت بے بسی یہ کہا
حقیقت امر یہ ہے کہ جب تیمور نے قلعہ روم کو دیکھا تو کہا کہ اللہ مجھے

و بیجند سا پورٹ کے عقارب جرارہ -

ترجمہ شعر

یہ قوم وہ ہے لڑائی دکھائے جسدم دانت
تو اوڑ کے جائین اکہٹی - الگ الگ جوان

اور لشکر کے ساتھ مین خادمو نکے حمار وحشی اوباش واقارب

شم کے سو سہارے بچے کتے ہیو قوفان عرب کے ہجم کی مکہیان بیشپہ قومین کے

ذیل مجوس گروہ متفرقہ کے نجس اور اسقدر کہ نہ دفتر مین سمائین نہ

ساب مین آئین - خلاصہ یہ ہے کہ تیمور دجال اور عساکر یاجوج

ماجوج اور ہوا ہین عقیمہ چو ملکی -

اب تیمور متوجہ ہوا فتح پیش رونده اور بانصرت الہی قضا

موافق قدر مساعد مشیت ایزدی لئے جاتی ہے اور ارادہ الٰہی

عباد و بلاد کی ہلاکی مین سابق ہے -

تیمور کی خبر بلاد شام مین پہنچی اور وہان سے دیار مصر مین گئی

ائب شام اور دیگر صوبہ داران و پہلوانان اسلام و غازیان دین کو نام

فرمان جاری ہوا کہ حلب کیطرف متوجہ ہون اور اوسکو قیامگاہ

بنا کر تیمور کے دفع کرنے کی کوشش کرین -

نائب شام نے زیر کمان سید سودون بجمعیت دیگر صوبہ داران

قایم کیا ہے وہ خلیفہ اور امام ہے - اور مین ہی لایق ہون کہ متبوع و مطاع ہون اور تمام خلقت اور سلاطین میرے تابع اور خادم ہون - اور میرے سوا کسی مین کیا لیاقت ریاست کے ہوسکتی ہے اور جاہل کسے سیاست کو کیا سمجھ سکتے ہین اور اس تحریر کو نہایت طوالت کیساتھ لکہا اور ہیبت اور خوفناک لفظونکا استعمال کیا حالانکہ تیمور خوب جانتا تہا کہ امر محال کی طلب ہے اور یہ وہ دبا و ہے کہ جسکا حصول دشوار بلکہ دشوار بھی نہین مگر مقصد تیمور کا یہ تہا کہ در جنگ کی نہ بجنے پائے اور دروازہ حرب کہلکہا اٹھے -

انہون نے کچھ جواب ندیا بلکہ قول کا جواب بالفعل دیا سیدون نے قاصد کی کوئی بات کان لگاکر سنی اور فوراً قاصد کی گردن زدنی کا حکم دربار عام مین دیا جسکی تعمیل ہوگئی اور مستعد جنگ ہوا -

سب صوبہ داران حلب کا حلب مین جمع ہوکر مشورہ کرنا اور تیمور کا عین تاب پیش اٹہرنا

جملہ صوبہ داران و امرا و افسران فوج اور روسا نے باہم مشورہ کیا کہ تیمور سے لڑنے کی کیا تدبیر کیجائے اور کس میدان مین اوسکا پامال کیا جائے -

بعضون نے کہا کہ رائے مستحکم یہ ہے کہ شہر مین قلعہ بند ہون

ں قلعہ کو اپنے لئے بنایا ہے۔ پھر تیمور کا لشکر بعد قطع منازل مثل
قاب عین تاب پہنچا۔ حاکم عین تاب ارسماس تھا نہایت لڑنے والا
یں نے نہایت استقلال اور مضبوطی سے جنگ کی مگر تاب مقابلہ
لایا اور حلب کو بھاگ گیا۔ تیمور نے پہنچا نکیا۔

عین تاب سے حلب کے حاکم کو ایک مراسلہ ڈانٹ کے لکھا

پھر تیمور نے اپنا قاصد مقام عین تاب سے صوبہ داران حلب کے
س بھیجا۔ فرمانہائے تیموری میں بعد تفخم و تخویف خلاصہ یہ تھا کہ
طاعت قبول کرو لڑائی سے باز آو اور محمود خان اور امیر تیمور
رگانی کے نام کا خطبہ پڑھو۔ اور فوراً اطلامش کو جس نے
مارے یہاں خیانت کی اور ترکمان نے اوسکو چھپا کر سلطان مصر کے
س بھیجوا دیا ہماری خدمت میں بھیجدو۔

اطلامش تیمور کی بھانجی کا خاوند ہے۔ یہ شخص ز فسادات سے
یشتر شام میں آیا اور اس درمیان میں بہت سی باتیں ہوئیں کہ جو
سے کچھ ہو گئیں یہ شخص اول مصر میں قید تھا بہت تکلیف اور مفلسی میں
معظم و مکرم اور سربرآوردہ ہو گیا تیمور بگڑا ہوا تھا یہ موقع ملا۔

تیمور نے اپنی تحریر کے جوش و خروش اور حملہ آوری میں لکھا
میں خلق اللہ کی نگہبانی کے لئے سب سے بہتر ہوں اور جس نے مجھے

ابھی چوڑی ہے ذرا ہوش مین آو عقل سے کام لو لطایف الحیل اور
حسن تدبیر سے ٹالو - دیکھو تدبیر جو کام کرتی ہے وہان تلوار ہو منہ کی
کہاتی ہے اور سمجھو کہ عقلا کا مشورہ فلک کی طاق سے اور بانٹنے والوں
مباحثہ مقدمہ سے نظر کا -
یاد رکھو کہ تیمور کا لشکر ایک سمندر ہے کہ جنگل مین نہین سماتا
اور اسقدر فوج ہے کہ مینھہ کی بوندین اور ریت کے ذرّے - اور
ساتھ ہی یہ بھی سمجھ لینا کہ اگرچہ اوسکا لشکر موصل دیار منبہ کو قطرون سے بھی
زائد ہو مگر وہ اندہا ہے اس ملک کی راہ گھاٹ سے بیخبر نو آمد ہے -
میری رائے یہ ہے کہ ہم شہر کو ہر جانب سے قلعہ بنا دین اور
ہم شہر سے باہر ایک جانب مین جمع رہین اور اوسکی نگہبانی کرین
اور گرد مین خندق تیار کرین اور چہار دیواری کی دیوارون پر پیدل
تیر انداز شمشیر مستعد رہین - اور ہم ہر چہار طرف خریطون کے کھوتے
انداز مین منارہ بنا کر دو ترکمان اور قرب جوار کی بستیون کی قبائل کیطرف
وہ لوگ ہر طرف سے تیمور پر مسلط ہونگے اور حملہ کریگا ہر پیدل
اور سوار کسی نے مارا کسی نے لوٹا کوئی کچھ اور چاکر لیگیا کسی نے کچھ
جھپٹ لیا اگر اوس پر بھی تیمور بچا اور یہ کیسے ممکن ہے تو یہ سمجھو کہ بڑی گشت
ہوگی اور اگر ہمارے طرف بڑھا تو ہم مصالحہ کرینگے سناؤن کے

ر شہر پناہ کی دیوار سے اسطرح حفاظت کیجائے جیسے فرشتے برج
مانی کی نگہبانی کرتے ہیں۔
جب ہم کسی شیطان کو شیاطین تیموری سے گرد شہر کے دیکھیں
سطرح فرشتے شیاطین پر شہاب ثاقب پھینکتے ہیں ہم تیرون اور
پیون کے شہاب برسائیں۔
دوسرون نے کہا سبحان اللہ یہ تو قید ہو جانا ہے اور شکست
ر عجز کی علامت ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ ہم گرد شہر کے شہر پناہ سے
ہر اھاطہ شہر کا کرین اور جدا سطرف بڑھے اوسکو روکیں اسطرح
لنے پھرنے اور لڑنے کو نہایت وسیع میدان ملیگا۔
جو جسکی عقل میں آیا وہ اوسنے ظاہر کیا اسمین کمزور اور شجاعون
ر دلیر اور بزدلون کی رائے سے خلط مبحث ہو گیا۔
تب ملک موید شیخ خاصکی نے کہ جو مشہور اہل الرائے تھا اور
سوقت طرابلس کی صوبہ داری پر مامور تھا سب کے طرف
اطب ہو کر کہا۔
اے میرے ساتھیو جنگ گاہ کے شیر و حرب کے شہسوار و تم سمجھلو
یہ بڑا حادثہ ہے اور تمہارا دشمن تیمور منحوس مفسد و فاسق بلائے ناگہانی
ر آفت آسمانی ہے۔ فوج بے انتہا منصوبہ بدمعاشی اور جنگ

اور جلدی کرو اور باہم منازعت نکرو ورنہ نامرد ہو جاؤ گے اور
تیار ہو کر قتال پر آمادہ ہو اور صبر سے کام لو اور صبر مین مقابل سے
بڑھ جاؤ تم بحمد اللہ اہل جنگ ہو اور سخت لڑنے والے ہو اور
ہر ایک تمہارا تیر اندازی کے فقہ مین مغنی اور مختار ہے یہ دونون
فقہ کی کتابین ہین اور ہر ایک کا تعلم اعدا کی خونریزی مین منارہ ہے
تم فن جنگ مین آزمودہ کار ہو اور دوسرے تو آموز ہر شخص
تمہارا مجمع اسلام مین ایک خزانہ ہے۔ تمہاری تلوارون کی زبانین
اور تمہارے بہالونکے دانت دشمن کے لئے کافی ہین۔
اگر ہمنے شکست دی تو عین مقصد اور اللہ حامی ہو مومنین کی
لڑائی کا یہ اللہ کی مدد ہے۔ اور ہم کو عساکر مصری کی تکلیف بھی نہ
ضرورت ہو گی اور یہ ہمارے اعلی درجہ کی حرمت کا سامان ہے
اور ہماری شوکت فتح کا قوی موقع ہے اور ہمارے فتح کی ہوا
بندہنیکا سامان ہے اور تیمور کی آنکھ جو نخوت سے گرم ہے
اوسکے رولانیکا وقت ہے اور اگر خدا نخواستہ امر دگرگون ہوا تو
ہمپر اتنی کوشش کے بعد الزام نہین اور ہمارا مخدوم بدلا لینے کو
موجود ہے اور ہمارے آثار کو زندہ کرنے والا ہے اب اللہ کا
نام لیکر ان بدمعاشون سے لڑو اور جب تم اون سے کلہ بکلہ ہو جاؤ تو

نجون سے اور ڈھالونکی ہتیلیون سے اور تیرونکی اونگلیون سے اگر
ٹ گیا اور یہی مقصد ہے تو سمجھو کہ لیگیا چھوٹا سا حصہ جنگ کا (جنگ کا
ڑا حصہ فتح ہے اور چھوٹا فرار ہے) اور ہمارے سلطان کے پاس
ابرو رہگئی اور ہمارے ہیبت کا سکہ بیٹھگیا اور اگر خدانخواستہ ہمیں
ں پڑا تو ہمارے ملجا و ماوا حضرت سلطان ہین -
کم سے کم فائدہ یہ ہوگا کہ اس تدبیر مین جسقدر عرصہ ہوا ور
رت دراز ہو ہم ایک لشکر جمع کرلین اور شاید اللہ فتح دے
، اور جو کچھ اللہ چاہے کرے -
یہی بعینہ رائے دستور شاہ منصور اسد کی تہی -
ائب مدینہ حلب تمرداش نے کہا یہ تمام رائین رکیک ہین اور
، افکار لایعنی بلکہ لڑائی بہتر ہے ڈہیل دینے سے اور مقاتلہ ان
واقع مین محاصرہ سے پہلے چاہیئے اور بمقابلہ ھل من مبارز کے
عاشقانہ شعر پڑہنے بیکار ہین - ہر مقام کی علحدہ گفتگو ہے اور ہر
میدان کی نئی لڑائی ہے - اوسوقت تیمور ایسا ہے جیسے جانور پنجرہ مین
شکار شکارگاہ مین اسوقت فرصت کو غنیمت سمجھو اور لڑو اور
سبقت کر و طعن و ضرب مین تاکہ نہ وہم ہو مخالف کو ضعف کا اور
ہو ہمارے فتح کی چہینک کیطرح نہ نکل جاے سب متفق ہو جاؤ

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور
پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے
دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندولال بیکنٹھہ باسی واقع سمت دو[illegible]
صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲۱/۴ عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہی سات پوڑیے
ادویہ قیمت ؏ حالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اسکی کھدیجائیگی طرفہ
یہ ہی کہ پرہیز بالکل نہین جو جاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پاچکے -

نمرہ خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے جسکے لگانے سے [illegible]
سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہیگا [illegible]
نہین ہوتا جنکو منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہے فی [illegible]
بوقت اخذ خضاب ترکیب بتلائی جاویگی -

المشتہر
حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجان راجہ
کشن پرشاد بہادر وزیر افواج سرکار عالی

جمے رہو پیٹھ مت پھیرو۔

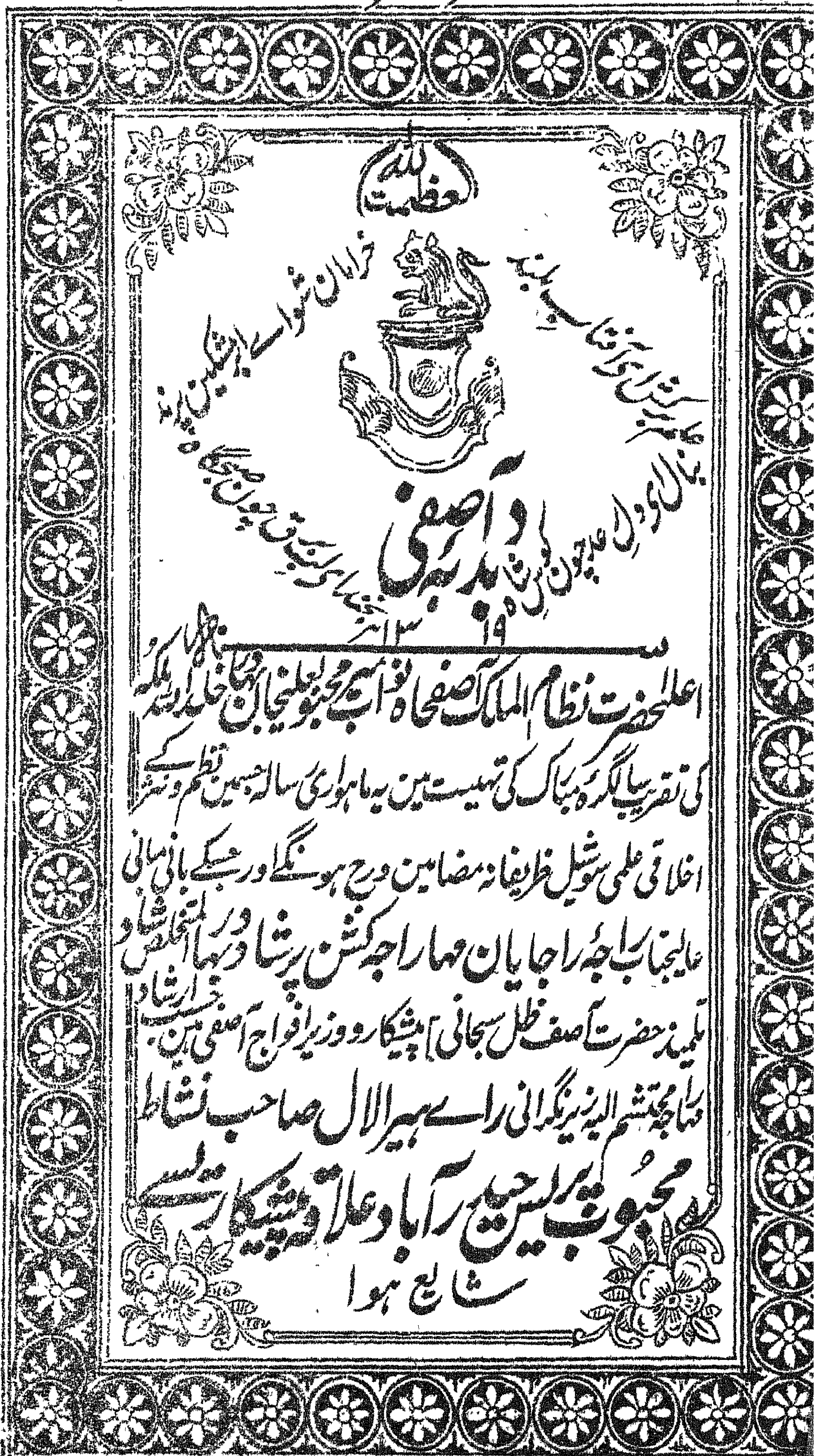
تمرداش ہر وقت اس رائے کی تحسین اور خوبی جتلاتا تھا۔
حالانکہ یہ رائے نہایت پوچ تھی یہانتک کہ سب اس رائے سے بے
جہم گئے اور لڑنے کے نکلنے پر اتفاق کیا کیونکہ تمرداش صاحب
تجربہ تھا اور اوسکے کلام پر سب کا اتفاق تھا۔

تمرداش نے جمہور کی مخالفت کی اور در پردہ تیمور سے
موافق ہوگیا یہ اوسکی عادت تھی اور مخادعت جبلت اور طینت تھی
جیسے بکری عائرہ کبھی اودہر جاتی ہے کبھی اُدہر یا عورت زانیہ
غیرت دار دعادت زنا پرمستعد کرتی ہے اور غیرت روکتی ہے
جب دو لشکر باہم لڑتے ہین تو کبھی بوجہ جبانت ادہر جھکتا کبھی
اودہر ایک جگہ بزدلی اور مکر کیوجہ سے نہین ٹھرتا تھا۔

ہر چند تمرداش صورت بلا معنی اور لفظ بلا مفہوم تھا مگر تیمور نے
سب کاروبار اوسکے اعتماد پر چھوڑ دئے اور اسیطرح [illegible]
اور جنود اسلام نے۔

پھر اہل حلب نے شہر کی مضبوطی کی اور دروازے بند کر دئے
رہگزر اور میدان اور بیش افتادہ زمینین مکانات کی تنگ کردین
اور ہر محلہ اور ہر ڈیوڑہی کی حفاظت اہل محلہ اور ڈیوڑہی والونکے سپرد کی

نمبر (۱۱) ۲۶ر صفر المظفر ۱۳۱۹ھ جلد (۴)



العظمۃ للہ

دبدبۂ آصفی

۱۳۱۹ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر کے

اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی

عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد

تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہین حسب ارشاد

جناب مجتشم الیہ بزیر نگرانی راے ہیرالال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے

شائع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا کل

حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب

مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور

نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی -

۱- امراے عظام سے . . . . عہ

۲- پبلک سے . . . . ے

۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک - سہہ

ف۱ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرماینگے

انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف۲ - ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

اطلاع مضامین و قیمت و درخواست خریداری بنام

رای ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر

پیشکار و وزیر افواج آصفی

بھیجنی چاہیے



فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۱۱) جلد دہم

بقیہ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر ۱۰ جلد ۴،

ہوائین تیز چل رہی ہین بجلی چمک رہی ہے پودے زمین سے نکل رہے ہین۔

اور زمین تر و تازہ ہوتی ہے کل مخلوق کے لئے اب پرجنا متھ کا دونگڑا برسا دیتا ہے۔

اے پرجنا تو ہمین جشن کرنے دے تجھی سے زمین سرسبز ہے مویشی تیرے ہی سبب سے خوش رہتے ہین اور پودے مختلف الوان پیدا کرتے ہین۔

آ و پرجینا اور گرجتے ہوے رعد سے مینہ برسا دو۔

مندرجہ بالا فقرون سے بخوبی ظاہر ہے کہ ویدیائی آریا لوگ جب قدرت کی مختلف قوتون کی تعریف کرتے تھے تو خدای پاک کا

آتش۔ اندر اپنے ہوا وغیرہ وغیرہ ان سبکو مثل ذات وصفات
خدا پوجتے تھے نہ کہ مثل خداے برحق۔ وہ چاہے انمین سے
کسیکی پرستش کرتے مگر خاص واجب الوجود نہین سمجھتے تھے۔
انمین سے کسیکو بھی اپنا پرمیشر نہین مانتے تھے کسیکو قادر مطلق
یعنے سرب شکت یا سرب گیان یعنے عقل کل نہین مانتے تھے۔
وہ یہ سمجھتے تھے کہ خداے برحق کی مختلف صفتین ہین اور اُنکے
مختلف نام ہین جنکا اوپر ذکر کیا گیا جب وہ لوگ ان قوتون یعنے
صفات جناب باری کی پرستش یا اطاعت کرتے تھے تو بہ منزلہ
پرستش و اطاعت قادر برحق تھی جس نے اپنی قدرت کاملہ اور
صنعت بالغہ سے انسان ضعیف البیان اُسکی روز مرہ کی ضروری
چیزین عطا فرمائین جس شئے کی اُنکو ضرورت ہوتی تھی۔ اُسکے
متعلق جو صفت جناب باری تھی اُس سے التجا کرتے تھے
کہ ہمکو ہماری ضرورت کی فلان شئے عطا فرما جب اُنکو بارش
کی ضرورت ہوتی تھی تو پارجنا سے دعا مانگتے تھے اور پارجنا
کو وہ صفت ذات جناب باری جلشانہ سمجھتے تھے جو بارش کے متعلق تھی

کشن پرشاد عفی عنہ

ذکر انمین ضرور لاتے تھے - وہ مینہ یا بجلی کی پرستش نہین کرتے تھے بلکہ جس نے انکو پیدا کیا ہے اسکی پرستش کرتے تھے اور اسکا نام وید یا ئی رشیون نے پرمیشر رکھا تھا -

آگ جو انسان کے ہزارون کام نکالتی ہے اسکی پرستش رشی نہین کرتے تھے بلکہ اگنی کے نام سے اسکے خلاق کی پرستش کرتے تھے اور اگنی جنگل مین لکڑی سے متھی جاتی تھی - قدرتی طور پر آریا لوگون کے دلون پر آگ کا اثر بہت پڑتا تھا - خواہ وہ کسی صورت مین ہو بجلی مین جلوہ فگن ہو - یا درخت کی شاخون کے رگڑے سے یا چقماق پتھری سے نکلی جب آگ کا وجود انکو پہلے پہل معلوم ہوا تو بہت متحیر ہوے یہ تو سمجھے کہ یہ بڑی فائدہ بخش چیز ہے مگر خالی از خطر نہین - انہون نے غور کیا کہ اصل مین یہ کس قسم کا عنصر ہے اور جب انکو یقین ہو گیا کہ یہ فیض بخش و فیض رسان عنصر ہے تو مثل خدا کے اسکی پرستش کرنے لگے -

ان امور سے اس بات کا اثبات ہوتا ہے کہ وید یا ئی آریا علما قدرت کے عجیب و غریب واقعون کی پرستش اصل مین نہین کرتے تھے بلکہ اسکی جو انکا خالق ہے یعنے خداے تعالے کی مگر مختلف نامون سے ملا کر سوریا یعنے کرۂ شمس - اگنی یعنے

اور سادگی کا سبق حاصل کر سکتا ہے۔

اہلیا بائی۔ کہنڈے راو فرزند ملہار راو ہولکر کی زوجہ تھی جسکو اکیسوین سال مین بیوہ پن نصیب ہوا۔ اسی سال یعنے ۱۷۶۶ء مین تخت نشین ہوئی۔ شوہر مرتے ہوے ایک فرزند ناخلف مسمے مالے راؤ کو چھوڑ گیا۔ مالے راؤ ایک برتن مین تھوڑے سے پیسے اور بچھو ڈالتا اور فقیرون کو (پیسے) لینے کو کہتا جب وے ہاتھ ڈالتے تو بچھو ڈنک مارتے جس سے بیچارونکو ایذا پہونچتی اُسوقت وہ مسخرہ ہنستا اور تماشا دیکھتا۔ اہلیا بائی ایسے آدمیون کی آؤبھگت کو مانتی تھی۔ اپنے بیٹے کو بسبب اُسکے افعال کے خبیث بولتی بقول شخصے کہ از فرزند ناخلف دختر بہتر۔ یہ لڑکا بہت دن زندہ نہ رہا۔

پہلے پہل اندور ایک قریہ تھا اہلیا بائی نے بڑا شہر بنایا۔ اہلیان شہر پر بڑی مہربان تھی اور اُنکو اپنے بچون سے کم نہ سمجھتی تھی دیوی چند نامی ایک دولتمند کا انتقال ہوا اُسوقت اہلیا بائی کا نامزد بیٹا ونکوجی (جو قریب قریب متبنی کے ہوتا ہے) مرحوم دولتمند کی دولت کے کسی جزو پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہ خبر اہلیا بائی کو معلوم ہوئی فوراً ونکوجی مذکور کو کہلا بھیجی کہ

اہلیا بائی ہولکر

اہلیا بائی ہولکر تمام ہندوستان مین مشہور رانی ہے
کوئی ایسا شخص نہو گا جو اس باعصمت لیڈی کے نام سے ناواقف
ہو اور ہند مین کوئی ایسا قصبہ نہو گا جہان اسکی فیاضی۔ہمدردی سخاوت
کے آثار نمایان نہون۔راس کماری سے لیکر کوہ ہمالیہ تک
جو مشہور و معروف۔معزز اور مقدس مقامات ہین وہان اہلیا بائی کا
کوئی نہ کوئی کام یا عطا کردہ زمین بالضرور پائی جائیگی۔کہین دیول
عبادت خانے بنوائے کہین تالاب کھدوائے۔کہین
محتاج خانے قائم کئے کہین معبدون کے لئے انعام
عطا فرمائے۔ایسی نامی گرامی رانی کے اوصاف کا بیان کرنا
نامناسب نہو گا (بلکہ ہر ایک دینی و اعلیٰ انصاف۔ہمدردی قائم مزاجی

جملہ کہ کہ ”انصاف کرنا ہمارا فرض منصبی ہے اور بے انصافی کا مظلمہ ہماری گردن پر رہیگا“ سمجھکر اسپنے مد نظر رکھا تھا اور ہمیشہ اُسپر کاربند تھی۔

انتظام امور سلطنت ختم ہونے کے بعد جو وقت ہاتھ آتا اُسکو عبادت الٰہی اور کار صواب مین صرف کرتی۔ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مین جو کام حکومت کے بل کرتی ہون اُسکا حساب مجھے خداوند تعالی کے پاس دینا ہوگا۔ اگر وزرا کسی مجرم کو سزای قتل کے لئے پیش کرتے تو (نہایت رقت سے) فرماتی کہ حضرات! ہم بھی انسان ہین۔ ہمین بھی مرنا برحق ہے پھر خدا کی مخلوق کو ہم ایک کیونکر قتل کرنا چاہتے ہے؟

اہلیا بائی علی الصباح نیند سے بیدار ہوکر حمد پڑھتی حمام کرنے کے بعد عبادت کرنے اور سنسکرت پران جنمین پند و نصائح ہوتے ہین سنتی بیٹھی مستحقین کو خیر خیرات دینے کے بعد کھانا کھاتی۔

اہلیا بائی اگرچہ مذہب ہنود رسمی تھی مگر شراب اور گوشت خوار نہ تھی طعام تناول کرنے کے بعد چند اشعار مدحیہ پڑھتی اور تھوڑی دیر قیلولہ کرکے کپڑے پہنکر دربار مین رونق افروز ہوتی۔

آپ میرے شہر کے لوگونکی دولت پر نظر نہ رکھئے ۔
ایک وقت کا ذکر ہے کہ راگھوبا دادا (پیشوا) اہلیا بائی والئ اندور کی بہو کو ایک متبنیٰ لڑکا رکھنے کے لئے مصر ہوا (اس معاملہ سے اہلیا بائی ناراض تھی) اسیوجہ سے پیشوا سے مذکور نے اہلیا بائی پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا اور اس ارادے کا علم اسکو ہوا ۔ چونکہ یہ ایک عالی ہمت اور مستقل مزاج عورت تھی یہ پیام کہلا بھیجی کہ ۔
آپ مجھ سے لڑنے کے پہلے سوچ بچار کر لیجئے چڑھائی کرنے کے بعد اگر میں مغلوب ہو جاؤں تو مجھے ذرا بھی ناگوار نہ گذرے گا اسلئے کہ میں بادی النظر میں عورت ذات ہوں آپ جیسے بہادر سردار کے لئے عورت کو شکست دینی نامور ہوگا لیکن اگر مقدر کی یاوری سے میری فوج آپکو پسپا کر دے تو سب لوگ کیا کہیں گے ؟ اسپر خیال فرمائیے ۔
اہلیا بائی رعایا سے مقررہ محصول لیا کرتی اور وطنداروں کے حقوق محفوظ رکھتی اگرچہ فیصلہ کرنے کا کام پنچوں کے سپرد کیا گیا تھا تاہم مظلوموں کی فریاد بذات خود سنا کرتی تھی اس مخدرہ لیڈی سے ملاقات کرنے کی کسیکو کوئی روک ٹوک نہ تھی اسنے اس

اگرچہ جسمین نہ تھی پر بھی ہمیشہ اُسکا چہرہ منور اور مجلی دکھائی دیتا تھا۔ اسکا
لباس بالکل سادا تھا بیوگی سے سفید لباس پہننا شروع کیا اُسیوقت
سے زیورات وغیرہ ترک کر دئے تھے جب کبھی غصہ ہوتی تو اُسکے
سامنے کسیکو ایک لفظ بولنے کی مجال نہوتی تھی۔
دھرم کی پستکین پران رشیون منیون وغیرہ کی تصنیف کی ہوئی ہین پڑھنے
اور سمجھنے کی قابلیت رکھتی تھی۔ اگر کوئی اُسکی تعریف کرتا تو
اسکو ناپسند آتی۔ بہر حال بیشمار دولت و حکومت
حاصل ہونے اور خاوند کے انتقال کرنے پر بھی اُسکی عفت
مین سر مو فرق نہ آیا۔ ایسی نیک طینت اور شریف بیگم کی
جسقدر تعریف کی جاے کم ہے۔
اولا دنیا مین نیک نفس لوگ کم ہوتے ہین خصوصاً عالی خاندانو نمین
بہت ہی کم۔ تواریخ دیکھی جاے تو ظالم۔ فاجر۔ بدچلن۔
حاسد اور حریصون کے گروہ کے گروہ دکھائی دیتے
ہین جیسا کہ سمندر کے کالے ریتلے میدان مین
پانچ چار موتی چمکتے دمکتے دکھائی دین۔ ایسے ہی
دنیا مین نکوکار اور شریف کہین کہین پائے جاتے ہین
[illegible] رانی اہلیا بائی خداوند کریم کی

آفتاب کے غروب ہونے تک کام کیا کرتی ۔ شام کے پہلے پہر ہی مین کہانا کہاتی اور بہجن سے فارغ ہو کر آدہی رات تک ملکی معاملات کے توڑ جوڑ اور انتظام مین مشغول رہتی اسکے بعد آرام کرتی اُس نے اس خوش اسلوبی سے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا تیس سال گذارے ۔

نیک کام جیسے صوم و صلوٰۃ ۔ اعتکاف اور ایسے ہی کام کرتی تہی اسکے ہی دربار مین گوبند پنتہہ گا نو نہایت ہوشیار اور ایماندار وزیر تہا ۔

اہلیا بائی کو متواتر رنج و الم کے صدمات برداشت کرنے پڑے تہے ۔ کم عمر مین زوج کا انتقال ہوا ۔ دو سال بعد بیٹے کا ۔ اور ایسی ہی باتون کا ذکر پہلے مذکور ہو چکا ہے ۔ اسکی ایک بیٹی تہی جسکا نام منچا بائی ۔ یہ بیچاری بہی ایک بچہ جنکر بیوہ کے لقب سے ملقب ہوئی ۔ اسوقت منچا بائی ستی جانا چاہی ۔ اہلیا بائی نے اُسے ستی جانے سے روکا لیکن وہ کسی طرح سے باز نہ آئی آخرش شوہر کی ساتھی ہوئی ۔

اہلیا بائی ساٹھہ سالہ عمر ۱۷۹۵ء مین اس دار فانی سے عالم بقا کو کوچ کی یہ رانی اہلیا بائی قوی الجثہ نہ تہی بلکہ متوسط ۔

اور باب النصر - باب الفرج - باب القناة - جو تیمور کے مقابل تھے کہول دئے -

تیمور کے اہل خود و درع نے جو بجلیان عساکر شامیہ حلب پہونچکر گرائین

پہر تیمور نے عین تاب سے کوچ کیا اور سات روز مین حلب پہونچا ربیع الاول کے ۹ بروز پنجشنبہ لشکر تیموری داخل حلب ہوا -

لشکر تیموری سے دو ہزار جمعیت میدان جنگ مین آئی جنکے مقابل شامی لشکر کے تین سو شیر بیر میدان مین آئے اور دانتے ڈالدئے تلوارون سے اور کلک کے ٹانکے لگا دئے نیزو اور تیر بتر کردیا اور زخمون پر تیر مارے اور دشمن تیرہ کردیا -

پہر یوم جمعہ پانچ ہزار فوج تیموری میدان جنگ مین آئی - انکے مقابلہ مین دوسرا گروہ دفعتہ واحدة اور یکے بعد دیگرے آیا باہم نیزہ بازی ہوئی اور انگلیان نیزون کی باہم گتھگئین - جانبین سے خوب گہمسان اور رکے ہوئے - بازار خط رجو ایک موضع ہے جہان نیزے فروخت ہوتے ہین) کے قلم سینونکی تختیون پر خط کہنچتے تھے اور تلوارین تیز شرفا اور رؤسا کے

ہر بانی سے ہندوستان میں پیدا ہوا تھا جسکے نام سے
ہمارے ملکی تاریخ کو مزین کیا فقط

محمد حسن الدین قریشی

حملہ کیا اور جسطرح استرہ بالونکو مونڈتا ہے لشکر کو تہ تیغ کیا اور جیسے
ٹڈی سبز کھیت پر پڑتی ہی اسطرح گرے اور یہ میدان قریہ جیلان مین ہوا۔
جب لوگون کا کام غلط ہو گیا اور شیر تنک گئے اور مینڈھے
سینگ مارنے لگے میمنہ مین کمان تمر واش کی تھی میمنہ بھاگا
اُسکے بھاگتے ہی لشکر لوٹ گیا اور جھیڑ ہو گئی اور دہشت سے
پہلوان کانپنے لگے اور چہرہ جھا گئی اور سانس پھول گئی نہ ایک لمحہ
لشکر ٹھہرا نہ ایک ساعت دن ٹھہرا اسپ نے پیٹھ دی اور نیزونکی
قلمون کے واسطے اُنکی کمرین تختیان بنگئین وہ آگے آگے بھاگتے تھے
اور لشکر تیموری پیچھے سے بلاتا تھا جیسا مین نے شعر کہا۔

ترجمہ شعر		
گیا جنگ دشمن مین پیٹھونکو منہ		لکھا ہمنے نیزون سی منہ آنکھ بھوین

اب قوم نے دروازہ کی طرف رخ کیا کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی
زخمی تلوارین چرکے دیتی جاتی ہین اور نیزے کوٹتے ہین خونکی
وادی بہنے لگی مردار خوار جانورون نے گوشت کا تکہ تکہ
کر دیا ایک دم سے دروازہ پر جا پڑے دروازہ اٹ گیا۔
ایک دوسرے کو کندے لنے لگا یہانتک کہ دہلیز زمین کے برابر
ہو گئی اور دروازہ نعشون سے پٹ گیا جانے کا راستہ نرہا

سرون پر قطرہ لگاتے تھے۔ اور خدنگ کے نشتر رؤساء کو شکل ملون سے کے چہرتے تھے۔ زمین بھی جنگ کے پہاڑون سے چرچرانے لگی یہانتک کہ اندہیاری ہوگئین دونون راتین ایک اصل رات دوسری غبار کی رات جب خوب اندہیرا ہوگیا تو نوٹے لشکر فریقین کا اور فتح دی اللہ تعالی نے جسکو چاہا اور خون عدو سے جدا جدا دو نہرین جاری ہوئین اور لشکر اسلامیہ سے دو شخص گم ہوگئے۔ پہر گیارہ تاریخ مین بروز شنبہ لشکر شامی اور فوج اسلامی بڑے سامان اور زور و شور سے اُمنڈ پڑی۔ گھوڑے نشاندار نیزہ سیدہے علم کے پہریرہ اُڑاتے ہوئے ان روساء نے سوا دری سی فتح و نصرۃ کو کچھ نہ چہوڑا اور تیمور کی طرف بڑہے بقصد رد کرنے اور روکنے کے اور سامنے سے لشکر تیموری نمودار ہوا نصیبا سعد و میمون قضا معاون قدر مددگار لشکر مذکورہ مقررہ منصورہ آگے آگے رؤساء اور جنگ کے فیل تیمور کے ساتھہ ہلاکی مضمر تھی۔ اور تیمور نے رات سے لشکر کو مہیا کر کے اُمنین پہیلا دیا اور بہیجدیا اور مقدمۃ الجیش سے مقابلہ کیا اور اُنکو اسی شغل مین لگایا اور باقی فوج نے چہار طرف سے گہیر لیا اور سامنے

ایک چبوترہ تیار کیا۔ اسکا سبب یہ تھا کہ جس قاصد کو حلب بھیجا تھا اور نائب شام نے اُسکو مروا ڈالا تھا اُس قاصد کے کسی قرابتدار نے وہ قصہ تیمور کو یاد دلایا اور خواہشمند ہوا کہ اہل حلب سے قصاص میرے عزیز کا لیا جاوے تیمور نے یہ خواہش منظور کی اور اختیار دیا کہ جسکو جو کچھ چاہے سزا دے اُسنے ایک گروہ کو قتل کر کے چبوترہ بنایا۔

اِس واقعہ کے زیادہ مصائب جو تاریخ ابن شحنہ سے نقل کئے

ابن شحنہ کہتا ہے کہ مجکو حافظ خوارزمی نے بتلایا کہ لشکر تیمور میں قلمبند آٹھ لاکھ آدمی تھے۔

تاریخ ابن شحنہ میں لکھا ہے کہ تیمور نے قلعہ سلمیہ کا قصد کیا وہاں کا حاکم ناصری محمد بن موسی ابن شہری تھا اُسنے بجی بڑی حفاظت کی اور لوٹنے کو نکلتا تھا۔

جب تیمور بسنا میں مقیم تھا ناصری محمد بن موسی ابن شہری نے افواج تیموری اور جماعتہائے تیمر لنگ سے نئے نئے اور واہیات واقعات کئے اور ایک جماعت کو قتل کر کے اُنکے سر حلب بھیجے اور دس ہزار آدمی جو تیمور کی بھیجی ہوئی

تب لوگ ادہر اُدہر کو چلے کچہ جنگلون مین کچہ پہاڑون مین اور
ممالیک اعجام نے باب انطاکیہ توڑا اور بلاد شام کی طرف
نکل گے بہزومین دمشق پہونچے بُری حالت مین اور اُس
واقعہ کو بری طرح بیان کیا اور صوبہ دار لوگ حلب مین قلعہ بند
ہوگئے مگر زمین اُنکے لئے باوجود اس وسعت کے تنگ
ہوگئی تب لاچار امن طلب کی اور بواسطہ تمرداش قلعہ سے
اُترے مگر جانون سے ہاتہہ دہوئے ہوے۔

پہر تیمور باطمینان آہستہ آہستہ بعز و وقار حلب مین داخل
ہوا اور جانون اور مالون پر قبضہ کیا۔

جب قلعہ سے صوبہ دار اُترے شیخ سودون اور
شیخ علی خاصکی کو قید کیا اور تمرداش کو خلعت سے مشرف
فرمایا اور توبنغا عثمانی نائب صفد کو قید کیا (صفد ایک
بلدہ ہے شام مین) اور مال اور اسباب اور غنیمتین جمع کین
اب خلقت کے دلون مین ہیبت تیموری کے لوہمات
جان نشین ہوئی اور آفاق مین صولت تیموری کے شرارے
اُڑنے لگے۔

اور اسقدر خونریزی پر بس نہ کی بلکہ مقتولین کے سرون سے

قلعہ مسلمین پر چڑہا پہر محمد بن موسیٰ مقابل ہوا اور اس شد و مد سے قتل کیا
کہ اس واقعہ عظیم میں تمر لنگ شجاعان شام کی قوت دیکہکر محاربہ
سے دست کش ہوا اور فریب اور نرمی شروع کی ۔

تیمور کا خواستگار صلح ہونا اور نذر طلب کرنا

جب تیمور نے دیکہا کہ معرکۂ جنگ سخت ہے ملاطفت شروع
کی اور کہا کہ مین صلح کرتا ہون بدین شرط کہ اسقدر گہوڑے اور
اتنا مال اپنی حرمت قائم رکہنے کے خیال سے بہیجو مگر محمد بن موسیٰ
فریب مین نہ آیا حتیٰ کہ تیمور اترتے اترتے تہوڑی سی اطاعت
پر اُتر آیا محمد بن موسیٰ اسپر بہی راضی نہوا تو تیمور مایوس ہوکر واپس
ہوا اور محمد بن موسیٰ نے اُسکے پس ماندون مین قتل اور لوٹ
اور قید کرنا شروع کیا ۔ اور دروازہ قلعہ برابر کہلا رہا ایک روز
بند نہین ہوا ۔ حالت موجودہ زبان حال سے یہ شعر پڑہتی تہی

ترجمہ اشعار

یہ وہ اسیر شیر نیستان جنگ ہے	مشہور جنکے رہتے ہین دنیا مین بجا
کہائی شکست حصہ اول نے بارہا	حصہ اخیر فوج تمر لنگ کا دق ہوا

تمام ملوک اور اصحاب قلعجات مین یہ سعادت محمد بن موسیٰ کا
حصہ تہا کیونکہ یہ ذی علم و دیانت دار مخلص طبع صیانت مزاج تہا

اُنکو ایسی شکست فاش دی کہ اکثر سپاہی فرات مین گر گئے۔
پھر تیمر لنگ نے مراسلہ تیار کیا اور محمدؐ بن موسی کے پاس بھیجا
اُسمین لکھا کہ اینجانب نے اقصی بلاد سمر قند سے سفر کیا کوئی تاب مقابلہ
نہ لایا اور تمام ملوک حاضر دربار ہوے اور تمنے میری فوج پر
ایسے شخص کو مسلط کیا ہے کہ جس نے میری فوج کو پریشان
کر دیا جسکو پکڑتا ہے قتل کرتا ہے۔ اب اینجانب لشکر لیکر آتے
ہین اگر تمکو اپنی جان اور رعیت عزیز ہے تو حاضر ہو کر مرحمت خسروانہ
اور شفقت شاہانہ دیکھو کہ اس سے زائد ممکن نہین ورنہ ہم آتے ہین
اور تمھارے ملک کو خراب کر ڈالتے ہین یاد کرو اللہ جل شانہ
فرماتا ہے بادشاہ جب داخل ہوتے ہین کسی قریہ مین اُسکو
بگاڑ دیتے ہین اور سر برآوردہ لوگون کو ذلیل کر دیتے ہین
اور ایساہی کرتے ہین اگر حاضر نہین ہوتا تو مستعد ہو رہ اُسکے لئے
جو تجھکو چارون طرف سے گھیرنے والی ہی۔
محمدؐ بن موسی نے ایلچی کو گرفتار کیا اور محبس کو بھیجدیا اور تیمور کے
مراسلہ کی طرف مطلق التفات نہ کی۔
اب اوائل لشکر تیموری میدان جنگ مین آیا محمدؐ بن موسی مقابلہ
مین آیا اور بعد جنگ شکست دی پھر دوسرے روز تیمر لنگ بہ لشکر کثیر

بیرون شہر خیمے نصب کیے۔

جب یہ لوگ بیرون شہر خیمہ زن ہوے تیمور کا قاصد آیا سید سودون حاکم دمشق نے بغیر اسکے کہ پیام تیمور سنے قاصد کے قتل کا حکم دیا۔

یوم جمعہ دہم ربیع الاول کو کسیقدر باہم چھیڑ چھاڑ اطراف سے ہوئی۔

یوم شنبہ بتاریخ ۱۱ ربیع الاول تیمور نے اپنے لشکر اور قبیلہ سے چڑھائی کی مسلمان شہر کی طرف بھاگے اور دروازون پر اسقدر ہجوم ہوا کہ خلق عظیم گھسان مین مرگئی اور تیمور نے عقب سے قتل اور گرفتاری شروع کی اور حلب کو بزور شمشیر لیا جتنے حکام اور خاص لوگ تھے قلعہ بند ہوگئے اہل حلب نے پہلے ہی سے اپنے مال و متاع کو قلعہ مین پہونچا دیا تھا۔

۱۴ ربیع الاول بروز سہ شنبہ تیمور نے اہل قلعہ کو اپنے جھوٹے وعدون اور بے ایمانی کے عہود سے امن کی اطمینان دلا کر قلعہ لے لیا۔

۱۵ کو تیمور قلعہ پر گیا اور سہ پہر کے وقت علما اور قضاۃ کی یاد ہوئی ہم لوگ حاضر ہوے کچھ عرصہ تک کھڑے رہے

اور کیون نہو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے خاندان سے تہا۔

تیمور ۹ ربیع الاول روز پنجشنبہ بمقام حلب نازل ہوا۔

وہانکا حاکم مقر سیفی تمرداش تہا اور اُسکے پاس اسوقت تمام عساکر بلاد شامیہ اور فوج دمشق زیر کمان سید سودون حاکم دمشق اور عسکر طرابلس بزیر کمان مقر سیفی شیخ خاصکی اور لشکر حماۃ بزیر کمان مقر سیفی دقماق اور صفد وغیرہ کے عساکر موجود تھے۔

باہم اختلاف راے ہوا کہ کس طرح تیمور سے مقابلہ ومقاتلہ کیجیے۔

بعضون کی راے تھی کہ شہر بند ہو کر چہار دیواری سے لڑنا چاہیے۔

بعضے کہتے تھے کہ بیرون شہر بمقابل غنیم خیمے نصب کیے جائین۔

جب مقر سیفی نے اختلاف راے دیکہا اہل حلب کو حکم دیا کہ فوراً شہر خالی کردو اور جدہر جی مین آے چلے جاؤ اور یہ عمدہ راے تھی مگر کسی نے اتفاق نہ کیا اور بمقابلہ غنیم

سب خاموش اور مغموم ہو گئے اور ہمنے اپنے جی مین کہا کہ یہی وہ سوال ہے جو حیلہ قتل علما ہوتا ہے سب کا خاموش ہونا تھا کہ اللہ تعالی نے نہایت عمدہ اور نیا جواب مجکو الہام فرمایا اور مین نے کہا یہ بعینہ وہ سوال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا اور آپ نے جواب دیا۔ مین بھی وہی جواب دیتا ہون جو ہمارے سرورِ کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔

مجھے سے ساتھی قاضی شرف الدین نے بعد اس حادثہ کے کہا کہ بخدا جب تو نے کہا کہ یہ وہی سوال ہی کہ پوچھی گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے جواب دیا چونکہ مین محدث تھا مین نے کہا یہ ہمارا عالم اسکی عقل مین فتور آگیا معذور ہے کیونکہ یہ ایسا سوال ہی کہ جسکا جواب اس موقع پر ممکن نہین ہے۔ اور عبد الجبار نے بھی ایسا ہی خیال کیا کہ یہ دیوانہ ہو گیا اور تیمور نے سنکر آنکھین نکالکر کہا کیا یہ مسخرہ پن کرتا ہے ہمارے سوال سے بتلاو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اور آپ نے کیا جواب دیا۔ مین نے کہا ایک اعرابی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ

پھر تیمور نے بیٹھنے کا حکم دیا اور اپنے ہمراہی علماء کو بلایا اور امیر الع
مولے عبد الجبار بن علامہ نعمان الدین حنفی کو (جنکے وا
بزرگوار سمرقند کے مشہور علماء سے تھے) حکم دیا کہ ان علماء سے
کہئے کہ مین ایک مسئلہ پوچھتا ہون کہ جسکو مین نے علماء سمرقند
بخارا۔ ہراۃ۔ اور دیگر ممالک مفتوحہ کے سامنے پیش کیا او
کسی نے جواب شافی نہ دیا آپ صاحب بھی ایسا نہ کرین۔ او
تم سے جو سربرآوردہ صاحب ہین وہ گفتگو کرین اور سوچ سمجھک
جواب دین مجکو بہت علماء سے میل جول رہا ہے اور مجکو علماء سے
محبت ہے اور مین ابتدا سے طالب علم ہون۔ ہمکو پہلے سے
یہ معلوم تھا کہ تیمور علماء سے سوالات مین سختی کرتا ہے اور یہی حیلہ
ہوجاتا ہے اُنکے قتل و سزا کا۔

بجواب تیمور قاضی شرف الدین موسی انصاری شافعی
نے میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ ہمارا شیخ ہے اور ہمارے
بلاد کا مدرس و مفتی اس سے پوچھیے اللہ مددگار ہے۔

تب عبد الجبار نے مجھ سے کہا کہ ہمارا بادشاہ پوچھتا ہے
کہ کل بہت سے آدمی ہمارے قتل ہوے اور بہت سے
تمہارے او منین کون شہید ہے ہمارے قتیل یا تمہارے۔

کرتے تھے اور کہتے تھے خدا کے لئے تم لوگ صبر کرو اور اسکو
جواب دینے دو کیونکہ جو کچھ وہ کہتا ہے یہ سمجھتا ہے سب سے
اخیر سوال تیمور نے یہ کیا تم دربارہ حضرت علیؓ و امیر معاویہ
رضیؓ کیا کہتے ہو۔ اس سوال پر قاضی شرف الدین صاحب نے
جو میرے پہلو مین بیٹھے تھے آہستہ سے بغرض اطلاع کہا کہ کیا
جواب دوگے تیمور شیعی ہے مین ابھی مقولہ قاضی صاحب کا
سُننے بھی نہ پایا تھا کہ قاضی علم الدین قفصی مالکی نے جواب دیا
جسکے معنی یہ تھے کہ سب مجتہد تھے یہ سنکر تیمور بھبک اُٹھا اور
کہا کہ حضرت علیؓ حق پر تھے اور معاویہ ظالم اور یزید فاسق تھا۔
اور تم اہل حلب اہل دمشق کے تابع ہو اور وہ یزیدی جنہوں نے
حسینؓ کو قتل کیا۔ مین نرم گفتگو کرنی شروع کی اور مالکی کی طرف سے
عذر کیا کہ اس نے جو کتاب مین لکھا دیکھا وہ کہدیا معنی نہین سمجھا
تو تیمور میری طرف متوجہ ہوا مگر وہ انبساط جو آگے تھا کسی قدر کم ہوا
اور عبد الجبار نے مجھسے اور قاضی شرف الدین سے پوچھنا شروع
کیا پھر تیمور نے میری طرف اشارہ کرکے کہا یہ عالم بلیغ ہے اور
قاضی شرف الدین کی نسبت فرمایا یہ رجل فصیح ہے۔ پھر تیمور نے
میری عمر دریافت کی تو مین نے عرض کیا کہ میری پیدائش ۷۱۹ھ کی ہے

آدمی کبھی بوجہ حمیت لڑتا ہے کبھی بغرض اظہار شجاعت لڑتا ہے تاکہ لوگ اُسکا مرتبہ دیکھ لین کہ کسقدر شجاع ہے کونسا انمین سے فی سبیل اللہ ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلئے مقاتلہ کیا کہ اللہ کا بول بالا ہو وہ فی سبیل اللہ ہے اور وہی شہید ہے تمرلنگ نے کہا خوب اور عبدالجبار نے کہا کیا اچھا جواب دیا۔ امیر کو موانست پیدا ہوئی اور کہا کہ مین آدھا آدمی ہون اور مین نے فلان فلان شہر یعنی بلاد تتار مالک عجم وعراق۔ وہند فتح کئے تب مین نے کہا کہ ان فتوحات کے شکرانہ مین امت جلیتہ سے درگزر کرا اور کسیکو قتل کا حکم نہ دے تیمور نے کہا بخدا مین کسیکو قصداً قتل نہین کرتا اور تم مین سے جسقدر قتل ہوے دروازون پر ہجوم کرنے سے مر گئے اور بخدا مین کسیکو قتل نہین کرونگا تمہاری جانین اور مال سب مامون ہین۔

پھر بہت کچھ مسئلہ تیمور کی طرف سے پوچھے جاتے تھے اور ہم جواب دیتے تھے اب تمام فقہاء حاضرین کی خواہش ہوئی کہ ہم جواب دین اور اسطرح جواب مین مبادرت کرتے تھے۔ گویا کہ وہ مدرسہ مین بیٹھے ہین اور قاضی شرف الدین انکو منع

پھر تیمور نے مجکو اور قاضی شرف الدین کو طلب کیا اور مکرر
دربارۂ علیؑ و معاویہ سوال کیا تو مین نے کہا کہ بیشک حق پر حضرت علی
تھے اور معاویہ خلیفہ نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ بعد میرے خلافت کی عمر تیس سال ہے اور وہ حضرت علی
پر تمام ہو گئی تب تیمور نے کہا کہ علی برحق تھے اور معاویہ ظالم تھے پھر مین نے
کہا صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ منجانب سلاطین ظالم قضا کو قبول
کرنا جائز ہے کیونکہ بہت سے صحابہ اور تابعین نے قضا کو منجانب
معاویہ قبول کیا حالانکہ حق پر علیؓ تھے اپنی نوبت مین پس اس جواب سے تیمور بہت
خوش ہوا اور ان امرا کو طلب کیا جنکو حلب پر متعین کیا تھا اور کہا
یہ دونون صاحب حلب مین تمہارے مہمان ہین تم احسان کرو انکے ساتھ
اور انکے دوستون اور ہمراہیون سے اور جو انکے ساتھ ہین [illegible]
اور کسیکو یہ مجال نہین کہ انکو تکلیف پہونچا وے اور انکے لیے
وظیفہ مقرر کرو اور انکو قلعہ مین مت رکھو بلکہ یہ مدرسہ سلطانیہ مین جو
مقابل قلعہ کے ہے فروکش ہون ان امرا نے تمام و کمال انکے حکم کی
تعمیل کی مگر ہمکو قلعہ سے نہ اتارا اور حاکم حلب نے جسکا نام
موسی بن حاجی طغای تھا یہ کہا کہ مجکو اندیشہ ہے کہ [illegible]
اور تمرلنگ کی فحواے طبیعت یہ ہے کہ جب کسی سے

اور اب میری عمر چنتالیس سال کی ہے پھر قاضی شرف الدین سے پوچھا کہ تمہاری کیا عمر ہے اُنھون نے کہا کہ مین ایک سال اُنسے بڑا ہون تب تیمور نے کہا کہ تم میری اولاد کے برابر ہو میری عمر اسوقت ۶۵ سال کی ہے پھر مغرب کا وقت آگیا عبد الجبار نے امامت کی اور تیمور لنگ نے میرے برابر کھڑے ہو کر نماز ادا کی رکوع و سجود کرتا تھا پھر ہم متفرق ہو گئے۔

اگلے روز اہل قلعہ سے تیمور نے بدعہدی کی اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا بعض اہل دفتر تیمور نے مجھ سے بیان کیا کہ تیمور کو کسی شہر مین اسقدر مال و متاع نہین ملا کہ اس قلعہ سے ملا۔ اکثر مسلمان طرح طرح سے عذاب دئے گئے اور قلعہ بند کئے گئے کسی کے پانو مین بیڑیان کسی کے گلے مین طوق کسی کے ہاتھون مین زنجیر کسی کے لئے حکم قتل کا نشان لگا ہوا۔

پھر تیمور قلعہ سے اُتر کر دار النیابۃ مین فروکش ہوا اور دعوت ولیمہ تھا عدہ مغلیہ کے تمام ملوک اور حکام حاضر دربار تھے دور شراب چلا اور عامہ مسلمان گوناگون عذاب قتل و قید و غلامی مین مبتلا تھے اور مدارس اور مساجد اور تمام مکانات کسیکو جلا یا کسیکو گرا یا کسیکو آجاڑا کسیکو کھولکر ڈالدیا اخیر ربیع الاول تک یہی قلع قمع رہا۔

پھر ایک شخص وہ گوشت ہمارے پاس لایا ابھی ہم کھانے سے فارغ نہ ہوے تھے کہ دفعتاً ایک شور برپا ہوا مسلمانون مین اور تمرلنگ پہنچتا ہے اور ایک ایک شخص تیمور کے سامنے لایا جاتا ہے۔ اتنے مین ایک شخص نے ہمارے پاس اگر معذرت کی کہ امیر نے رؤس مسلمین کو طلب نہین فرمایا بلکہ حکم یہ ہے کہ مقتولین کے سرون سے ایک قبہ بنایا جائے تاکہ رعب شاہی بطور عادت دائمی قائم ہو۔ ادمی نے یہ نہ سمجھا اور آپ لوگون کو تکلیف دی امیر نے تمکو چھوڑ دیا جدھر چاہو جاؤ۔

اسوقت تیمور روانہ دمشق ہوا اور ہم قلعہ پر واپس آئے اور یہی امر قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ہم قلعہ مین رہین۔ امیر موسیٰ حاکم حلب ہمپر لطف کرتا رہا اور ہماری سفارش سنتا رہا اور جبتک حلب مین رہا نگران حال ہمارا رہا۔

ہمکو بزمانۂ اقامت قلعہ حلب کبھی یہ خبر آتی تھی کہ ملک ناصر سلطان المسلمین نے تیمور کو شکست دی کبھی برعکس خبر ملتی تھی۔ یہ قضیہ اسوقت کھلا کہ سلطان متوجہ مصر ہوا بعد جنگ عظیم کے جسمین تمرلنگ نے ہزیمت اور شکست کھائی مگر بوجہ خیانت بعض امرا کے سلطان کو بنظر حفظ مصر جانا پڑا۔

غلبہ کرتا ہے اور باز نہین آتا اور اگر بھلائی کرتا ہے تو والی شہر اسکا
ذمہ وار ہوتا ہے

بتاریخ ۹ ربیع الثانی کو تیمور کا باہر شہر کے بجانب دمشق خیمہ زن ہونا

تیمور ۹ ربیع الثانی کو بیرون شہر بجانب دمشق فرد کش ہوا
تیمور نے بتاریخ ۱۰ دوم علما کو طلب کیا تو ہم گئے اور مسلمان سخت مصیبت
میں تھے شہر قطع کئے جاتے تھے وہان جاکر ہمنے پوچھا کیا خبر ہے
انہون نے کہا کہ تیمور نے آدمی بھیجکر روسا مسلمین کو طلب کیا جیسے
کہ تیمور کی عادت قدیمہ ہے کہ بلاد مقصودہ مین کرتا ہے جب ہم
وہان پہونچے تو مولنا عمر علما تیمور سے ہمارے پاس آئے
ہمنے پوچھا کہ ہماری یاد کیون ہوئی انہون نے کہا تمسے استفتا
لینا ہے دربارہ قتل نائب دمشق جس نے ایلچی کو تیمور کے قتل کیا
تیمور نے کہا یہ سردار مسلمانون کے گردن مارے جاتے ہین اور
تیمور کے سامنے پیش ہوتے ہین بغیر استفتا حالانکہ تیمور نے
قسم کھائی ہے کہ مین قصداً کسیکو قتل نکرونگا سوائے عمر تیمور کے
پاس لوٹکر گیا اور ہم دیکھ رہے ہین کہ تیمور کے سامنے گوشت
بھیجا جاتا ہے اور تیمور کھاتا ہے مولی عمر نے کچھ آہستہ سے کہا

مشہد سیدین کو روانہ ہوئے وہان سے ہم دیکھتے تھے کہ آگ
اطراف جلانے مین مشتعل تھے جب بعد تین روز کے یہان کوئی باقی
نہ رہا تو ہم بلد مین آئے کسیکو نہ پایا اسقدر وحشت ہوئی کہ ٹھہرنا
دشوار ہوگیا اندر پوست دماغ پھٹنے لگا اُسکی گلی کوچون مین بوجہ
وحشت زیادہ ہونے ٹھہر سکے

ترجمہ شعر

گویا نہ تھا حجون سے لیکر صفا تلک		کوئی انیس اور نہ مکہ مین قصہ خوان

تمام علماء شام کے صوبہ دار تیمور کے ہمراہ قید تھے چنانچہ سب
یکے بعد دیگرے مر گئے سید سودون مرض اسہال سے بمقام
بلیناجان بحق ہوا۔

تیمور نے دمشق مین تنکری وردی کو نائب مقرر کیا (یہ لفظ
ترکی ہے تنکری بزبان ترکی اللہ کا نام ہے اور وردی کے
معنی بندہ کے ہین ترجمہ تنکری وردی کا عبد اللہ ہوا) حقیقة
حال سے اللہ خبردار ہے مگر مین نے ابن شحنہ کے کلام مین جسقدر
پایا اُسکو بعینہ نقل کیا۔

اس خبر وحشت انگیز کا آنا اور استنبو غا دوادار اور عبد القصا
کا جلق جانا

پھر تیمور دمشق مین داخل ہوا اور وہان قلع قمع قتل وغارت حلب سے زائد کی۔ طرابلس مین داخل نہین ہوا بلکہ وہان کا مال و متاع حاضر کیا گیا اور نہ فلسطین سے آگے بڑھا اور حلب کو واپس آیا اُسکے بلاد کی طلب مین۔

۱۷ شعبان کو تمر لنگ کا جبول پہونچنا

۱۷ شعبان سنہ ۸۰۳ھ کو شام سے واپس ہوکر جبول مین جو بجانب شرق حلب کے مقامات سے ہے پہونچا تو شہر مین داخل نہوا بلکہ جو لوگ منجانب امیر وہان مقیم تھے اُنکو حکم دیا کہ شہر کو اجاڑ دین اور جلا دین چنانچہ تعمیل ہوگئی۔

حافظ خوارزمی کہتے ہین کہ مجکو عز الدین نے جو اکابر امرار تیمور سے تہا طلب کیا اور کہا کہ تیمور نے حکم دیا ہے کہ آپکو معہ رفقا چھوڑ دیا جاوے جسکو چاہیے ساتھ لیجیے اور بہت لوگون کو ہمراہ لیجیے تا کہ ہم آپکے ساتھ مشہد حسین تک پہونچ جائین اور وہان آپکی خدمت مین رہین اپنے لشکر سے کوئی باقی نہ ہے۔ قاضی شرف الدین تو ہر دم میرے پاس تھے ہمنے باقی قضاۃ کو طلب کیا حتی کہ ہمارے ساتھ قریب دو ہزار مسلمانون کے جمع ہوگئے اور ہم امیر عز الدین کے ہمراہ

دیکھو امن حاصل تھے ملک ناصر بحمد اللہ موجود ہی۔
حلب کے نائب اور اُنکی جمعیت تھوڑی سی تھی اُنسے بمقابلہ تیمور
کوئی فکر ہو سکی کوئی حیلہ نہ بن آیا اور نیز اُنہین مین سے بعض نے
فریب دیا باقیماندہ نہ پہنچ سکے نہ مدد کر سکے آنکا کوئی سردار نہ تہا اُن پر
قیاس کرنا ٹھیک نہین ہے۔
عساکر مصریہ کی گنتی بے شمار سامان پورا بڑے شدہ مین اُسنے
کشو دکار ہوتا ہے تب اُن دونون نے کہا کہ ہم بعد طرح طرح کے
آفات کے تیمور کی شر سے سالم رہے جو کچھ ہمنے کہا آنکھون دیکھا
ہم دونون مین سے ہر اک نے جو امر اُسکے نزدیک متحقق اور یقینی
تہا ظاہر کیا اور ہر اک شخص ہم مین کا نذیر برہنہ ہے [عرب کی عادت تھی
کہ جب کوئی اپنی قوم کو دشمن سے ڈراتا تہا وہ برہنہ ہو کر ڈراتا تاکہ وہ
امر شدید سمجھکر فکر کرین] ہماری نصیحت فقط اس غرض سے تھی کہ تم نفع
اُٹھاؤ لیکن تم نہین مانتے۔ لوگون مین برابر ایک دوسرے کی تردید
تفرق شور و شغب رہا چنانچہ بعض لوگ بیت المقدس اور کربلا و
مشہد کو چلے گئے بعضے دیار مصریہ کی طرف کو ہو لئے بعضے دشوار گذار
پہاڑ کی غارون کے اطراف مین جا چھپے بعضے ایسے مکانات مین
جہان پہونچنا دشوار تہا قلعہ بند ہو گئے۔

[۱] استبنو غادوادار ایک قوم کا نام ہے۔ جلق دمشق کو کہتے ہین چنانچہ حسان بن ثابت لکھتا ہے یوماً بجلق فی الزمان الاول [۱]
حلب سے استبنو غادوادار اور فتح ماہر جسکو عبد القہار کہتے ہین دمشق مین آئے اور کہا اے گروہ مسلمانون کے جو شخص اپنے بس کا ہو اُس سے بہاگنا طریقہ انبیا کا ہے۔ جو شخص چلنے پر قادر ہے وہ چاہیے کہ بہاگ جائے اور نجات پائے اور جو سامان کر سکتا ہے اسکو چاہیے کہ رات دمشق مین نہ گزارے اور سستی اور غفلت سے مغالطہ مین نہ پڑے۔ مگر سچ یہ ہے رشیدہ کے بود ناشنید
بہم اختلاف راے ہوا اور اپنی اپنی خواہش کے ہر اک نے لگنے لگا لئے۔ اک شور پیدا ہو گیا اور مثل عادت فرقہ فرقہ ہو گئے۔
بعضون نے انکو خیر خواہ سمجھا اور سامان سفر مہیا کیا اور اسطرح نکل گئے جیسے کنوین سے ڈول بھر پور نکلتا ہے۔
بعضون نے جھگڑا اور راڑ کی اور کتے کی طرح دانت نکالکر بھونکنا شروع کیا اور یہ ارادہ کیا کہ ان دونون کو سنگسار کیجیے اور سانپ بلا دیجیے اور کہا کہ تم دونون چاہتے ہو کہ لوگون کو ہلاک کرین اور بھڑکا دین اور اپنے وطن سے نکالدین اور انکو الگ الگ کر دین انکی بندہی مٹھی کھولدین اور جماعت مجتمع کو تتر بتر کر دین ورنہ

دواے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت ا
پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلیئے بنظر آسانی رفاہ عام
احقر کے دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندو لال سیکنڈ باشی واقع
سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۴/۱۲ عرصہ دراز سے تیار
ہوئی ہے سات پوڑی ادویہ قیمت عہ/ حالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ
ترکیب اسکی کہدیجائینگی طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال
کرو صدہا مریض شفا پا چکے ـ

نیز خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی
بالکل جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہتا ہے بعد ایک نہیں ہوتا جنکا
منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہے فی نزد ہم بوقت اخذ
خضاب ترکیب بتلائی جاویگی ـ

المشتہر
حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب مہاراجہ راجایان بہادر
کشن پرشاد بہادر وزیر افواج سرکار عالی

سلطان ملک ناصر کا قاہرہ سے عساکر اسلامی لیکر نکلنا

پہر سلطان فوراً نکلا اور عساکر و سامان حرب ہمراہ لیکر بلاد شام
کی طرف متوجہ ہوا جب یہ خبر لوگون کو ملی طبیعت کو ایک گونہ راحت ہوا
وحشت کم ہوئی اور اکثر لوگ جو نکل گئے تھے واپس آ گئے اور انکی
بیقراری اور بیکلی دور ہوئی لیکن جو اہل الرائے اور تجربہ کار جہاندیدہ
تھے اُنھون نے سلطان کے آنے کی کچھ پرواہ نہ کی بلکہ اپنی جان کی
امان اور انتظار حوادثات زمان کرتے رہے شاید کہ زمانے کی
اُنگلیون نے اُنکے صفحہ خاطر پر مقولہ شاعر لکھدیا تھا —

ترجمہ شعر

یہ ایام بیٹے ہین سب ایک کے نہ دن سے طلب کر نہ تو رات سے		یہ راتین سب آپسمین اخوات ہین خلاف اُسکے جو گذرے سنوات ہین

ترجمہ شعر مصنف

آئندہ زمانہ کا اگر حال ہو مخفی ‡		گر اسکا قیاس عہد گذشتہ سے ہے پیدا

فصل

جب تیمور نے حلب کا کام تمام کیا اسباب مال و متاع ضبط کرکے
قلعہ مین رکھا اور قلعہ کو امیر موسی بن حاجی طغای کے سپرد کیا
یہ امراء تیموری سے شجاع ذی عزم شدید رائے قوی حسب و رضا لشکر تھا



فہرست مضامین ہدیہ آصفی نمبر (۱۳) جلد (۴)

بقیہ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر (۱۱) جلد (۴)

وید کی رچاؤنمین بعض اوقات یہ دیکہا گیا ہے کہ اُن کل قوانین قدرت کے وسائل متحدہ کو ایک ذات واجب الوجود قرار دیا ہے لوگون کا یہ خیال غلط ہے اور بودی بنیاد پر مبنی کہ اگنی یعنے آگ اور سوریا یعنے آفتاب اور اندرا یعنے کائنات الجو یہ سب مختلف چہوٹے دیوتا ہین۔ اور پرمیشر یعنے خدا اُن سب کا افسر اعلیٰ ہے۔ اور حاکم اور سورج اور کائنات الجو اور اگنی اُسکے محکوم ہین۔ بلکہ علماے وید شریف کا خیال صحیح یہ تہا کہ وہ ایک خداے برحق لم یلد ولم یولد کی مختلف قدرتین ہین اور اُسیکی رضا اور مرضی سے انسان کو انکا انکشاف ہوا۔ اور جب اُنکو ضرورت ہوتی ہے تو اُنہین قوانین قدرت سے

نے یون کہا ہے کہ اے اگنی خود ورونا ہے اور یہی تھی جب تو پیدا ہوئی تھی تو متر ابھی ہو جاتی ہے جب روشن کیجاتی ہے۔ تجھے مین اور قوتون کی اولاد کل دیوتا شامل ہین۔ اور تو اس انسان فانی کیلئے اندر ابنجاتی ہے جو جواد اور فیاض ہین" رگ وید ۳۔۲۔۱۔ اتھر وید مین اور ایک رچا ہے۔ پروفسر میکس میولر کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

وھو ھذا

شام کے وقت اگنی اُس ہیس ہین ظاہر ہوتی ہے جسکو ورونا کہتے ہین۔ اور طلوع آفتاب کے وقت وہ متر کی ہیات مین آتی ہے۔ اور سورتی کی صورت اختیار کرکے وہ آسمان سے گذرتی ہے۔ اور اندر ابنکر وہ اندرونی طبقات سما کو گرم کرتی ہے۔

ان رچاؤن کے مقابلہ کرنے سے یہ ظاہر ہے کہ اگنی کو صرف مثل اور دیوتاؤن کے نہین سمجھتے تھے بلکہ مثل خلاق دوجہان آفرنیندہ زمین و آسمان اسکو خالق ارض وسما کہتے ہین جس سے کل چیزین خلق ہوئی ہین۔ وہ کل کی مالک حقیقی ہے کہ اُسکی عقل بسیط ہے محدود نہین۔ وہ کل دنیا سے واقف ہے۔ اور اُسکے قوانین موضوعہ کی اطاعت فرض عین ہے۔ ان اسباب رچاؤن مین ایک قادر بر حق ارحم الراحمین کا ذکر ہے۔

رگ وید کی رچاؤن [۱۰ اور ۸۲] کی دسوین کتاب سے ظاہر

مدد لیتے ہین۔ گویا وہ مثل خدا کے ایجنٹون کے ہین۔ اور یہ ایجنٹ خدا کے فضل وکرم کی برکت کے نور سے انسان کے دلون کو نورانی اور مجنجل ضمیر کو اور بھی زیادہ روشن کرتے ہین۔ اور وہی ایجنٹ انسانون کی دعا بجناب خداوند عالم وعالمیان پہونچاتے ہین لہذا اگنی کو اکثر دیوتاؤن اور انسان کا ایلچی کہتے ہین۔ [اے اگنی تو نے ہر زمانے اور ہر قرن اور ہر عہد مین انسانون اور دیوتاؤن کے درمیان ایک دوسرے کا پیغام پہونچایا ہے] جس گھر مین تو رہتی ہے اُنکی نسبت لوگونکی راے ہے کہ اُنکی دعا قبول ہوجاتی ہے۔ اور اُسکی قربانی مین قدرتی مادہ قبولیت پیدا ہوجاتا ہے۔

جب اہل آریا کو ان قوانین قدرت مین کسی ایک قدرت کی مدد کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ اُس حالت مین صرف اُسی قانون قدرت کی خدمت مین التجا کرتے تھے۔ جسکے متعلق اُنکی التجا ہوتی تھی اور اُسکو مثل خاص ذات باری جل شانہ کے سمجھتے تھے۔

بعض رچاؤن مین اگنی کو خود خدا لکھا ہے جس سے مطلب یہ ہے کہ تمام عالم پر حکومت کرنیوالی قدرت۔ اور مثل اور کل دیوتاؤن کے اسکو بھی سمجھتے ہین۔ رگ وید مین رچا ہے جسکا ترجمہ پروفیسر میکسمیولر

تذکرہ

زبدۃ الملک والاجاہ دیوان سرشیر محمد خان بہادر کے ۔ جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ والی ریاست پالن پور صوبہ گجرات ۔

زمانہ نے تمام چیزون کے ساتھ عدالت کے انتظام کو بھی بدل دیا ہے ۔ مندرجۂ ذیل مقدمہ پر زمانہ کا اثر نہین ہوا ۔ اسکا فیصلہ قدیم رسم ورواج پر ہوا ہے ۔ ہم لوگ قدیم چیزون کو جبلت انسانی کے خواص کے مطابق بھول رہے ہین ۔ مین نے اس مقدمہ کو تواریخی پیرایہ مین لکھا ہے ۔ میرا مقصد یہ ہی کہ قدیم طرز کے رسمی فیصلے بطور یادگار رہین اور ہماری آئندہ نسلین دیکھین کہ اُن مین کیا وصف ہی ۔

ہو ہذا

ہوتا ہی کہ لفظ وسواکرمان بیشتر اندرا کے معنی پر مستعمل ہوتا تھا - رچا
۲۸ مین وسواکرمان کو حاذق کے خطاب سے مخاطب کیا ہے اور
خالق اور لکھا ہی کہ وہ ساتون رشیون کے استھان سے علیحدہ رہتا ہے
جس رچا کا نام پرشا سکتا ہی اسمین پھر وہی خیال تھا ہر گز گیا - جیسے
کہ [ایکو برہم دویتیو ناستی] یعنے خدا ایک ہی اگر کوئی اسکا شریک قرار دے
تو اُسکا ناس ہو جاوے - وہ خدا جو خلاق ہر دو جہان ہی [پرشا] بذات خاص
کل دنیا پر حاوی ہی - لہذا کل دنیا محوی ہی - وہی کل فانی مخلوق و اشیا کا
خلاق ہے اللہ باقی من کلّ فانی -

اُسی سے وراج پیدا ہوا - اور وراج سے پرشا پیدا ہوکر
وہ دنیا کے باہر ادہر کے اُدہر پہونچگیا اور دنیا سے بڑھ گیا -

کشن پرشاد عفی عنہ

فراموش نہین کرتے نہ اُنکو مکروہات قلبی یعنے دل کے کیڑے کے جانتے ہین۔ انکو معلوم ہو گیا ہے کہ انسان غذا اور لباس اپنی مان کے پیٹ سے ساتھہ لیکر پیدا نہین ہوتا اُنکو اپنی جائز محنت سے اُن تمام چیزون کو فراہم کرنا ہوتا ہے جنکی اسکو حاجت ہے۔ زبدۃ الملک کو پیرزادون سے محبت ہے لہذا بطور ناصح کے فرمایا کرتے تھے کہ اس مقدمہ مین عدالت اپنا فرض ادا کریگی مگر نالش پیرزادون کی شان اور اُنکے جلوہ افگن منصب دینی کے خلاف ہے۔ با این ہمہ قدیم رسم کے مطابق اُنکی شرف و عزت کا پاس کیا جاتا تہا جس سے زبدۃ الملک کی شرافت اور قدیم رسومات کی پابندی ٹپک رہی ہے زبدۃ الملک جتنی قانون کی خاصیت سے یعنے نیچر اور قانون کا اثر جانتے ہین رسومات کی خاصیت اور اُنکے وسیع اثر سے بھی نابلد نہین ہین۔ وہ جانتے ہین کہ رسومات باپ دادا کا بن لکھا ہوا وصیت نامہ ہے یعنے قانون ہے جو قدیم سے ورثہ مین چلا آتا ہے۔ اور ہر قوم شوق سے اسپر عمل کرتی ہے۔ قانون اُس حالت مین وضع کیا جاتا ہے جب گناہ اور مکر و فریب کے پیمانہ کی توسیع ہوتی ہے۔ جو وصف بعض رسومات کی پابندی مین ہے قانون مین نہین ہے۔ لوگ قانون کے تابع طوعاً نہین ہوتے تو کرہاً کیا جاتا ہے۔ گو قانون سے مشترکہ استفادہ

ریاست پالن پور کے مشایخون یعنے پیرزادون مین ایک خلیفہ کی جانشینی اور معافی زمین کے لئے بارہ تیرہ برس سے مخاصمت برپا ہوئی تھی۔ مدعی زبدۃ الملک کے پیر تھے اور مدعی علیہ مدعی کے قریبی رشتہ دار تھے۔ مدعی نے قومی رسم کے خلاف عدالت مین نالش کی۔ گو مقدمہ تو بالشان نہ تہا مگر نتیجے درد انگیز پیدا ہوئے یعنے پیرزادون کے دو گروہ ہوگئے اس خلفشار مین زمانے کے دباؤ نے مسند خلافت حاصل کرنے کے لئے ایسے شعلے نہ بھڑکنے دئے جیسے بنی فاطمہ اور بنی امیہ مین بھڑکے تھے۔ با این ہمہ اُس چھوٹے سے مجمع مین جو صرف پچیس ۲۵ تیس گھرونکا مجمع ہے کل مراسم ظاہری منقطع ہوگئے تھے۔ وہ لوگ اُس غمکدہ مین جمع ہوتے تھے جس گھر مین کوئی مرجاتا تہا۔ اور اُس گھر مین نہ جاتے تھے جہان شادی یا کوئی اور تقریب ہوتی تھی۔ گو وہ سب ایک دادا کے خوان نوال ہین۔

مذہب کے باریک نکتون پر زبدۃ الملک غور کرتے تھے اور گاہ بگاہ فرماتے تھے کہ وہ انسان جسکی حاجتین کم ہین خدا کی صورت یعنے خدا کے رنگ (صبغۃ اللہ) پر ہے جسکو (خدا کو) کچھ بھی احتیاج نہین ہے باوصف اسکے زبدۃ الملک انسان کی جائز حاجتونکو

جس سے اُنکے کام لوگون کے دلون کو پریشان نہین کرتے اور
لوگون مین بددلی نہین پھیلتی۔ اور کسی کا حق تلف نہین ہوتا۔
ماہ اپریل ۱۹۲۰ء مین مدعا علیہ نے پنچایت کے ذریعہ سے
مقدمہ فیصل ہونے کی درخواست زبدۃ الملک سے کی۔ زبدۃ الملک
اس درخواست سے بہت خوش ہوے۔ زبدۃ الملک نے
سونچا کہ عدالت سے صرف فیصلہ ہوگا مگر آپسمین صلح اور آشتی
کروانا عدالت کے ہاتھ سے نہوگا گو عدالت کا ہاتھ کتنا ہی
لمبا اور قوی ہو۔ اُنکو امید تھی کہ اُنکے بھائیون کے ہاتھ سے
جو پنچ مقرر ہونگے یہ دونون باتین سہولت سے ہونگی اور سب کے
لئے خوشی کا سبب ہوگا۔ زبدۃ الملک کو اس روشن اور فرزانہ
خیال نے پنچایت کی طرف متوجہ کیا اور اُنہون نے دل سے
کوشش کی مگر افسوس وہ کامیاب نہوے۔
تاریخ ۲۲ ماہ اپریل ۱۹۲۰ء مین عدالت نے پیرزادون کے
مذہبی اصول اور رسومات پر اظہارون اور شہادتون پر غور
کرکے مدعا علیہ کی جانب فیصلہ کیا اور فیصلہ مین بتایا کہ مرشد کو
اپنا خلیفہ انتخاب کرنے کا پورا استحقاق ہے۔ اس فیصلہ سے
مسلمان اور ہندو دونون قومون مین بڑی خوشی ہوئی۔ عام رائے

ہوتا ہے جسمین گورنمنٹ اور رعایا دونون شامل ہین با وصف اسکے گروہ عامہ کو قانون سے دلی لگاؤ اور دلی محبت نہین ہے جیسے کہ رسومات سے ہے اور جن پر شوق سے بلا تحریک عمل کیا جاتا ہے جو زہر قانون مین ہے وہی زہر رسومات مین ہے۔ قانون اور رسومات اچھے ہین تو قوم شگفتہ خیال اور زندہ دل رہتی ہے قانون سخت اور رسومات برے اور مذموم ہین تو قوم تباہ مکار اور سخت دل ہو جاتی ہے۔ لوگ رسومات کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ اچھے رسومات اخلاق اور تمدن کا شیرازہ ہین۔ ملکی رسومات اور قانون کا اثر اخلاق پر بہت کم ہوتا ہے گو قانون توسیع تجارت۔ زراعت اور اندرونی اور بیرونی دشمنون سے بچانے اور مجمع انسانی کی ظاہرہ آسائش کے لئے مفید ثابت ہون۔

زبدۃ الملک قانون اور رسومات پر لحاظ کرکے اپنی ریاست کے قوانین اور ملک کے رسومات کی باگ اپنے ہاتھ مین رکھتے ہین اور کام کا انتظام اُسکی صورت کے مطابق کیا جاتا ہے یعنے رسومات اور قانون کے سانچے جدا گانہ کر دئے ہین جو کام جس سانچے کے موزون ہوتا ہے اُسی مین ڈھال دیتے ہین

پنچایت کی فہرست مین اپنا نام لکھوانے کی جرأت اُنکو نہو اور حضما اللنفس الگ رہین گو وہ صلح پسند ہین۔ صلاح و مشورہ کے بعد یہ بات قرار پائی کہ انجمن عامہ منعقد ہو اگر مدعی خود تصفیہ کر دینے کو گوارا نہ کریں تو انجمن سے مدعی اور مدعا علیہ مجلس شوریٰ کے لئے جسے چاہیں انتخاب کریں اور اس انجمن کے صدر زبدۃ الملک ہون اور انجمن عامہ جناب منشی گلاب میان صاحب معتمد خاص سیاست کے بالاخانہ پر جمع ہو۔ چنانچہ تاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۹۱۰ء کو دن کے ڈھائی بجے انجمن کے منعقد ہونے کا دن قرار پایا۔ وقت معینہ پر زبدۃ الملک[1] مع دونون صاحبزادون کے رونق افروز ہوئے

---

[1] زبدۃ اُن دونون لاوارث یتیم لڑکیون کو بھی اپنے ہمراہ لائے تھے جنکو گذشتہ قحط مین اپنے دامن عاطفت مین لیا ہے۔ مجھے اتفاق سے ایک روز خاصہ پر جانیکی عزت حاصل ہوئی۔ ہم خاصہ کھا کر آئے۔ زبدۃ الملک نے دور سے اُن دونون لڑکیون کو دیکھا اور بہت خوش ہوئے اور اُنکو گود مین لیا اور بوسے دینے لگے اور ایسی حرکتین کرنے لگے جیسے والدین جوش محبت مین کرتے ہین۔ مین نے خیال کیا کہ ان لڑکیون کے چہرہ پر کوئی امیری شان نہین ہے نہ خوب صورت ہین۔ صرف زیور سے جگمگاتی ہین۔ اسی سوچ مین کھڑا تھا اور فرط محبت کو دیکھکر میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ صاحبزادی آپکا کیا نام ہے

یہ بھی کہ اب مدت کے بچھڑے ہوے آپس مین صلاح کر کے مل بیٹھین گے مگر عام راے کا پیمانہ غلط ثابت ہوا۔ جو لوگ اپنے افعال کا انصاف آپ نہین کرتے وہ کیا جانین کہ آشتی خوش اخلاقی اور محبت مین کیا لطف ہے۔ اور اخلاق کے شیرازہ کے لئے کونسی چیزین درکار ہین۔ گو مدعی اپنے مذہب کے اصولات اور مذہبی رسومات سے واقف ہین مگر انھون نے عدالت کے درخشان فیصلہ کو زیر خاک دبایا اور عدالت عالیہ مین اپیل کی اسکا اثر جمہور عامہ پر اچھا نہوا۔

مین اسوقت اُس خبر ورس۔ دانشمند اور خیر مجسم دانشمند کا نام نہ بتاؤنگا جو مدعی کو پنچایت کے مرکز پر لے آیا۔ مدعی نے پنچایت کے لئے زبدۃ الملک سے درخواست کی۔ وہ اس غیر مترقبہ درخواست سے نہایت خوش ہوے اور مدعا علیہ نے بھی اس امر کو منظور کر لیا مگر اتنی بات اور اضافہ کی کہ مدعی خدا سے ڈر کر انصاف سے بنفس نفیس تصفیہ کر دین ہمکو اُنکے متبرک فیصلہ سے انکار نہوگا۔

زبدۃ الملک جانتے تھے کہ پیرزادون مین چند شخص صائب الراے ہین مگر کیا عجب ہے کہ آپس کے اُلجھاؤ کے سبب

پہنچے ہین ۔ وہ آپکی زبان مبارک سے فیصلہ سُننے کے منتظر ہین ۔
میری دانست مین آپکا فیصلہ پُر اثر اور موجودہ اور آئندہ نسلون
کے لیئے قابل نمونہ ہوگا ۔ مین نے فیصلہ کی درخواست صرف
مدعا علیہ کی درخواست سے کی ہے جو قابل غور و توجہ ہے ۔
مدعی نے فرمایا کہ مین اِس فیصلہ کو مجلس شوریٰ کی راے پر چھوڑ
چاہتا ہون "۔ اِس جواب پر انجمن عامہ مین مباحثہ کی خفیف لہر پیدا
ہوئین معدودے چند شخصون کے سوا مدعا علیہ کی درخواست او
زبدۃ الملک کی راے کو سب نے ترجیح دی ۔ جدا گانہ الفاظ میں
وہی خیالات گونج رہے تھے مگر کوئی مفید مطلب راہ کا جلوہ نظر
بلکہ بتدریج آپس مین جوش پھیل رہا تھا ۔ زبدۃ الملک نے حاضرین
مخاطب کیا اور فرمایا کہ مین نے مدعا علیہ کا پیغام پہونچا کر اپنا فرض
ادا کیا ۔ اب مین انجمن عامہ کا وقت ضائع نہین کیا چاہتا ۔ دونو
فریق مجلس شوریٰ کے لیئے نام لکھوا دین مدعی نے وہ اسم گرامی

لکھوائے جو حاشیہ مین درج
ہین ۔ مدعا علیہ کے نامون
سید نظام الدین نے کہا
ہماری قوم مین یہ چارون صف

جناب سید عبید اللہ صاحب عرف عبدو میان ۔
جناب مولوی سید اشرف علی صاحب ۔
جناب سید ادریس صاحب عرف ادای میان ۔
جناب سید فضل الدین صاحب عرف فجو میان ۔

انجمن عامہ مین معزز مسلمان تھے مگر بہ نسبت مسلمانون کے پیرزادے
زیادہ تھے اور جستہ جستہ وہ معزز ہندو بھی نظر آتے تھے جنکو
پیرزادون سے دلچسپی ہی- ایک دوسرے کی مزاج پرسی کے بعد
کارروائی شروع ہوئی- زبدۃ الملک نے اسپنچ پیر سے فرمایا کہ
مدعا علیہ ایک پہلو پر آپکے بہا بجے ہین اور دوسرے پہلو پر آپکے

زبدۃ الملک سے ہنسے اور خاموش رہے- گلاب میان صاحب
نے فرمایا کہ یہ دونون برسات کے کیڑے ہین اب خوش لباس تیتلیان نظر آتی ہین -
زبدۃ الملک نے فرمایا کہ کیا جانین یہ کون ہین ؟ پھر انکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ
ارے تو ہی بتا تیرا والد مسلمان ہی یا بھیل ہے یا ڈھیڑ ہے ؟ وہ آواز دبا کر ناز سے
بولی کہ حضور ہین اور کون ہے- زبدۃ الملک ہنسے اور رابوسے دینے لگے-
بعد تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ان لڑکیون کی والدہ نے مرنے سے چند منٹ پہلے
وہاں کے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ ان دونون لڑکیون کو ایسے گھر مین رکھین کہ زندہ رہین اور آرام
پائین- ڈاکٹر نے حسب معمول روزانہ رپوٹ مین اس واقعہ کو درج کیا- زبدۃ الملک کو اپنی ریاست
کے نظرزدون کے ساتھ ہمدردی تھی- عالیجناب طالع محمد خان ولی عہد ریاست کو نظرزدون کا مہتمم
مقرر کیا تھا- غرض جب ڈاکٹر کی رپورٹ کا ملاحظہ فرمایا ان دونون لڑکیون کو بلوایا- ان دونون
کے لئے گاڑی ہمہ نوکر ہین- زبدۃ الملک جہان جاتے ہین ساتھ لیجاتی ہین گویا یہ انکے کھلونے
اور یہ دونون کھلونے اسوقت بھی ہمراہ تھین- منہ ۱۲-

اور یہ متبرک موقع ہی چونکہ اسوقت بزرگان دین بھی انجمن آرا ہیں
بجز اسکے اور معزز لوگ بھی ہین "

ہین آپس کے اتحاد اور یگانگت کی تعریف نہین کرسکتا ۔ ہر مذہب
ہین اور نامور شاعرون کے اشعار مین اور علم تواریخ کی کتابون
کے صفحات پر اسکا جلوہ چمک رہا ہے ۔ اور ہم اپنے زمانہ مین
بھی روزانہ یہی دیکھتے ہین کہ وہ قومین اور خاندان ممتاز ہین کہ جنکے
آپس مین اتحاد اور آشتی ہے ۔ یہ سوال کیا گیا تھا کہ آشتی کیا ہی ؟
اسوقت مفصل جواب دے نہین سکتا مگر مختصر الفاظ مین یہ کہنا
نازیبا نہوگا کہ آشتی قومی اور خاندانی محبت عقل اور تحمل کا ثمرہ ہی
بجز آپس کے اور یگانگت کے نہ کسی مذہب کا نہ کسی قوم کا وجود
قائم رہا ہے نہ رہیگا " (مرحبا مرحبا)

زبدۃ الملک کی اس تقریر کو حاضرین انجمن نے مرحبا
مرحبا کہکر تسلیم کرلیا مگر مدعی اور اُنکے طرفدار خاموش تھے ۔
حاضرین پیرزادون کو مدعی کا زبدۃ الملک کی راے سے اتفاق
کرنا سخت ناگوار گذرا ۔ سید ادریس کو جنکا نام نامی فہرست
مجلس شوری مین درج ہے ضبط نہوسکا ۔ انہون نے پرجوش
آواز سے فرمایا کہ اگر مین بجاے مدعی کے ہوتا تو زبدۃ الملک پر

قابل ادب ہین مین بھی اپنا کام ان ہی چارون صاحبون کے انصاف پر
چھوڑتا ہون۔ یہ چارون صاحب مدعی اور مدعا علیہ کے ہم کفو ہین
اسوقت ایک اقرار نامہ لکھوایا گیا اور اس مین یہ بتایا کہ جو فیصلہ پنچایت
کریگی وہ ہمین منظور ہے اور اقرار نامہ پر مدعی اور مدعا علیہ اور گواہون
کے دستخط کروائے گئے اور وہ داخل دفتر سرکاری ہوا۔

ریاست پالن پور کے پیرزادون مین تیس چالیس برس سے
کوئی ایسا فضیلت مآب شخص پیدا نہین ہوا کہ تمام قوم پر اخلاقی حکومت
کرے اور تمام قوم اُسکے فقیرانہ داب مین ہو۔ زبدۃ الملک
پیرزادون کی اس ناشگفتہ حالت کو بخوبی جانتے تھے زبدۃ الملک
نے اس موقع کو مبارک جانا اور فرمایا کہ ۔ اُس منحوس تفرقہ کے
مایہ کا کہ بارہ تیرہ برس سے یعنے مدعا علیہ کے رسم ختنہ کی تقریب
مدعی کے رُک جانے کے سبب پیرزادون مین پڑگیا ہے جس کا
ذکر کرنا درد سے خالی نہین ہے۔ مین جانتا ہون کہ حالت جوش
مین ایسی حرکت کا صادر ہونا جوش اور طبیعت انسانی کے غلبہ کے
سبب سے ہے گو وہ جوش نازیبا اور ناملایم متصور کیا گیا ہو مگر اب
وہ جوش ہے نہ اب تنازع کی صورت باقی رہی ہے پس اب
سے پیر کو اپنے بھانجے سے ملنے اور آشتی کر لینے سے انکار نہ ہوگا

الگ ہین ۔ سرکار کا مقصد آپ لوگون کی عزت ظاہری قائم رکھنے کا ہے ۔ اب نماز عصر کا وقت آگیا ہی ۔ ابھی مسلمان نماز کے لیے چلے جائینگے ۔ اور آپس مین کوئی صلاح کی صورت نظر نہین آتی ۔ مجھے آپ لوگون کے ساتھ تعلق ہے ۔ مین سُننا چاہتا ہون کہ وہ کون سے امورات ہین کہ آپنے صلاح سے رُخ انور پھیر لیے ہین مین سب سے پہلے حسین میان صاحب سے دریافت کیا چاہتا ہون کہ آپنے صلاح نہ کرنے مین کیا مصلحت سوچ رکھی ہو حسین میان صاحب کو یہ سوال شاق گذرا الگرد قلعہ کے فتح ہونے سے سب ملک جلد فتح ہوگیا ۔ عشا کی نماز کے بعد مدعاعلیہ کے گھر کھانے کی دعوت قبول کی ۔

پیارے گلاب بھائی نے چار شیرینی اور میوہ سے سب حاضرین کی تواضع کی اور شکریہ ادا کیا اور انجمن عامہ برخاست ہوئی ۔

بالاخانہ کے نیچے مختلف اقوام کا ہجوم تھا اور سب فیصلہ سُننے کے منتظر تھے ۔ جب صلاح ہوجانیکی خبر سُنی واہ واہ کا غلغلہ بلند ہوا ۔ شب کے دس بجے تک یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوگئی اور سب نے زبدۃ الملک کے اس کام کو مبارک کہا ۔ اور تہنیت نامے کے رقعے لکھے گئے ۔

اپنا مال اور اپنا گھر تصدق کردیا۔ زبدۃ الملک ہمارے گھر آکر ہمارا منصب ظاہری قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہین مگر ہملوگ نہایت سخت دل ہو گئے ہین کہ حق بات سے اتفاق کرنے مین بھی ہمین تامل ہے۔" زبدۃ الملک نے ملائم آواز سے فرمایا کہ "مین پیرزادون کا خادم ہون مین اسوقت اپنا فرض ادا کر رہا ہون مین مدت سے چاہتا ہون کہ آپ لوگون مین اتحاد اور یگانگت رہے اور یہی شئے ہے جو آپ لوگون کو اور آپکے مذہب کو قائم رکھ سکتی ہے۔" عالیجناب صاحبزادے طالع محمد خان نے اپنے والد بزرگوار زبدۃ الملک کو اور مجھے مخاطب کیا اور فرمایا کہ انجیل مین لکھا ہے کہ جس گھر مین پھوٹ ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ زبدۃ الملک نے مسکرا کر میرے کان مین کہا کہ "مین نے دو بجے سے حقہ نہین پیا اور ابتک آسمان کے فضا مین امید کا ستارہ نہین نظر آتا۔" یہ فرما کر زبدۃ الملک مدعی صاحب کی طرف مخاطب ہوے اور اپنی دلچسپ اسپیچ مین بتایا کہ — آپ لوگون کی وقعت میرے دل مین ایسی ہے جیسے کہ میرے بزرگون کے دلون مین تھی۔ آپ لوگ جانتے ہین کہ یہ تیاگی بھاری ہے۔ اور پیرزادے ان تینون قومون کے لیئے قانون

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

اور تیمور غرہ ربیع الثانی کو معہ بحر ذخار عساکر شام کی طرف متوجہ ہوا اور موضع حماۃ مین پہونچا (حماۃ بلاد شام سے ایک مشہور بلدہ ہے) اور جو ہاتھ آیا لوٹا مگر غارتگری اور لوگون کے قید کرنیکے پیش نہ ہو اور اہتمام نہین کیا اور نہ رفتار مین شتابی کی بلکہ آہستہ آہستہ بڑہا یہ اپنا مکر کرتا تہا اور وہ لوگ اپنے مکر مین سرگرم تھے۔

حکایت

(مولف کہتا ہے) جب مین اوائل شہر ربیع الاول ۱۲۳۹ھ بلاد روم کی طرف متوجہ ہوا اور موضع حماۃ مین پہونچا تو اسکی جامع مسجد نوری مین جو حماۃ کی جانب مشرق ہے قبلہ کی سمت کی دیوار پر ایک عبارت بزبان فارسی ایک سنگ مین دیکھی جسکا ترجمہ یہ ہے۔

سبب اس عبارت کے لکھنے کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے ممالک کی فتح آسان کردی حتیٰ کہ ہمنے تمام ممالک عراق و بغداد تک فتح کئے اور سلطان مصر کے قریب جا پہونچے تو اسوقت چند ایلچی بہت کچھ ہدایا اور تحفے دیکر سلطان کی خدمت مین بھیجے اور سلطان نے بلا وجہ ہمارے ایلچیون کو قتل کیا۔

عوام کو اس مقدمہ سے اتنی دلچسپی اور ہمدردی اسلئے تھی کہ قدیم سے ساتھ رہتے ہین پیری اور مریدی کا تعلق ہے اور آل پیغمبر ہین ۔ مگر بجز انکے طبیعت انسانی پر غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو غیروں کے اخلاق نورانی سے محبت ہو اور اخلاق ظلمانی سے نفرت ہو۔ وہ اپنے نفس کو بھلائے رہتا ہے مگر اوروں کو جنکے ساتھ اسکو تعلق نہین ہو مکارم اخلاق کے طریقے پر آتے دیکھتا ہی تو اُسے مسرت ہوتی ہو۔

حسام الدین

تیمور کی خدمت مین حاضر ہوا اور نذر فاخرہ پیش کر کے اپنی طرف
متوجہ کیا چنانچہ تیمور نے اُسکو امور بلاد کی تولیت دی اور اُسپر اعتما
و بہروسہ کیا۔ اور شمس الدین ابن الحدا و رئیس کو قاضی مقرر کیا
اور امن کی منادی ہر قریب و بعید کے لئے کی چنانچہ اُنکو امن
فائدہ اُٹہانے مین کچہ شک نہ تہا برابر بیع و شرا کرتے رہے ۔
پہر امیر شام تیمور کی معیت مین ضعیف ہو کر قبہ یلبغا پر مر گیا
اور نائب طرابلس بہاگ کر خواہشمند خلاص ہوا اور طرابلس
پہونچگیا اور اپنی ولایت مین مستقر ہو گیا ۔
تیمور غصہ سے بہبک اُٹہا شعلے بہڑکنے لگے اور جس پہرہ کے
وہ سپرد تہا اُنکو قتل کر کے جلا دیا اور وہ سولہ آدمی تھے ۔
تمر داش نے مدارات و چاپلوسی کی اور بہاگ کر قارا چلا گیا
(قارا بلاد شام سے ایک مشہور بلدہ ہے) علاؤ الدین
تونبغا عثمانی صفد کا نائب اور زین الدین غزہ کا نائب او
اُنکے سوا تیمور کے ساتہ قید مین تھے۔ پہر تیمور وہان سے
باطمینان چلکر بعلبک پہونچا تو اہل بعلبک تیمور کی خدمت مین
بطلب صلح حاضر ہوئے تیمور نے کچہ التفات نہ کی اور لوٹنے ا
بیخکنی کے ورندے بہیجدیے ۔

ہماری غرض اس رسل و رسائل سے یہ تھی کہ باہم اتحاد اور صداقت
و مودت قائم رہے۔
پھر اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد بعض ترکمانون نے
ہماری طرف کے آدمیون کو گرفتار کرکے سلطان برقوق
کے پاس بہیجدیا سلطان نے اُنکو قید کیا اور بہت تنگ گیری کی۔
اب ہمکو ضرور ہوا کہ اپنے علاقہ کے لوگون کو چہڑانے
کے لئے فوج کشی کرین بدینوجہ بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی سنہ ھ ہم
حماۃ مین فروکش ہوے۔

فصل

پھر تیمور حمص پہونچا اور وہان کسی سے تعرض نہ کیا نہ مارا
نہ پیٹا نہ لوٹا نہ ہلاک کیا اور حمص حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی اولاد کو ہبہ کیا مین نے فی البدیہہ یہ شعر کہے۔

ترجمہ اشعار مؤلف

زندگی مین صحبت اچھونکی نہ چھوڑ	قبر ہو مرنے کے بعد اُنکے قرین
تو نے دیکھا حمص اور اُسکے رئیس	اُنسے آفات تمرلنگ ور ہین
کیونکہ وہ خالد کے زیرِ سایہ تھے	اتقیا کے قرب مین آفت نہین

ایک شخص سربرآوردہ لوگون سے جسکا نام عمر بن الرواس ہے

دیکھتی ہے آنکھ انکی شکل و سیرت شب جنگ — اور لڑتے ہین تو آفت ہی ہر اک پیر و جوان

گر چلین شب مین پر آسمان آئی نظر — اور چلین انکو تو بنجائے زمین کا آسمان

انکے شانون پر موت کی گھاتین اور رکاب مین بلا کی تلوارین نیزے خون کے پیاسے گویا کہ وہ گھوڑون کے شانون سے پہوٹے ہین یا جہان اسکے ہین وہین کہڑے ہین لٹینے سید ہے —

گویا جو آسمان ایک لاجوردی لوہے کا ہے — جسکو تیرون نے مزرکش کر دیا

گرد شب مین گرد و غبار تیرہ رنگ — اسکی تلوارین دکھائین وقت تجکو صبح کا

[illegible] شیاطین [illegible] — دین شیاطین مقابل کو لڑائی مین بہگا

[illegible] اور [illegible] پانی اس دریای ذخار

ساحل [illegible] نکل آیا اور ہر ایک طرف یہ مفہوم ہوتا تھا کہ وہ ندا دے

رہا ہے کہ ہم [illegible] کا ایک مرتبہ معلوم ہے یہ غل بپا ہو

[illegible] الثانی سنہ [illegible] قبیلہ تا

پہونچے [illegible] لشکر [illegible] ٹہرے اور عساکر اسلامیہ اور امر

ہوت و مکانات [illegible] ہوئے اور جنود تتاریہ دمشق کے جانب

غرب قریہ وادیا اور [illegible] اور اسکے دیہات متصلہ مین اترے

اور بعض [illegible] سلطانی داخل بلد پہونچے قلعہ اور شہر

[illegible] اور [illegible] سے مستحکم کر دیا اور دونون لشکرون نے

بعد ازان تیمور نے فوج کے بحرِ ذخار اور سیل تیار اور
طوفان شور انگیز کے ساتھ کوچ کیا یہانتک کہ بجانب قبۂ سیادِ مشہور
پہونچا جنود اسلامیہ اور عساکر مصریہ مل گئے اسقدر کہ فضاء ارض
بھر گیا اور عالم روشن ہو گیا۔ تیرون کے نشان سویداء قلب مخالفین
کے چھیدنے والے اور صاعقے تلوارون کے بدخلقون کے
سرون پر کڑکنے والے اور بھالین نیزون کی آسمان ارواح کی
کرہین صور کی زمین سے کھولنے والی ۔

طلب کیا انہون نے مبارزین کو اور خراب کر دیا اخراب کو
اور آراستہ کیا میمنہ میسرہ کو اور برابر کر دیا قلب و جناح کو اور بڑھایا
لنگر پالے اور صاف چٹیل میدانون کو۔ اور لیکر چلے رسالے
اور پلٹنین اور شترسوارون کا ایسا لشکر جنکی سنانین مانند ستارون کے
چمکتی تھین اور تلوارین ڈاب مین پڑی تھین ہر رسالہ او پلٹن مین
شیر ببر او تجربہ کار لوگ تھے مصنف کہتا ہے مین نے
شعر پڑھے ۔

ترجمہ اشعار

بہت سی فوجی صدا اشتر سبل صاحب غضب	گویا وہ اک بحر ہے جنگل پہ جسکی درمیان
بندر ہین کہ جنکی موج مین شیر ببر	کھینچے ہین جسکی ہاتھ مین ہین اژدہان

اُسکا مشتہر کرتے تھے -

ذکر واقعات جنگ و معرکہائے حرب

پھر ایکوقت ان اعجام سے قریب دس ہزار کے میدان جنگ کی طرف ایکدم بڑہے - اور اُنکے مقابلہ مین عساکر شاہیہ سے پانسو جوان تخمیناً قائم ہوے پھر بہیر کمان استنبالی قریب تیز آدمیون کے اور بہیجے -

ترجمہ اشعار

تھیر ڈالتے تھے زمین اور پھر لوٹتے تھے وقت حملہ	کوہ تھی جب حلقی چلنے لگے تو بحر ...
تھی برسنے مین غمام اور جانے مین بادسموم	شمس تھی جسوقت چمکے بدر تھی جب ...
صید پر گرنے مین شکرہ اور اُچھلنے مین پلنگ	تھی گرگ کی بن خدنگ تیر انداز بہکہ ...

پھر اک ہاتھہ مین ایک نیزہ تھا کہ اُسکے لٹکنے پر معشوقان نازک اندام کے قد زمین پر گرتے تھے - اور تلوار تھی کہ معشوق اُسکو غمزہ خشم خونریزی سیکہتے تھے اور کمان تھی کہ کماندار کی ابروکی طرح ٹیڑہی تھی اور تیر تھے کہ مژگان تیر انداز کی ٹہیک تصویر تھی اور ڈہالین چہونے مین نرم جسوقت جوان اُسکو منہ کے سامنے کرلیتا ہے تو گویا چاند نے آفتاب کو ڈہانک لیا اور سر پر خود تھے کہ سیاہ کی تابش رخسار سے بنائی گئی یا پیشانی کی طلعتون سے تراشی گئی

اپنے دمدمے تیار کئے اور مقابلہ اور مقاتلہ کے واسطے مر
ہو گئے اور جانبین سے خندقین کھودی گئیں اور تمام رہگذر وہ
انسداد کی گئی اور آپس مین دونون فریق کے چھیڑ چھاڑ سے لگا
ایک دوسرے پر غرانا شروع ہوا۔

پھر سلطان نے حکم دیا کہ لشکر بیرون شہر صف آرا ہوا
شہر سے روسا سر برآورده نکلتے ہین اور لڑائی مین سلطان
کی طرف میل کرتے ہین اور جھکتے ہین اور چھوٹے بچے اور
آدمی پہاڑون مین پناہ گزین ہین اور بڑی دلسوزی سے گونجو
با آواز بلند کہتے ہین یا اللہ یا رحمن مدد کر ہمارے سلطان کی۔
اور تمام خلقت بحالت اضطرار و بیقراری نزول نصر و برکات کے
خواستگار اور بآہ و زاری فریاد کرتی ہے کہ اے چار دیواری
کے جوانو اے مسلمانون کے محافظو شہر پناہ کی حفاظت کرو
ان ایام مین روسا بلاد سے قاضی القضاۃ برہان الدین شافعی
مالکی حاکم شام شہید ہوے اور قاضی القضاۃ شرف الدین
عیسی مالکی کا ہاتھ ضرب شمشیر سے بیکار ہو گیا۔ اور لشکر اسلامی
کی یہ حالت تھی کہ جسکو دشمن کی طرف سے گرفتار کرتے مار ڈالتے
اور جو کچھ سونا چاندی گھوڑے اونٹ وغیرہ لاتے تھے

مختصر لفظون مین لکھی ہے۔

سلطان حسین شہزادہ تیمور کا مکر و فریب

پھر تیمور کے بھانجے سلطان حسین نے یہ ظاہر کیا کہ مین تیمور سے مخالف ہو گیا اور ملک ناصر کی خدمت مین حاضر ہوا۔ حالانکہ دل مین وہی شرور تھے کیونکہ مثل مشہور رہا ہی والد الحلال یشبہ الحرام یہ جوان شجاع غصیلا ہٹیلا متکبر تھا۔

سلطان ناصر اور اسکے ہمراہیون کو اسکے آنے سے نہایت خوشی ہوئی اور جبھی یہ خیال پیدا ہوا کہ فتح ہوگی۔

سلطان حسین کے سرپر چوٹی تھی اعجام نے اسکو منڈوا کر خلعت سے مشرف کیا اور اسکو اپنی صورت مین ظاہر کیا۔

فصل

پھر تیمور نے یہ مشہور کیا کہ ہم مین ضعف آگیا اور پیس پا ہوے اور تھوڑا اسا چلکر پیچھے ہٹا اور منھ پھیرا اور یہ سب تیمور کا حیلہ اور اسکے جال کا پھندا تھا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تیمور کو یہ خبر ملی کہ عسا کر مصریہ مین خلاف ہے اور وہ بھاگنا چاہتے ہین اگر ایسا ہوا تو ہاتھ سے جاتے رہین گے اسواسطے یہ مکاری کی اور ظاہر کیا کہ ہم کوچ کرنے والے ہین تاکہ انکو بھاگنے سے روکے

جسوقت اُسپر کسی کی آنکھ پڑتی ہے حیرت زدہ سی رہجاتی ہے قریب
ہے کہ اسکی روشنی آنکھون کا نور لیجاوے اور لباس پہننے والے
مشابہ ظاہر مین نرم جیسا لابس کا جسم باطن مین لوہا جیسا سپاہی کا دل
اور نر اصیل گھوڑون پر سوار گویا کہ یہ دلہنین ہین اور نیزونکی
سنانین چمکتی ہوئی شمعین جنکی روشنی مین وہ عروس جلوہ آرا ہین -
یہ جماعت بلند مقام جنگ مین نمودار ہوئی اور زیادہ ان مین جو
قبہ یلبغا کے عقب مین واقع ہے لڑائی ہوئی -

فصل

جب ان شیرون نے بہت سے بھیڑے اور کتے دیکھے
اور سمجھا کہ وہ بقدر مومنین ہین بمقابلہ احزاب کے تب اُنھون نے بزبان
حال وہی آیہ جو مومنین نے جنگ احزاب مین پڑہی تھی پڑہی
(قالوا ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ) آخر فوج شام نے چارون طرف
سے دائرہ کر لیا اور نیزہ و شمشیر و تبر سے وہ زخم لگائے کہ جب
دائرہ اور محاصرہ کھولا تو کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی زخمی تہا اسطرح
تمنا می لوٹا کہ مقابل پر منصور اور وہ دل شکستہ (اس فصل کو
مصنف نے بالتزام عروض لکھا ہے تمام دوائر اور بحور اور زحافات
ذکر کیا جنکے بیان کی زبان اُردو مین گنجایش نہین اسلیے حاصل معنی

ان لوگون نے تصدیق کر دیا کہ یہ سیاست کو نہین جانتے او
طرق ریاست کی مہارت نہین ہے ۔

فصل

جب باقی ماندونکو جانے والون کی کیفیت معلوم ہوئی اُسنے
بجز اسکے کچھ بن نہ پڑا کہ ظلمت شب مین آمادہ فرار ہون جو لوگ
کسی قوم کے غفلت مین یا سوتے رہگئے جال مین پہنسگئے اور درک اسفل
مین اُتر گئے ۔

دن رات خلقت شہر کی چار دیواری پر سوار رہتی تھی اور
ہر اک اس امید پر خوش تہا کہ سلطان کی بدولت ہماری کشود کار
ہوگی ۔

ایک شبکو لوگ ایک بلند مکان پر چڑہے دیکھتے کیا ہین کہ
سلطان کے خیمہ گاہ مین آگ مشتعل ہے اور کسیکو کچھ خبر نہ تھی گجرا
کہ دنیا شر و فساد سے مملو ہے صبحکو کیا دیکھتے ہین کہ گھر خالی ہوگئے
اور قبہ بلیغا مین کوئی آگ مین پھونک لگانے والا بھی نہین رہا ۔
اب یہ حالت ہوئی کہ منہ سے آواز نکلتی ہے نہ اعضا مین جس حرکت
ہے ایک دوسرے پر گرا پڑتا ہے آہستہ آہستہ باتین کرتے
ہین ۔ شر و فساد کے شرارے بلند ہین اور خلقت کہتی ہے

کیونکہ جب بھاگ گئے پرستش ہو جائنگے تو پھر نہ ہٹینگے

لشکر اسلامیہ مین باہم نفاق ہونا

ملک ناصر کے لشکر کا کرنیل امیر کبیر باش بیگ تھا اور اُسکی بات ہی تھی
مین سب بڑے چھوٹے تھے اور لشکر اگرچہ تعداد مین کثیر اور
عسکر دیکھنے مین بے شمار رہتا مگر ہر اک امیر تھا اور کوئی چیز اُنمین سوا ہر
(کہ علامت بیوقوفی کی ہے) چھوٹی نتھی اُنمین اختلاف رائے
اور خلاف باہمی پیدا ہوا اور اُنکی خصلتین دائرہ اتفاق سے
باہر ہو کر مختلف دوائر مین آگئے اور ہر اک دوسرے کی آبرو کا
خواستگار ہو گیا اور یہ ایات رحمانی فوراً ظاہر ہو گئین کہ اختلاف
مقالات مین اور باہم رضامندی اور غیظ وغضب کے کیا نتائج ہین
اور رعایا کے حق مین وہ بھیڑے اور سوسمار بنگئے اور کمزورون پر
پلنگ ببکے ہوے اور درندے چھوڑ دے۔ اور اس باہمی
اختلاف مین بڑے چھوٹے من اولہم الی آخرہم سب شریک تھے۔

ترجمہ شعر

بکریان اگر ور میری دائین بائین ہو گئین	تب کہا مین نے کہ یارب بکر مسلط بھیڑیا

اُنمین سے سردار اپنے اعوان و انصار کو چھوڑ کر قاہرہ
چلے گئے (قاہرہ مصر جدید کا نام ہے) اور تیمور کے اس کہنے کو

لیکن سلطان کو کوئی ضرر نہ پہونچا کیونکہ وہ ابر کی طرح اوپر سے اوپر اُڑ گیا اور میدان جنگ سے مثل سانپ کے سٹک گیا تھا اور وادی تیم کی جانب چلا گیا (تیم اک جنگل کا نام ہے جو دو پہاڑونکے درمیان ہے اسی واسطے وادی کہتے ہین کیونکہ وادی کے معنے سیل بار کے ہین۔

اب تیمور کے شیاطین زمین مین پہیل گئے اور زمین کو طولاً عرضاً بہر دیا او مختلف لوگ اطراف بلاد اور اُسکے مضافات اور قریون اور نواحی مین پہونچ گئے اور وہ یہ کرتے تھے کہ ہر رستہ سے گذرتے تھے مشارق ومغارب زمین مین بَارَکَ اللّٰہُ فِیْھِمْ پہر یہ لوگ مدینہ کی طرف بڑہے (مدینہ سے مراد قاہرہ ہی) اور یہ سامان جنگ رسد سے مملو تھا پردے چھوٹے ہوے دروازے بند شہروالون نے ان شیاطین تیموری کو نہ قلعہ سونپا نہ باریاب ہونے دیا۔ بدین امید شاید کہ شجاعت اور ہمت بلند سے کوئی خوشبو آئے یا اللہ تعالیٰ بعد اس تنگی کے کشایش کا منہ دکھلاوے۔ وہ دو ر اسپر اڑے رہے دو روز کے بعد جب اُنکی امید یاس سے بدل ہوگئی اور رہائی کا گمان ہو گیا اور سلطان کی آمد و رفت کی دہ گت ہوئی کہ شاعر کہتا ہے۔

کہ سلطان بہاگ گیا پیٹ منکرا و کمر ہی ٹوٹ گئی اور یقین ہو گیا کہ ما
آلی غم وہم پڑگئے اب اب نجات منقطع اور انواع واقسام کے
عذاب کا سامنا میدان رحیل مثل سینیون کے تنگ کار و بار مخبوط ۔

فصل

پہر تیمور نے پروردگار کا شکر ادا کیا اور اپنے خیمہ گاہ سے
کوچ کیا اور قصبہ یلیغا میں ہونچکر اقامت کی اور بےفکر ہو کر سو گیا اور
میرے شعر کا مضمون منادی کو سکہلا کر منادی کرائی ۔

ترجمہ شعر مولف

شکر خدا کہ جسنے یہ آرزو دکہائی		پس پا ہوا مخالف امید دل برآئی

اور حکم دیا کہ چارون طرف خندق کہودی جاے اور پیادون
اور سوارون کو حکم دیا کہ ہر طرف مین پہیل جائین اور مفرورین کو گرفتار
کر کے حضور مین لائین ۔

جسوقت کوئی کسی مفرور کو پیش کرتا ہے حکم ہوتا ہے کہ ہاتہیونکے سامنے
ڈالدیا جاوے اب ہاتہی اُسکو اسطرح مسلتے اور مارتے ہین جیسے
روز قیامت زکوٰۃ نہ دینے والونکو مویشی کہندلینگے اور سینگو نسے
ماریں گے ۔

فصل

دواے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت
پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلیئے بنظر آسانی رفاہ
احقر کے دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندولال بیکنٹھہ باشی
سمت دم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲ عرصہ دراز سے تیار
ہوئی ہی سات پوڑی ادویہ قیمت ۴ حالی ہتی ہین بوقت اخذ دوا
ترکیب اُسکی کہدیجائینگی طرفہ یہ ہی کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال
کرو صدہا مریض شفا پا چکے ۔

نرد خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا ہے جسکے لگانے سے سفیدی بال کی
بالکل جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہتا ہے بہور اپنا نہین ہوتا جو
منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہے فی نرد ۳ بوقت اخذ
خضاب ترکیب بتلائی جاویگی ۔

المشتہر
حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ
کشن پرشاد بہادر وزیر افواج سرکار عالی

حاصل ترجمہ شعر

دیکھکر یہ حالی پیا سونکی امیدین ہوگئین		بدلیان وہ کہلاکے صورت وہ امین

سلطان کے جانیکے بعد اعیان مملکت کا نکلنا اور تیمور سے امن چاہنا

جب اعیان مملکت کو اُنکے خیالی امور نے دہوکا دیا او
سمجھ گئے کہ ہلاکی کا وقت آگیا شہر کے روساء اور بڑے آدمی ا
سر برآوردہ لوگ جمع ہوے جنکی تفصیل یہ ہے۔

قاضی القضاۃ محی الدین محمود بن العز الحنفی۔

قاضی القضاۃ شہاب الدین بن محی الدین محمود۔

قاضی القضاۃ تقی الدین ابراہیم بن مفلح حنبلی۔

قاضی القضاۃ شمس الدین بن محمد حنبلی نابلسی (نابلس ایک بلدہ ہی)

قاضی ناصر الدین محمد بن ابی الطیب محکمہ راز کے میر منشی۔

قاضی شہاب الدین احمد بن الشہید وزیر۔ اور منصب وزارت کو
اسوقت فی الجملہ تفاخر تہا۔

قاضی شہاب الدین جباتی شافعی (جبیت مضافات نابلس سے)

قاضی شہاب الدین ابراہیم بن قوشتہ حنفی۔

اور قاضی شافعی علاء الدین ابی البقا سلطان کے ہمراہ مفرور ہوا۔

مولوی محمد حبیب الرحمٰن



حشمتی سے آفتاب بلند خراماں شعرای ابر شگفتن پرند

مثال دولت پیروزی کی شاہ تیغ صبح گاہ

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۹ ہجری

اعلیٰحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جس میں نظم و نثر کے
اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہوا کرینگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہیں حسب ارشاد
مہاراجہ مجتشم الیہ زیرنگرانی رائے ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد محلہ پیشکاری سے
شائع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ ماہ ہلالی کو شائع ہوگا کل حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہیں اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امراے عظام سے . . . . عہ

(۲) پبلک سے . . . . . ۲ ؎

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ۔ ۴ ؎

ف ۱ - جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف ۲ - نا پسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پیشی علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیے



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر ۱، جلد ۵

بقیہ وید

(سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر ۱۲ جلد ۳)

پرشا سکتا ہین سب سے زیادہ قابل غور امر یہ ہے کہ گو پرشا کو مخلوق فانی تا مالک اعلیٰ قرار دیا ہے لیکن اسکی قربانی بھی کیجاتی ہے۔ اسکی نسبت ڈاکٹر میور کی راے ہے کہ (یہ بھجن غالباً اسوقت تصنیف کیا گیا تھا جب قربانی کرنے کی کارروائی اعلیٰ ترقی پر پہنچ گئی اور اُس زمانے مین سمجھا جاتا تھا کہ اس قربانی سے بڑا پھل حاصل ہوتا ہے اور بڑا بھیداسمین ہے۔ اس رسم متبرک کی اجزای مختلف کے انواع و اقسام کے قول شارح اور اُنکی نسبت تاویلات متعددہین اتم کلامہ اتھرویدکے بعض بھجنونمین خداے برحق کو اسکمبھا کے نام سے نامزد کیا ہے اسکمبھا کے معنی امداد کے ہین۔ کون امداد۔ وہ جس سے مدد ہوے جیسے کھمبے سے چھت کو مدد ملتی ہے بانس سے چھپر کو الخ۔ پس اسکمبھا کے معنی خدا ہوا

کل قوانین قدرت کے اصول پر غور و تعمق سے رشی علما نگاہ ژرف ڈالتے تھے اور اصل اصول سب کا انہون نے اپنی تخیلات ذہنی کو قرار دیا تہا جسکے وزیعے سے وہ قانون قدرت کی اسباب نہانی کو سمجہ لیتے تھے اور اُنکے رموز کو پہچان لیتے تھے ۔

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

یہ صحیح ہے مگر ان رشیون نے کنہ بیچون سبحان کی ماہیت کے دریافت کرنے مین جان لڑادی تھی ۔ وہ سمجہ گئے تھے کہ یہ کل قوانین قدرت بالفعل کل قوانین کو مثل ذات جناب باری وہ مانتے تھے جو صناع بے چون اور قادر مطلق ہے ۔ لم یلد ولم یولد قہار و جبار و ارحم الراحمین ۔ کل اجزاے ذات پروردگار کا ملکر مختلف نام ہوے ہین مثلاً وسوکرما ۔ پرجاپتی ۔ پرمشٹہو یعنی اسکمبہا ۔ گو ظاہر انکی نام بادی النظر مین معلوم ہوتے ہین لیکن اصل مین علماے علم مقدس وید ان سب کو ایک پروردگار سمجہتے تھے ۔ وہ اصل فرع اور یہ سب جزو ۔

اس وید کے شارح نے تین حصص پر تمام کائنات کو منقسم کیا ہے ۔ کرہ ارض ۔ کائنات الجو

یہ معلوم ہوتے ہین کہ تمام دنیا کی کل چیزون کا مدد دینے والا پشتیبان خواہ وہ مذہبی ہون خواہ طبیعی خواہ مادّی وغیرہ وغیرہ۔ ان سبکو اگر دیوار قرار دین تو یہ اُن سب کا پشتیبان قرار دیا جائے۔

اس سے ہمارے ناظرین پر روشن ہو گا کہ اہل آریا کے دل مین جناب باری اور اُسکے صفات لاتعد کا کیسا اعلیٰ وبرتر خیال ہے اور جو چھوٹی چھوٹی باتین اور عجیب وغریب قدرتی واقعات اللہ کی صنعت کاملہ کا نقش انسان کے دلون پر منقوش ہوتا ہے اُنکا اثر آریہ لوگون پر زیادہ پڑتا ہے اور جو جو امور وہ اسطرح کے دیکھتے اور مشاہدہ کرتے تھے اُسنسے بڑے بڑے نتائج پیدا کرتے تھے۔ وید مقدس کے بھجنون سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے آبا واجداد قدرت کے لاکھون جلوے کی ماہیت سے اپنے خلاق کو پہچان لیتے تھے۔

وید کے علما رشیون نے کل قوانین قدرت کے اصول کو ایسا حاوی کر لیا تھا کہ وہ اصول محوی ہو گئے تھے اور ارباب حجت یعنی علماے علم منطق خوب جانتے ہین کہ محوی اپنے حاوی سے صغیر ہوتا ہے اور حاوی کبیر۔

آلۃ قانونیۃ تعصم مراعاتھا الذہن عن الخطا فی الفکر۔

اور قاضی قضاۃ مالکی برہان الدین شاذلی (شاذلہ مغرب کا ایک قریہ ہے صوبہ اسکندریہ سے) یہ قاضی برہان الدین مالکی شہید کئے گئے جیسا اوپر بیان کیا گیا۔

یہ سب موجودین مذکورہ باتفاق راے مدینے سے نکلے اور تیمور سے امن طلب کی۔

فصل

جب سلطان نے اپنے مرکب عساکر کا لنگر اٹھایا بحر عساکر تیموریہ میں قاضی القضاۃ ولی الدین بن خلدون جا پڑا۔

یہ اعیان سلطانی سے سرآوردہ تھا اور سلطان کے ساتھ آیا تھا۔

جب سلطان بھاگا اور قوت کا ہاتھ شانہ سے اُتر گیا یہ غافل تھا کہ یکایک جال میں پھنس گیا۔ مدرسۂ عادلیہ کو آرہا تھا (مدرسۂ عادلیہ عادل شاہ کی طرف منسوب ہے) کہ اعیان سلطان اسکی طرف بابر نجمے ہوے اور پھر اس واقعۂ جنگ کی تدبیر میں متفق الفکر ہوگئے اور اپنے اختیارات سب نے اسکو دیدئے اب ابن خلدون سے اسکے سوا کچھ بن نہ پڑا کہ اُنکے ساتھ ہو۔

اور آسمان۔

باقی آئندہ

کشن پرشاد عفی عنہٗ

بعض بوجہ عفت دست کش رہے بعضے باتوں میں مشغول ہو گئے
بعضون نے ہاتھ بڑھایا اور کھانا شروع کیا نہ کھانے سے بزدلی
کی نہ انکار کیا۔

تیمور نے کھانے کا حکم دیا اور بآواز بلند یہ شعر پڑھا۔

ترجمہ شعر

کھاؤ گر زندہ رہے تو کہنا اپنی اہل سے		اور مر تو سیر ہو پہنچے سامنے اللہ کے

قاضی ولی الدین بھی کھانے والون مین تھے۔ اس تمام
واقعہ کو تیمور کن انکھیون سے دیکھتا تھا اور تیمور گربہ چشم چوری سے
آنکھ ڈالتا تھا اور ابن خلدون بھی گوشۂ چشم تیمور کی طرف اٹھاتا
اور جب تیمور دیکھتا تو سر جھکا لیتا اور جسوقت تیمور منہ پھیرتا
پھر دیکھتا۔

پھر ابن خلدون نے بآواز بلند کہا اے مولینا امیر شکر خدا
کہ مین سلاطین وقت کی حضوری سے شرف اندوز ہوا اور مین نے
تاریخی آب حیات سے وہ وقائع جو بھولے بسرے ہونے سے
مثل اموات ہو گئے تھے زندہ کئے ملوک عرب سے فلان فلان
بادشاہون کو دیکھا اور ایسے ایسے جلیل القدر سلاطین کی خدمت
مین حاضر ہوا اور مشرق سے مغرب تک کی سیر کی اور ہر جگہ کے

ابن خلدون مالکی المذہب مغاربة کی ہی شکل اصلی الدینیہ تھا

ابن خلدون نے ایک ہلکا سا عمامہ زیب سر کیا او
نادر ہیئت مین ایک باران کوٹ پہلو دار جسکے کنارے اندھیری
شب کی تیرگی سے مشابہ تھی پہنا۔ ان اعیان نے اسکو آگے
کیا اور سب رضامند ہوگئے کہ جو کچھ بڑا اسپر لکھے یا جو کچھ
کرے ہمکو منظور ہی۔

جب یہ لوگ تیمور کے سامنے گئے دیر تک خاموش لرزان
وترسان کھڑے رہے تھوڑے عرصہ کے بعد بیٹھنے کا حکم دیا
کہ دل ٹھہر جاوے پھر تیمور بکشادہ پیشانی ہنستا ہوا ہر ایک شخص
کو نظر غائر سے دیکھتا تھا اور اُنکے اقوال و افعال کو عقل کی
سلائی سے جانچتا تھا جب تیمور نے ابن خلدون کی وضع الگ
دیکھی کہا یہ شخص یہان کا نہین ہے یہ سنکر ابن خلدون کو گفتگو کی
جرأت ہوئی اور زبان کھولی ہم بہت قریب ابن خلدون نے
جو کہا بتلائینگے۔

اب بساط سخن اُٹھا دیا اور دسترخوان طعام بچھایا بہت سے
اُبلے ہوے گوشت کے مچھے اور ہر شخص کے سامنے جو جس
چیز کے لائق تہا رکھا۔

گرفتار کیا اور تیمور کے سامنے لائے اسوقت قاضی صدرالدین
کے سر پر عمامہ ایک برج کا برج تھا اور آستینین مثل خرجیون کے
لٹکتی تھین یہ حضرت بلا اجازت امیر صفوف کو چیرتے ہوے سب سے
اوپر بیٹھ گئے یہ دیکھتے ہی تیمور بہبک گیا اور مجلس مین شعلے اُٹھنے لگے
اور گلے کی رگین پھول گئین بہت کچھ چیخا چلایا اور اردلی کو حکم دیا
کہ ہان یہ کہتا تہا کہ کتے کی طرح کھینچا اور کپڑون کے ٹکڑے
اُڑا دئے اور گالی گلوچ لات گھونسے سے خبر لی پھر تیمور نے
حکم دیا کہ سخت قید مین رکھا جاے اور تشدد کیا جاے اب
اِس طرح نکالا گیا کہ وہان سوا اللہ کے کوئی اُسکا بچانے والا
نہین ہے۔

پھر تیمور اپنے جور وظلم کی طرف متوجہ ہوا اور ان اعیان
موجودین کو خلعت فاخرہ سے مشرف کیا اور بڑی عزت سے
اپنے پاس رکھا پھر انکو بہت آرام اور آسائش سے بشرح صدر
رخصت کیا مگر دل مین وہی شرور و فسادات تھے کہ جسپر تیمور
مجبول تھا اور یہ لوگ حیران تھے۔

ترجمہ شعر مصنف

ایک یہ میزبان نے جسکو رکھا تھا اُٹھا		بعد چندی وہی ہدیہ پھر کھلایا اسکو

امرا اور اُنکے نائبون سے ملا جلا مگر خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے زمانہ زلیست کو دراز کیا اور مجکو آجتک زندہ رکھا یہانتک کہ مین نے اُس بادشاہ کو دیکھا کہ فی الحقیقتہ بادشاہ ہے اور طریقہ سلطنت کا چلانے والا۔اے بادشاہ اگر سلاطین کا کہانا اس غرض سے کہایا جاتا ہی کہ ہلاکی اور تلف سے بچاے تو امیر کا کہانا بھی اسی لئے اور نیز بغرض حصول شرف کہایا گیا۔تیمور یہ سُنکر لہکنے لگا اور خوشی سے ہنس پڑا اور سب گروہ مین سے اُسی کی طرف متوجہ ہوگیا اور باتین کرنے لگا۔اور شاہان عرب کی خبرین اور وقائع سلطنت اور آثار پوچہنے شروع کئے ابن خلدون نے ایسے واقعات بیان کئے کہ تیمور کی عقل فراموش ہوگئی حالانکہ تیمور سیر ملوک اور امم گزشتہ کی واقفیت مین امام تہا اور فن تاریخ مین مشرق سے مغرب تک کے حالات کا عالم تہا۔

فصل

ایک روز یہ سب دربار تیموری مین حاضر تہے کہ یکایک قاضی صدرالدین مناوی قید ہوکر سامنے آیا۔

یہ سلطان کے ساتہ بہاگ گیا تہا دستہ فوج جو مفرورین کی تلاش مین پہرتا تہا اُسنے اُسکو بمقام میسلون (یہ ایک قریہ ہی)

وہ لوگ کہ جو نہایت ظالم اور بے رحم بدخلقی کی گود کے پلے
ہوئے اور ظلم تیموری کے دبستان سے دودھ پئے ہوئے تھے
پھر تیمور نے امن کی منادی کرادی اور اطمینان دلایا کہ کوئی کسی پر
ظلم و تعدی نہ کرے۔

بعض جغتائی سپاہیوں نے یہ حکم سنکر بھی دست تطاول دراز کیا
اور لوٹنے کو ہاتھ بڑھایا تیمور کو جسوقت اطلاع ہوئی فوراً حکم دیا
کہ سر شہر موقع پر انکو سولی دیجائے۔

چنانچہ چند سپاہیوں کے محلہ میں بزازوں کے سرے پر ان لوگوں کو
سولی دی گئی خلقت اس فعل سے خوش ہوگئی اور تیمور کی داد
سے امیدوار عدل و خیر ہوئی اور جو بازار و دروازہ شہر کا کھولدیا اور
اہل شہر نے شروع کیا کہ شہر کے چھوٹے بڑوں پر امر مدینہ کو نقصان
تاوان قائم کرتے تھے چنانچہ محلہ محلہ پر تقسیم کیا اور ہر قریب و غریب
کو باواز بلند کہا کہ خونبہا لینے کا موقع ہے فریادرسی کروا اور
دار قریب کو (جو ایک مکان مشہور تھا بلدہ میں) اس تاوان
کے جمع کرنے کو انتخاب کیا۔ اب لوگوں کو اس جال میں پھانسنے
لگے اور بعض پر مسلط ہوگئے۔ اور ضعفا نے اقویا کو شکار کرنا
شروع کیا یعنے شہر کے ہرن کتوں کو شکار کرنے لگے۔

اور تیمور نے انکو اور اُنکے متعلقین کو بدین شرط امن دی کہ سلطانی مال و اسباب اور امرا کے اثاث البیت اور گہوڑے گدہے گائے بیل۔ غلام۔ خادم سب بہیجدو ان اراکین نے حسب الحکم ظاہر و باطن جو کچھ ملا بہیجدیا۔

اور قلعہ مستعد تہا کہ حصار کیا جاے اور اُسکا نائب انہ دار تہا اُسنے قلعہ کو نہایت مضبوط کیا اور کامل سامان سے استوار بنایا اور اُسکا منتظر تہا کہ امداد سلطانی آئے یا رحمت ربانی سے کشود کار ہو۔

تیمور اول وہلہ مین نہ اُدہر متوجہ ہوا نہ اس بارہ مین کوئی مشورہ کیا بالکل غیر ملتفت رہا بلکہ مال و اسباب لدوا تا رہا جب یہ سب مال و متاع داخل خزانہ ہو گیا تو اُسکے بعد شہر کا نفیس نفیس اسباب اہنین اعیان کی امداد سے خالصہ کرنا شروع کیا اور اُسکے لئے اک دفتر قائم کیا اور لکہنے والے جو مفصل قلمبند کرتے تھے اور محاسب اور تخمین کرنے والے تخمین کرتے تھے اور تیمور نے یہ تمام کام اللہ داد کے سپرد کیا جو ارکان دولت سے معتمد علیہ تہا یہ شخص سیف الدین کا جسکا ذکر اوپر ابتداے کتاب مین گزرا ہے اخیافی بہائی ہے اور اسکے ہمراہ

حلال سمجھا وہ کافر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ فعل حرام باعانت
اہل شام تھا اگر وہ اسکو حلال سمجھتے تھے تو کافر تھے اور
اگر حلال نہیں جانتے تھے تو عاصی باغی اشر الناس تھے اور
یہ حاضرین سب ہم مذہب ہیں پچھلون کے تب اُن لوگون نے
بہت سے جواب دیے کسی نے رد کیا کسی نے پسند کیا
آخر الامر ناصر الدین منشی راز نے جواب دیا اور کیا اچھا اور
مشبع جواب دیا۔

اللہ ہمارے سردار امیر کی عمر دراز کرے میر النسب حضرت عمرؓ
اور حضرت عثمانؓ سے متصل ہے اور میرے جد اعلیٰ اپنے
زمانے کے سردار اور وہ لوگون سے تھے اور اہل حق اور
میدان صدق و راستی کے دلیر پہلوان اور ہمیشہ اُنکے افعال
اسپر مبنی تھے کہ ہر شے اپنے موقع پر ہونی چاہیئے زمانہ شہادت
سید الشہدا مین موجود تھے آپکے سر مبارک کو اُٹھایا اور
صاف کیا اور دھویا اور خوشبو لگائی اور بڑی عظمت سے
بوسہ دیا اور دفن کیا اور اسکو اپنے افضل اعمال سے گنتے تھے
اسی واسطے اے امیر اُنکی کنیت ابی الطیب مشہور ہوئی۔ اور
پھر تقدیر اے امیر وہ امت تھی جو گذر گئی اور غموم کے بادل تھے

اب یہ زمانہ ہے کہ فصل خریف مثل جیش لوٹی اور فصل شتا عساکر تیموری کی طرح عالم پر شوق آتش بڑہاتی ہوئی ٹوٹ پڑی -
تیمور قصر ابلق مین آیا وہانسے امیر تخاص کے مکان مین مقیم ہوا اور قصر ابلق کے گرانے کا حکم دیا کہ گرایا جائے اور جلا دیا جائے -
پہر تیمور کہڑکی سے بمعیت جماعت کثیر شہر مین داخل ہوا اور جامع مسجد بنی امیہ مین نماز جمعہ پڑھی - مذہب حنفیہ کے امام شوافع پر مقدم کیا اور قاضی القضاۃ محی الدین محمود نے خطبہ پڑہا -
پہر ایسے واقعات پیش آئے کہ جنکی تشریح طوالت بغیر نہین ہو سکتی - اور عبد الجبار نعمان خوارزمی معتزلی اور علماء شام مین خصوصاً قاضی القضاۃ تقی الدین ابراہیم بن مفلح حنبلی سے طرح طرح کے مناظرے اور مباحثے اور مناقشے اور رد و بدل ہوئے اور عبد الجبار گویا ترجمان تیموری تہا ان سب امورات اور مناقشات مین بزبان تیموری گفتگو کرتا تہا -

اُن مناظرات سے ایک حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور جو کچھ واقعات اُنمین پیش آئے -

اور امور یزید کسقدر زیادتی سے معمور تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کا قتل ہونا سراسر ظلم اور فسق تہا بلاشبہ اور جس نے

کی اور کہا درجہ علم کا درجہ نسب سے افضل ہے اور مرتبہ علم کا عند اللہ اور عند الناس اعلیٰ ہے۔ رذیل فاضل مقدم سمجھا جاتا ہے شریف جاہل سے اور گنہگار متوجہ الی اللہ اولی ہے امامت کے لئے سردار شریف سے اور اسکی دلیل واضح یہ ہے کہ صحابہ نے اجماع کیا امامت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر باوجود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور اجماع کیا کہ اعلم صحابہ مین حضرت ابوبکر ہین اور ثابت قدم اور اقدم فی الاسلام اور اس اجماع کی صحت پر فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجت قوی ہے وہ یہ کہ لا تجتمع امتی علی الضلالۃ یعنے میری امت گمراہی پہ کبھی جمع نہین ہو سکتی یہ کہکر قاضی شمس الدین نے کپڑے نکالنے شروع کئے اور گھنڈیان کہولین مگر کان ادہر لگے ہوے تھے کہ تیمور کیا جواب دیتا ہے پھر اپنی جان کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے روح روان تو جانتی ہے اور ساعت موت لاریب ایک روز پہنچنا ہے پھر اسکا آج اور کچھ ایام بعد پہنچنا برابر ہے اور شہید ہو کر مرنا افضل عبادت ہے۔ اور اچھا قول اُس شخص کے حق مین کہ موت کا قائل ہے وہ قول حق ہے کہ بمقابلہ ظالم بادشاہ کے کہا جاے تیمور نے پوچھا کہ یہ عمل کیا کرتا ہے۔ قاضی عبد الجبار نے عرض کیا کہ یا مولینا

جو کہل گئے اور جو تہا گزر گیا فتنے تھے بچا یا ہمکو اللہ نے جب بچا
اور ہماری تلواروں کو اُن خونوں سے پاک رکھا اسوقت
ہمارا اعتقاد وہ ہے جو اہل سُنت وجماعت کا جب تیمور نے
یہ سُنا کہا عجب ہے کہ ابی الطیب کنیت اسی وجہ سے ہوئی
ناصر الدین محمد نے کہا بیشک اسکی شہادت ہر قریب و بعید سے
مل سکتی ہے مین محمد بن عمر محمد بن ابی القاسم بن عبد المنعم
ابن محمد بن ابی الطیب العمری العثمانی ہون ۔

تیمور نے کہا یہ عذر قابل قبول ہے اے اچھے خاندان
کے اگر یہ ہوتا کہ بظاہر معذور رہون تجکو اپنی گردن اور مونڈہون
پر بٹہاتا لیکن یہ عنقریب تو دیکھے گا کہ مین تیری اور تیرے ساتھیوں کی
کسقدر تعظیم و تکریم کرتا ہون پھر تیمور نے انکو رخصت کیا اور نہایت
تعظیم و تکریم سے پیش آیا ۔

اُن سوالات سے ایک یہ تہا کہ کنایۃً وہ سوال کیا کہ جسکا انجام
قتل و عذاب ہی تیمور نے پوچھا کہ اعلیٰ رتبہ ذی نسب کا ہی یا ذی علم کا سبھون نے
سمجھ لیا کہ اس سوال سے کیا مطلب ہی مگر جواب سے سکوت کیا
اور ہر اک نے جان لیا کہ وقت آگیا ۔

قاضی شمس الدین نابلسی حنبلی نے جواب مین مبادرت

دواے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت ا
پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلئے بنظر آسانی رفاہ عا
احقر کے دواخانہ یونانی محلہ ببلیہ راجہ چندولال بیکنٹھ باشی وا
سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲۱۴ - عرصہ دراز سے یہ
ہوئی ہی سات پوڑی او دوا قیمت عـ۸ حالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ
ترکیب اُسکی کہدیجائیگی - طرفہ یہ ہی کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال
کرو صدہا مریض شفا پا چکے -

نرخ خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلیٰ درجہ کا تیار کیا گیا ہی جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی
بالکل جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہتا ہی بھورا پن نہین ہوتا جنکو منظور ہو
لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہی - فی نرخ عـ۳ - بوقت اخذ خضاب
ترکیب بتلائی جاویگی -

المشتہر
حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب مہاراجا یان راجہ کشن پرشاد بہادر
وزیر افواج سرکار عالی

امیر ہمارے لشکر کے فرقہ بنی اسرائیل کیطرح متفرق ہین اُمیہ
کہ جنہون نے نئی نئی باتین اختراع کین اور اپنے مذہب کے
کر دے اور دین کو متفرق کر دیا اور ہو گئے وہ فرقے فر
یہ امر ضروری ہے کہ مجالس امیر کی مباحث نقل کئے جاتے ہین ا
مباحث کے نتائج شریفہ دل لگتے ہوتے ہین تو نقل ہماے
پھر جب مین نے یہ بات کہی اور کسی ایسے شخص نے سنا جو تق
یا خصوصاً وہ شخص جو مدعی تولاے حضرت علی کرم اللہ وجہ
یا بسبب رفض یعنے انکار حضرت ابو بکر صدیق رافضی ہے اور اُ
جی مین میرا اعتقاد متیقن ہو گیا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میرا بچانے و
اسوقت کوئی نہین تو ایسا شخص ضرور مجھکو قتل کریگا علی رؤس الاشہا
اور مجھکو دن دہاڑے مار ڈالے گا اسواسطے یہ چاہا کہ خود دہی کیوں ا
نہ تیار ہو جاے اور احکام قضا کو شہادت پر ختم کر دے تیمور نے
یہ سنکر کہا کہ یہ شخص کسقدر گویا اور جری اور بے شرم ہے پھر حاضرین
کی طرف دیکھا اور حکم دیا کہ پھر ہمارے محل مین نہ گھسنے پائے ۔

فصل

قاضی عبد الجبار تیمور کا امام تھا اور ہمیشہ تیمور کے سامنے دربارۂ
خونریزی اہل اسلام گفتگو کرتا تھا۔ یہ شخص عالم۔ فاضل فقیہ کامل تھا

العظمۃ للہ

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۹ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر
کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی و مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و مدار المہام سرکار عالی ہین
حسب ارشاد مہاراجہ معظم الیہ زیر نگرانی رای ہیرالال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے
شایع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شائع ہوگا کل
حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب
مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور
نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

۱۔ امراے عظام سے ۔ ۔ ۔ عـہ

۲۔ پبلک سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ے

۳۔ باہر والون سے اسکے علاوہ محصولڈاک ۔ سہ

ف۱۔ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائنگے
اُنکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی ۔

ف۲۔ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس ۔

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام
راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر
پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی
چاہیے



تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر ۲، جلد ۵

بقیہ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے ویدبۂ آصفی نمبر ۱، جلد ۵،

اس دیباچہ کے مصنف والا تبار نے اس امر کے ثبوت میں کہ وید مقدس کے اصل اصول خاصکر برہما دوتی اونا ستی پر جسکو گویا وید کی بسم اللہ سمجھنا چاہئے مبنی ہے۔ اسکو برہما دوتی اوناستی کے معنی یہ ہین کہ برہما ایک ہے دوتی اوناستی یعنے دوسرا۔

مطلب یہ ہے کہ واحد ہے اگر کوئی اسکے خلاف کہے اور دو خدا قرار دے تو وہ مشرک اور زندیق ہے اسکے مزید اثبات کے لئے مصنف موصوف نے دو طریقے اختیار کئے ہین۔
[ا]ول تو وہ تمام کائنات کو دو قسمون پر تقسیم کرتے ہین یعنے زمین ج[ما]نات الجو اور دیا پیر سیتر ان سب کا ایک نام کہا ہے اور پھر

اسکے نام بھی علحدہ علحدہ موزون کئے گئے ہین اور انکی تعریف مین
رچا ہین بھی مختلف ہین سورج یا یعنے کرہ شمس کل مخلوقات کی روح ہے
اب ہم ناظرین کو اس طرف متوجہ کرتے ہین کہ وید کے رشیونکے
خیالات دربارہ خدا اور قدرت واجب الوجود کی نسبت کیا تھے سب سے
پہلے اور سب سے ضروری خیالات یہ ہین کہ انسان کو پوجا پاٹ
کرنی چاہئے اور اپنے پرمیشر سے دعا مانگنی چاہئے

تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب
دعائے کند من کنم مستجاب

الہیات کی تحقیق مین بہت زور دیا ہے اور اسکو فلاح و سعادت
انسانی کی حقیقت کا نقطۂ اول قرار دیا ہی اس زمانے مین بھی
[illegible] الہیات کا آفتاب نصف النہار پر ہے تاہم اور
دنیا [illegible] کی روح سمجھتے ہین اور وہ مذہبی آدمی نہین سمجھا جاتا
[illegible] ہم خدا کی پرستش کیون کرتے ہین اسلئے
کہ ہم محتاج ہین اور بغیر حاجت برار ہم دعا کیون مانگتے ہین اسسبب سے
کہ اس سے ہمارا خدا ہمپر رحم کرتا ہے اور ہماری دعا قبول کرتا ہی
اور ہمکو صرف حاجت روائی دیتا ہی جس سے انجاح مرام ہوتا ہے
اور حل مشکلات ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ ہمنے منہ مانگی مراد پائی

جاپتی کو ان سب کا لُب لباب قرار دیا ہے۔ لفظ روم و یا
کا لب لباب ہی اور ان سب اقسام کا خلاصہ اور ست جو اُ
متعلق ہین یعنے جسطرح روم اور ویا ہر تیز لازم ملزوم ہین اسیطرح
جاپتی کے لفظ مین کرۂ باد کا انتہائی مقام اور کائنات الجو اور
کرۂ ارض شامل ہین۔

دوسرا ڈہرا جو اُنہون نے اس ڈہرے کے بعد اختیار کیا ہے
وہ یہ ہے کہ کرۂ شمس کو وہ تمام عالم کی روح سمجھتے ہین اور یہی یونا
کہ تمام دنیا اگر قالب ہے تو نظام شمسی روح ہے اور کل باقی دیوتا
اُسی کے جزو ہین اور کلام ربانی ہنود کے مندرجۂ ذیل فقرے کو
اپنے معقولے کی دلیل کی بنیاد گردانتا ہے۔

تین دیوتاؤن کے تین محل استقامت ہین یعنے کرۂ ارض،
کائنات الجو اور آسمان۔ اُنکے نام مختلف نام یہ ہین اگنی یعنے
کرۂ آتش۔ دایو یعنے کرۂ باد سوریا یعنے کرۂ شمس اور یہی
وِچہر تیز ہین اور مع شمول پرجاپتی کے ادھم ہوا۔ کل دیوتاؤن
اور قادر مطلق اور برہما۔ انکے بعد اور جو ہین وہ مختلف کرون
مین رہتے ہین اور انہین کے جزو ہین۔ یہ کل ہین وہ جزو۔ یہ
اصول وہ فروع۔ چونکہ انکی خاصیتین مختلف ہین لہذا اُن خاصیتونکے مطابق

بحث میں طاق محقق اصول دان مجادلہ کرنے والا باریک بین

اسکا باپ لقمان سمرقند میں اپنے زمانہ کا جزئیات فقہ میں بڑا

ماہر تھا اسی لئے اسکو لقمان ثانی کہتے تھے۔ (کیونکہ امام ابوحنیفہؒ

کا نام بھی لقمان تھا وہ لقمان اول تھے یہ لقمان ثانی) یہ رویت باری

کا بہ یوم قیامت قائل نہ تھا اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اسکی آنکھیں

لے لیں علماء ماوراء النہر اس زمانہ کے اکثر فروع فقہیہ اور مسائل

شرعیہ میں شاگرد رہے تھے کیونکہ اہل سنت اور معتزلیوں میں باعتبار فروع

کے کچھ فرق نہیں البتہ چند اصول میں معتزلی گمراہ ہو گئے ہیں۔

فصل

استخلاص اموال میں شامیوں میں کا ہر ظالم جفا کار سخت دل

صدمہ رسان کافر نعمت جیسے صدقہ بن حاربی (حارب ایک

موضع ہے مضافات شام میں) اور ابن محدث اور عبدالملک

بن تکریتی (تکریت ایک قلعہ مشہور ہے) اور ان جیسے اس

زمانہ کے ظالم اور اپنا، وقت اکابر و اعیان شہر کے ساتھ

جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے شامل ہو گئے اور وہاں کے ذی عزت

رہنے والے کسیطرح تخلف اور اک لحظہ بھر تاخیر اہل دفتر

اور محاسبین اور معتمدین ضوابطہ اور منشیان خزینہ سے نہیں

اور اسنے ہماری نزار نالی سن لئے جو ہمارا محسن ہے اسکا شکریہ و شکر ادا
کرنا ہمارا فرض اور ہماری سعادت ہی کہ اسنے ہماری دعا مین برکت دی۔ ہان
خواہشین اور دعائین اور منتونکے دو طریقے ہین بعض دنیا دار مانگتے ہین
کہ ہی پرمیشیر زکال جوتی سروپ تو دنیائی لذتون سے دور رشتہ ہوار
سے ہمارے جیب و دامن کو مالا مال کردے اور ہمارا کاسہ گدائی دعا
شرف قبول سے بہردے ٭

یارب تو چنان کن کہ پریشان نشوم — محتاج برادران و خویشان نشوم
بے منت مخلوق مرا روزی دہ — تا از در تو بر در ایشان نشوم

اور بعض لوگ دنیا دی لذات و ہوا و ہوس سے قطع نظر کرکے یہ دعا
مانگتے ہین کہ یا باریتعالیٰ تو ایسا کر کہ اس دنیا سے دون کے پہندے
اور طمع اور لالچ سے اجتناب کرین ٭

دنیا طلبا چہ گومیت رنجورے — عقبیٰ طلبا چہ گومیت مزدورے
مولیٰ طلبا کہ یاد مولیٰ داری — در ہر دو جہان مظفر و منصورے

گر در خانہ کس است یک حرف بس است

شاد عفی عنہ

جو قلعہ سے بلند ہو تا کہ دمدمہ اُسکو مسمار کرین -

بتعمیل حکم تیموری تختے اور لکڑیان جمع کین اور اُنپر پتہر اور مٹی ڈالکر

خوب کوٹا اور بجہت شام اور غرب مین دمدمہ بنایا -

پہر تیموری لوگ اُسپر چڑہے اور ضرب وطعن سے چہیڑ چہاڑ

شروع کی -

امیر تیمور نے اپنے امرا کبار سے جہان شاہ کو قلعہ کی افسری

تفویض کی اُسنے بندوبست کیا اور منجنیق لگائے اور راستے [illegible]

سہارے نیچے کہود کر لگائے قلعہ مین ایک جماعت [illegible]

کی تہی اُنمین افسر شہاب الدین زرہ کاش دمشقی اور

شہاب الدین احمد زرد کاش حلبی ان دونون نے

لشکر تیموری پر بلا نازل کی جب یہ لوگ پلٹکر اپنے میدان مین آتے

ہین تو لشکر تیموری پر آتش زدگی اور توپین اور بندوقون سے

وہ آفت بپا کرتے ہین کہ بہت لوگ ہلاک ہوتے ہین لیکن [illegible]

بجا لشکر تیمور نے مثل سیل عرم کے قلعہ کو گہیر لیا اور تیر اندازونکی

بدلیون نے تیرون کا منہ برسایا اور حرب وطعن کی بجلی کڑکنے لگی

اور قلعہ پر عذاب اوپر نیچے داہنے بائین سے آنے لگا حتی کہ اہل

قلعہ کے ہاتہ تہک گئے لاچار امن طلب کی اور بلا انتظار [illegible]

کر سکتے تھے - انہین خواجہ مسعود سمنانی اور مولینا عمر و تاج الدین سلمانی
یہ سب دار ذہب ہین تھے اور اللہ داد داخل باب ابن مشکور
کے گھر مین اُترا -

اب یہ نوبت ہو گئی کہ جس کسیکو کسی سے کچھ بغض و حسد کینہ و شمنی
تھی وہ اِن ظالمون سخت مزاج سنگدلون سے اپنے بھائیو نکی
مخبری کرتا یہ محافظین دوزخ کی طرح جیسا کہ شاعر نے بیان کیا ہے
بلا دریافت دلیل و حجت و شہادت مستعد ہو جاتے -

ترجمہ شعر

جو کوئی بھائی بلائے مدد کو آفتمین	تو مستغیث سی تصدیق کے نہین خوہان

بلکہ ذرا سے اشارہ اور ادنی تحریک سے یہ ظالم اس کے عذاب کے جو دیتے
عذاب سکا ایسے اونچے اونچے محل بناتے ہین کہ پہاڑون سے
باتین کرین اور بانجھے سمانی پر فلک عذاب سے سزا کا وہ مینہ برساتے ہین
کہ جنکے ساتھ تکالیف کے رعد کڑکتے ہین اور بلا کی بجلیان
چمکتی ہین -

فصل

پھر تیمور اسی مدت مین قلعہ کی طرف متوجہ ہوا اور سامان مہیا کرنے لگا
ور جسے حکم دیا آسکے سامنے ایک دمدمہ بنایا جاوے

اور مرنے والے مرگئے اور بھاگنے والے بھاگ گئے او
لوتبغا اور عمر برابر قیدر ہے ۔

جب تیمور شام مین آیا اور تیمون کے اموال پر ظلم و تعدی
حکم جاری کئے متولیان بلا دنے جو جسکی سمجھ مین آیا وہ کرنا شرو
کیا بعضون نے مکانون کو استوار کیا بعضون نے کمین گاہون
آراستگی کی ایک گروہ لڑنے پر آمادہ ہوگیا ایک جماعت بھاگنے
مستعد ہوگئی کسی نے مسالمت کی اور وہین ٹھیرے رہے اور
ھدایا تیمور کے پاس بھیجے اور تیمور سے صلح کی اور علاء الدین اسی
فکر مین رہا کہ لوتبغا اور عمر کو چھڑائے اور جسطرح ہو سکے
بلدہ کو بچائے ۔

علاء الدین دوادار ی نہایت ہوشیار آدمی تھا اور عقلاء کا
مذاق اُسکی طبیعت مین تھا اسنے اپنی عقل مصیب سے مشورہ لیا
اور جواب طلب کیا تب عقل نے کہا کہ تیمور سے مالی مدارات کیجے
اور بھاگنے اور چھپنے کا خیال چھوڑ دے اور واقعی سچ بات
تھی کہ مدارات آبرو کا پردہ ہے ۔

علاء الدین بہت مالدار تھا اسنے کہا کہ مین نے زرہ زر و دینار
اور سفید درا ہم اسی واسطے جمع کئے کہ تیر گی بخت مین کام آوین

قلعہ سے اوتر آئے اور یہ تمام واقعات اخیر ربیع الثانی سے رجب تک ہو گئے۔

قلعے سے کچھ حس و حرکت ہوتی تھی البتہ بعد محاصرہ ۴۳ دن کے یہ محاربہ ہوا۔

اور ارباب قلعہ نے اس مدت مین اہل صنایع اور کاریگرون کو جمع کرکے ایک قبا ریشم اور سونے کے تارون سے بنکر تیار کرائی جسمین سلائی نہ تھی اور بڑی نادر چیز تھی اور باب صغیر کے مقابر مین زوجات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو قبے برابر بنائے اور حبشی غلامونکی ایک جماعت تیار کرکے پیش کی۔

بعض عقلا کا بخوف جان اور بغرض حفاظت مال اشیا نفیس کا پیش کرنا موضع صفد مین وہین کا ایک تاجر تہا تجار مین سربر آوردہ علاو الدین عم اوسکو دوادار کہتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلطان نے کسی مت کی جلد مین اسکو حاجب محلات بنایا تہا جب نائب حلب کو چلے گئے اور قاعدہ یہ تہا کہ نائب کی غیر موجودگی مین حاجب الحجاج ب ہوتا تہا تو بعد جانے توبغا عثمانی کے علاو الدین حاجب حارج ہوئے۔

طوفان مین جتنے نائب گئے تھے غرق ہو گئے عثمانی ابن الطحان

اُسکو روکا جاے اور سزا دیجائے او رمشتہر کیا جائے او ر
علاء الدین کا یہ رتبہ ہو گیا کہ جو تیمور سے طلب کرتا تو تیمور زیادہ
بھیجتا اور جب تیمور طلب سے زیادہ بھیجتا تو علاء الدین نہایت خوش
ہوتا چنانچہ تیمور نے علاء الدین کے لئے پیاز کے گٹھے بھیجے کیونکہ
شام مین نہین ہے چہ جاے صفد مین مین گٹھے پیازون سے
تھے سب بھیجدئے یہ خدا کا فضل تھا کہ تیمور کو علاء الدین سے
محبت ہو گئی اور اُسکی علحدگی گوارہ نہ تھی اور تیمور نے مضمون اشعار
ذیل علاء الدین سے کہا ۔

ترجمہ اشعار

وقت کو تو نے بچایا کسطرح تجھ سے ہوتے شام مین گر اور بھی	بچ رہا تو مال دیکھا اسے اے شہر دیکھتے ہرگز نہ دو پہر دو سے شہر

لشکر تیمور کے لوگ بلدہ مین جا کر بیع و شرا کرتے تا ہم شہر الوسکی
معاملہ دوستی کا بنا رہا یہانتک کہ تیمور نے دمشق سے کوچ کیا ۔
جب شام سے ابر ظلم تیموری ہٹ گیا اور سیر کی رسی میدان سفر
مین دراز ہو گئی علاء الدین دوا داری نے عقب مین اس شہر
معضوب کے ایک قاصد کو معہ تحائف بے بہا و ہدایا سے عمدہ
روانہ کیا اور ایک گذارش لکھی کہ جسکے فقرے برجستہ معانی چیدہ الفاظ

یہ خیال کر کے تیمور سے حاضری کے لئے اجازت طلب کی اور یہ
ارادہ کیا کہ اول ملاقات مین کچھ گابھن اونٹنیین نذر کیجئے اس امر کا ایسا
خوبصورت علاج شروع کیا جیسا کوئی طبیب حاذق کسی مریض کا مبادرت
کی مصالحت مین اور تھوک نگلنا دشوار ہو گیا شعر کہنے سے پہلے
در مثل ہے ایک شاعر کے باپ نے شعر کہنے سے منع کیا تو وہ شاعر
اس غم مین بیمار ہو گیا اور مرنے کے قریب ہو گیا تو باپ کو رحم آیا اور
شعر کہنے کی اجازت دی اور کہا کہ جو تیرے جی مین آئے کہہ تب
اُس شاعر نے باپ سے کہا کہ اب تھوک کا نگلنا مانع ہو گیا شعر کہنے سے)
تیمور کے پاس مختلف اجناس کے بڑے لمبے چوڑے ہدئیے بھیجے
اور استمالت شروع کی اور حکم کا خواہشمند رہا پھر بعد مین پہلے سے دوچند
ہدایا بھیجے تیمور اُسکی اِس کارروائی سے نہایت خوش ہوا اور بہت کچھ
رتبہ اور منزلت عطا کی اور فرمان امن لکھکر بھیجدیا اور لکھا کہ علاء الدین
اور اُسکے شہر والون نے ہمسے عمدگی سے مدارات کی چاہئیے کہ اُنکے
دل سے خوف نکلجائے اور اُنکے چھوٹے بڑے مطمئن ہو جائین اور
مانوس ہو جائین اور اُنکی دہشت جاتی رہے باینطور کہ وہ بیع و شرا کرین
اور معاملات مین عساکر سے مصالحت رکھین اور اگر کوئی ہمارے
لشکر سے دست درازی کرے اگرچہ وہ بھائی ہو یا ہماری ولاد سے ہو

بھلائی نہ خدا کے یہان ضایع ہوتی ہے نہ انسانون مین تیمور کا دل اس عرضداشت پر نرم ہوگیا اگرچہ لوہے سے زیادہ سخت تھا اور سختی جو اسکے مزاج مین تھی کم ہوگئی۔

تیمور نے دونون کو بلایا اور خلعت سے مشرف کیا اور بہت احسان کیا اور کہا کہ تمھارے حق مین علاء الدین نے سفارش کی پھر تیمور نے عثمانی کو دو گھوڑے اور عمر بن طحان کو ایک گھوڑا سرفراز کیا پھر ایک دستہ فوج کا ساتھ کیا تو ہر اک اپنے موقع پر پہونچگیا عثمانی صفد مین آگیا اور عمر طحان غزہ مین گیا۔

فصل

پھر جب تیمور کے جی مین آیا کہ قلعہ لینا چاہئے تو پلٹا اور قلعہ مین سے نفیس مال طرح طرح کے عذاب اور تکالیف سے نکالا۔

بیان اُس خط کا جو لسفارت بھیجی تیمور کے پاس بعد بھاگ جانیکے سلطان نے بھیجا

سلطان جب بھاگا تو ایک خط تیمور کو لکھا جو باعث افسردگی طبع ہوا اُسکا مضمون یہ تھا۔

اے تیمور یہ گمان نہ کر کہ ہم تجھسے گھبرا گئے اور بھاگ گئے

تضرع خضوع اور تضرع اور عاجزی سے بولتے ہوئے اور مضامین
دلگداز کے سننے سے رونگٹا کھڑا ہو جائے اور لوہا اور پتھر پگھل جائے
اور خشک مزاج طبیعتوں مین اسطرح اثر کرے کہ پانی لکڑی مین او
دربارہ عثمانی اور ابن طحان مرحمت کا خواستکار ہوا اور عرض
کیا کہ اب انکی پیشانی کے بال کہ علامت غلامی ہے ازادی کی
مقراض سے کاٹ دے جائین اور اُنسے درگزر کیجائے اس
شکر مین کہ وہ قید ہو گئے اور وہ اس رتبہ کے نہین ہین کہ قید مین
رکھے جائین کیونکہ تمام بادشاہ تمنا کرتے ہین کہ ہم بچونکی طرح انکو بخش
تیموری مین آجائین آئندہ راے عالی اعالی ہے اور پابندی اُن
قواعد کی کہ پیش نظر ہین اولی ہے ۔

تیمور حبیب مضمون عرضداشت پر مین اول اسے آخرہ مطلع ہوا اور
ہدایا اور تحفجات کا ملاحظہ کیا اور سابق ہدیات و عطیات اور اسپنے
برتاو پر غور کی اور ہمیشہ بھلائی کا اثر ہوتا ہے اور بھلائی کا ابتدا کرنیوالا
آبرو ہوتا ہے اور برائی سدا خطا ہے اور بربادی بانظلم اظلم ہے ۔

ترجمہ شعر مصنف

بید کر بھلائی کی محسن اگر ہے تو	کہ کا نکر برائی سے گر تو برا نہین

جو شخص بھلائی کرتا ہے کبھی اُسکے صلہ سے محروم نہین ہوتا اور

ان مضامین لاطائل کے عوض اور ان مطالب ہذیانی کے بدلے کہ جنکو کان سننا نہین چاہتے استمالت آمیز فقرے کہ مثل پانی کے آتش غضب تیموری کو بجھاتے لکھتا اور کچھ تحائف و ہدایا بھیجکر نادمانہ اور معذرانہ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرتا تو بہتر ہوتا اور ممکن تہا کہ آتش غضب تیموری فرو ہوتی اور غصے کے شعلون پہ پانی پڑ جاتا۔

چنانچہ سلطان نے بعد جلادینے دمشق اور اجاڑنے بصرہ کے ہدایا اور خادم اور شترگاو وغیرہ وغیرہ تحفجات بہیجے کہ جب تدارک غیر ممکن یعنہ شعر ذیل کا مضمون تہا۔

ترجمۂ شعر

انچہ دانا کند کند نادان		لیک بعد از ہزار رسوائی

اور جیسا کسی شاعر کا مصرعہ ہے۔

ترجمۂ مصرعہ

راضی ہوے وہ وصل پہ جب کام ہوگیا

فصل

بلیسق جسکو خط دیگر سلطان نے بہیجا تہا وہ کہتا ہے کہ جب مین تیمور کے سامنے گیا اور مضمون سفارت ادا کیا خط سلطانی

بلکہ ہمارے کسی قدر غلام سرکش اور غیر منقاد ہو گئے اور یہ سمجھا کہ جو باغی ہوا اُسنے نسل تیمور کے عروج پایا اور یہ خیال نہ کیا کہ جب چڑیا چیونٹے کو سیڑہی لگائی گرا اور اُنکی غرض یہ تھی کہ تیری طرح فساد کرین بلاد کو تباہ اور بندگان خدا کو برباد کرین اور یہ نہین سمجھتے کہ کانٹون مین گھسنے کا کام ہے ۔

اور یاد رہے کہ جب مرد آدمی کو کوئی دو بیماریان ایک وقت مین ہون تو وہ مرض شدید کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ہمنے دیکھا کہ تو دونون مین اہون ہے اور حقیر ہے لہذا ہمنے اپنے عزم کی باگ تجہ سے بے ادب کی گوشمالی سے پھیر دی اور سردست تیرے انتظام کی طرف توجہ نکی ۔ یاد رہے کہ ہم عنقریب تجہپر وہ حملہ کرینگے کہ بھبکا ہوا شیر اور تیرے اور تیرے لشکر کے دل کے ٹکڑون پر اپنے پیاسی نیزے اُتارینگے اور گہاس کی طرح تمکو کاٹ ڈالینگے اور بھس کیطرح روندینگے اور جنگ کی چکی تمکو آٹا بناکر رستون پر پھینک دیگی اور تیپر خلاصی کی راہین تنگ ہوجائینگی اور ایک دوسرے سے بچاؤ کی مدد مانگے گا ۔

سلطان نے اس خط مین ایسے بیہودہ مطالب اور خرافات مضامین لکھے کہ تیمور کے زخم دل پر نمک ہوکر لگے ۔ اگر سلطان

کہ برابر ہوگیا مکانات مسمار محلات خراب مین نے تیمور سے
آکر عرض کیا کہ دیکہا ۔

پہر تیمور نے کہا کہ تیرا بہیجنے والا اس قابل نہین کہ جواب
لکہا جاے زبانی کہدینا کہ مین آیا میرے شیر تیری دم مین
اپنے ناخن گاڑینگے تو مستعد ہورہ لڑنے کو یا بہاگنے کو اور
اپنی ہمت اور طاقت کے موافق خواہ لڑنے کو یا بہاگنے کو
سامان کرے پہر حکم دیا کہ اسکو نکال دو مین نے مصر کی طرف
پہر کے نہین دیکہا اور وہان سے گیند کی طرح روڑکا ۔

فصل

تیمور کی زنبیل طمع نفیس مالون سے معمور اور آستین نفیس
چیزون سے بہرپور ہوگئی (یہ عرب کا دستور ہے کہ عمدہ چیز کو
مثل سونے چاندی کے آستین مین رکہتے ہین) اور وہان کی
مالی اونٹنیون کے باکہو نسے سب دودہ تہوڑا تہوڑا کرکے نکال لیا
یہانتک کہ صافی سے صاف کرلیا یعنے کچہ نہ چہوڑا ۔

اب تیمور نے امرا کبار کی تعذیب کا حکم دیا ۔ انکو پانی اور
نمک اور راکہہ اور چونا پلایا جاتا تہا اور آگ سے چہرے کے
دئے جاتے تہے اب جو کچہ چہپا چہپایا انکے پاس تہا اسے

دیا اور وہ پڑہا گیا تیمور نے مجھ سے کہا کہ سچ بتا تیرا نام کیا۔
مین نے کہا بیسق تو تیمور نے کہا کہ اس لفظ کے جسکے نام ہوا
عیب لگتا ہے کیا معنی ہین۔ مین نے عرض کیا کہ مین نہین جانتا
تب تیمور نے کہا جو احمق اپنے نام کے معنی نہین جانتا وہ پیغام
کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔

اگر عادت سلاطین اور معمول بملوک یہ امر ہوتا کہ ایلچی کے ساتھ
بدعنوانی نہ کیجاے اور یہ ایسا قاعدہ مقرر ہے کہ آجتک اسی پر
عمل درآمد تمام سلاطین کا ہے اور مین بھی شاہان گذشتہ کے
قانون مقررہ سے عدول نہین کر سکتا تو مین تیرے ساتھہ وہ کرتا
کہ بھیجنے والے کے فعل کی پاداش ہوا ور تجھے اس جگہ پہونچاتا
جہان کا تو اہل ہے۔

اب تیرے ساتھہ کچھہ نہین اسکا بہگتان اسپر ہے جس نے تجھے بھیجا
اور اسپر بھی نہین کیونکہ اُسکے علم اور عقل کا منتہا یہین تک تھا۔ اسکے
اس فعل سے تصدیق شاعر کے مقولہ کی ہوگئی۔

ترجمہ شعر

دیتا ہے مرسل کی دانش کا پتا پیغامبر		با مجکو اور سو مجکو پہلے بنا پیغامبر

پھر تیمور نے مجکو حکم دیا کہ اپنے قلعہ کو دیکھو۔ مین جا کر کیا دیکھتا ہون

شرفا ذلیل ہوگئے بلا عام ہوگئی عقلین گم ہوش پران رنج وغم کا ہجوم
بخدا یہ ایک قیامت کا نمونہ تھا اسوقت نے علامات قیامت کو
ظاہر کردیا اور یہ لوٹ مار قریب تین دن کے رہی۔

فوج تیموری کا شہر کے نام ونشان مٹانیکو آگ لگانا

پھر جب تیمور کی فوج نے فساد وبیہودگی انتہا کو پہونچا دی اور
رُکے تب اُنہون نے فساد کے حج سے فراغت پاکر جیسے حجاج بعد
حج ناخن بناتے ہین اور ضروری امور کرتے ہین فسق وجدال اور
فحش شروع کیا اور طواف کعبہ کے بدلے امور منکر کے گرد پہرنے لگے
اور سعی بین الصفا والمروہ کے عوض منہیات شرعیہ مین سعی شروع
کی اور رمی جمرات کی جگہہ گھرونمین آگ دلون مین چنگاریان [illegible]
اور جیسے حجاج قربانی کرتے ہین اور طواف افاضہ کو آتے
ہین انہون نے ان مسلمانون کا جو محصور تھے خون بہایا اور جیسے
بوقت طواف بعض اشواط مین رمل کرتے ہین (شوط کعبہ کے
گرد ایک مرتبہ پہرنے کو کہتے ہین اور طواف مین سات مرتبہ
گرد پہرتے ہین رمل سینہ کو نکالکر پہرنا) انہون نے
آتش زدگی کے دورون مین سینہ نکالکر مستعدی ظاہر کی اور

نکالا جیسے کولھو میں ڈالکر زیت کا تیل نکال لیتے ہیں پھر لشکر کو لوٹ کا
حکم عام دیا اور نیز حکم دیا کہ غلام بنائیں آبرو ریزی کریں قتل معاف
آگ لگائیں جسکو چاہیں قید کریں ۔

حکم سنتے ہی لشکر تیموری کے فاسق و فاجر پل پڑے اور
ستاروں کی طرح لوٹ پڑے آبرو ریزی اور قید اور لوٹ
شروع کی اور اسطرح مسلمانوں اور اہل ذمہ پر حملہ کیا جیسے بھیڑیے
بھوکے ہوے دبلی بکریوں پر آ پڑتے ہیں اور وہ کام کئے کہ لائق
نہ تھے اور جنکے بیان سے قلم شرمسار ہوتا ہے ۔ پردہ نشینوں کو
قید کیا اور بے پردہ دری کی ۔ اور آفتاب ہائے عصمت کو محلات
کے آسمانوں سے نیچے اُتارا اور حسن و جمال کے چاندوں کو آسمان
تُنُج ودلال سے نیچے ڈالا اور چھوٹے بڑوں کو طرح طرح عذاب
با خلقت پر یوم حساب کا نقشہ قائم ہوا ۔ اور خلقت میں سے اہل
دا آگ سے جلا جلا کر سونا ۔ اور طرح طرح کے تعجب انگیز عذاب
نفسی نفسی یا اشیا لیں بچے کو ماں سے اور روح کو جسم سے جدا
ا و دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول گئی خطا بے خطا سزائیں دین
مست کا نقشہ ہو گیا آدمی اپنے ماں باپ بھائی جورو بچوں سے
بھاگنے لگا اور ہر ایک اپنی مصیبت میں دوسرے سے بے پروا ہو گیا

چنانچہ اُنہون نے بہت کچھ راستون مین ڈالدیا اور بہت شہر ویران
پر چھوڑ دیا اور جگہہ جگہہ پہاڑ کی گھاٹیون مین پہینکدیے تہے
مال زیادہ باربرداری کم اب جنگل اور میدان اور پہاڑ
طرح طرح کی اشیاء اور کپڑون سے اپنے بازارو کے
مشابہ تھے کہ جنکو دیکھکر ہوش جاے عقل گم ہو گویا کہ زمین
نے اپنے خزانون کے منہ کھولدیے اور کانون سے
اپنے پوشیدہ زر و جواہر ظاہر کردیے تھے مین نے
ذرا اُٹھا -

ترجمہ شعر

وہاں ہزاروں ستون ہو گئے پیچ کھنڈر | [illegible]

تکلیفات دنیاوی [illegible] کہ ہم آئے [illegible]
عادتاً فنا و ہماری دل لگی سے [illegible]
اور اُسکے دین سے اکتساب کیا [illegible]
لوٹا اور جو سامنے تہا اُس سے منہ پھیر لیا اور [illegible]
آرائش کا سامان لادلیا اور پھینکدیا اگر وشق کا تغیر [illegible]
نہ گوندلیا جاتا کہ لیا گیا اور اُسکے ذخیرون کے کلیجے سے
ہزار چند زیادہ اس سے کاٹا جاتا کہ اب کاٹا گیا تو کچھ بھی نہ آئی

ان لوگون نے شہر مین آگ کے شعلے بھڑکا دئے ۔

تیموری لشکر مین کسیقدر خراسان کے رافضی تھے اُنہون نے بنی امیہ کی جامع مسجد مین آگ لگادی اِدہر آگ کے شعلے بلند ہوے اُدہر ہوا نے چلنا شروع کیا دونون نے ملکر نام ونشان تک مٹادیا اور یہ دونون کا اتفاق برابر ایک دن ایک رات رہا اسمین جسقدر اموال نفوس تھے سب جل گئے اور لوح وجود شہر پر جو کھنڈرون کی چند سطرین تھین زبان آتش نے مٹادین اب یہ حالت ہوگئی کہ نہ آواز نہ پیر چال اور یہ جب کیا کہ سب مال واسباب وہان سے نکال لیا اور بار کرادیا۔

ان مصائب کا بلاد شام سے جانا اور آفتونکی گھٹا کا ان بلاد سے دور ہونا اور گناہون کی گٹھریان سرون پر لیکر تیمور کا پلٹنا

پھر اس فتنہ خیز نے وہان سے کوچ کیا اور باران بلا ہای مصیبت نُما برھد (?) شنبہ سوم شعبان وہان سے سرکا اور لشکر نے نفیس نفیس مال اس کثرت سے ساتھہ لیا کہ اُسکا لیجانا اُنکے بوتہ سے باہر تھا اور اُنکے باربرداری کی رسّیان اُسکے سنبھالنے سے عاجز تھین

اُسپر آگیا فوج تیموری نے گرد و اطراف کو بھر دیا او ہیبت تیموری نے
تمام گرد و نواح کو گھیر لیا۔

جو لوگ فرقہ قضا سے تیر قضا کے نشانہ ہوئے
اور جو سر برآوردہ دمشق قید کے جنگل مین پڑے

شام کے مشہور اور سر برآوردہ لوگون سے قاضی قضاۃ
محی الدین بن العز الحنفی کو بعد طرح طرح کے عذاب سے کے
یعنے داغ دئے پانی اور نمک پلایا چونے اور آگ مین بھلسا
اور اُنکے صاحبزادہ قاضی القضاۃ شہاب الدین ابو العباس
کو گرفتار کیا یہ دونون تبریز مین ایک عرصہ تک سخت تکلیف
اور خوف مین رہے پھر شام کو لوٹے اور اُنکے امر کا انتظام
شروع کیا۔

قاضی القضاۃ شمس الدین نابلسی حنبلی اور قاضی القضاۃ
صدر الدین مناوی شافعی نہر تراب سے سبواری کشتی
غرق ساحل رحمۃ الٰہی پر جا پہونچے۔

اور شہاب الدین احمد شہید شیخ وزیر تھا اسنے اپنے
متعلقین کو دور دراز موقعہ پر بھیجدیا تھا اور خود بیک بینی و دو گوش
دمشق مین مقیم تھا جب تیموری لوگون نے اُسکو تکلیف دینی چاہی تو

اور بجز فخار و ولت مین نقصان ہوتا لیکن آگ وہ بلا ہے بے درمان
تھی کہ انتہا نہین کیونکہ آگ نے داخل بلا جو تہا اُسکو جلا دیا کوئی
فریادرس اور مددگار نہ تہا اب خیال کیجیئے کہ اسباب متاع
کپڑا کیا کچہ ہوگا ۔
داخل بلد جو مر گئے تھے اُنکا گوشت کہانے کو جو کتّے پہنچے
تو کسیکو جرأت نہ تھی کہ جامع بنی امیہ تک جائے ۔

مصر اور اطراف وجوانب مین ان واقعات کے سُنے سے کیا قیامت برپا ہوئی

مصر اور اُسکے قرب وجوار کے بلاد کی یہ حالت ہوگئی کہ
ان واقعات کے سُننے سے عقل خبط ہوگئے ۔ ہاتھ بندہے
ہوے ۔ اطمینان دور بہاگنے پر تیار ۔ اگر دیکھیے تو خلقت
یران جیسے نشیلے حالانکہ وہ نشہ پئے ہوئے نہین ہین جسم لرزان
ل ترسان ۔ آوازین پست نظرین مبہوت ۔ ہونٹہ خشک صورتین
تلیف زدہ ۔ چہرے فق جیسے کسی نے انکی کمرین توڑ دین ۔
سب اہل امصار اور دیہات مستعد کہ اگر صحیح خبر ملے تو اُسکے موافق
رین یا بہاگ جائین ۔
اب تیمور اپنے اُسی ٹہرے رستہ پر ہولیا اور جو اُسکا طریقہ تہا

اعلان مشاعرہ

حسب معمول ۲۲ رجب سنہ حال کو مشاعرہ مقرر ہے جس ارشریف [illegible]
کے بیرون لال دروازہ حیدرآباد دکن) دن کے گیارہ بجے سے شروع
ہوتا ہے جو حضرات مشاعرہ میں تشریف نہ لا سکیں اپنا کلام مع نام و نشان
خط واضح محمد فیاض الدین خان صاحب المخاطب بہ شرف جنگ بہادر
مددگار مہتمم صرف خاص پیشی کے پاس روانہ فرمائیں تا شریک گلدستہ ہو

مصرعہ جات طرح

قافیہ بہار	[illegible]	[illegible]
قافیہ ضرور	[illegible] دل سے دور ہوتا ہے	[illegible]

المشتہر
مہتمم مشاعرہ

اُسنے اپنی سرگذشت بیان کی اور جو کچھ چھپا رکھا تھا وہ خفیہ طور
اُنکو دیکر تکلیف موجودہ سے نجات حاصل کی اُنہون نے وہ
عذاب نہ دیا لیکن سامان کے ساتھ ذلت سے روانہ کیا مصر
آیا یہان حوادثات زمانہ نے غربت فقر و فاقہ رنج و محن طرح طرح
عذاب دیئے پھر دمشق کو واپس ہوا اور وہان انتقال کیا
اللہ رحم کرے۔

قاضی ناصر الدین ابی الطیب اسکو ہر طرح کا عذاب د
مگر چونکہ نحیف البدن لطیف طبع سوداوی مزاج تھا اسکا متحمل نہو
اور اُسکی موت نے انکے ارادونکو پست کردیا مرکر آرام سے
گوشہ عافیت لحد مین ساغر شہادت پیکر مدرسہ کروسیہ
مین سو رہا۔

عام لوٹ اور قتل مین غلطی سے قاضی القضاۃ تقی الدین
شہید ہوئے۔

برہان الدین بن قوقتہ ستر روز بیمار رہے اور محلہ
تل الجبن ربوہ دمشق مین ایک محلہ ہے) مین کام تمام ہوا اور
اموات مین شامل ہوئے۔

چونکہ تیموریون نے یہ انتظام کیا تھا کہ کوئی زندہ یا مردہ شخص شہر یا محلہ
قدوادی شاہ محمد حبیب الرحمٰن مسعدل

دواے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان میں مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے تھے اسلئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ جو لال عینٹھہ باشی واقع سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲۱۲۱۴ حصہ ورانسے تیار ہوئی ہیں بابت پوری ادویہ قیمت صرف عالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اسکی کہدیجاویگی۔ طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پاچکے۔

زر خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلیٰ درجہ کا آگیا ہے جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ انکا سیاہ ہی رہیگا جو صاحب چاہتے ہون منگوا لین جنکو منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت کم ہے فی نر دسہ روپیہ بوقت اخذ خضاب ترکیب بتلائی جاویگی۔

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیر ایناب اجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار المہام سرکار عالی

العظمت



منتخبۂ سخن آرایان سلطنت خزانۂ شعرای ایشیا پر نیز

بنام نامی دولت ابد مدت

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۹ھ

اعلیٰحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ

کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ہوا اور یہ رسالہ جس میں نظم و نثر کے

اعلیٰ نمونے مشتمل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور سب کے بانی مبانی

عالیجناب مہاراجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد و

یمین حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی

ہیں حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ بہ نگرانی رای ہیرالال صاحب شاد

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری میں

شائع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شائع ہوگا کل
حقوق بحق راے ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا انعام
عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر
عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی

۱۔ امراے عظام سے . . . . عـہ

۲ پبلک سے . . . . . ے

۳۔ باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ۔ ـہر

ف ۱ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرماینگے
انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی ۔

ف ۲۔ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس ۔

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام
راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر
پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی کے
پہونچنی چاہیے



تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین مجلہ ہدیۂ آصفی نمبر (۳) جلد (۵)

چشمۂ ملک دمن کا اُتار چڑھاؤ

تاریخ دمن بتا رہی ہے		رفتار گہہ بتا رہی ہے

ملک دمن میں ایک چشمہ بزمانہ گزشتہ صحیح النام اعتماد
ہو۔ دخاص و عام تھا فرمانروا سے دمن کی دریا دلی کا پتا اسکے
سرچشمہ سے ملتا تھا رفتہ رفتہ اس چشمہ کا گزر اپنی ارغ سلطانی
میں ہوا اور یہانتک ترقی کی کہ اسکی شفافی آنکھ جو دل کی
عینک لگاکر دیکھتا شیرینی آب حیات پر سبقت لی جو جہر
چشمہ گزرا اپنی شفافی اور خوبی اور آبرسانی کی وجہ سے ہر شخص
دل کو بشاش کھیتوں کو سرسبز باغات کو باغ باغ کیا۔
اور چشمہ کی روانی کے ساتھ اسکی شہرت کی رفتار نے
اسقدر ترقی کی کہ ملک دمن اس چشمے کے نام سے مشہور
ہوگیا۔ اس فیض رسانی کا اثر زبان قلم پر جاری ہے اسوقت تک

ابتدا مین صاحب نوادر التاریخ لکھتا ہے کہ اُس چشمہ کے سلسلہ
رفتار مین ایک سوت پیدا ہوا جسکو انجینیرون نے ہونہار اور
بانمات امارت کا آبیار خیال کیا اُسوقت اُسکی افزونی اور سیرچشمی
ملک دومن کے سمندر بخشش نے کہ جسکے آغوش ساحل مین دومن
آباد تھا اسطرح کی کہ ایک زمانہ تک بود و باش مین معیت رہی اس چشمہ کی
قابلیت اور سمندر کے جزر و مد کے جہاون نے اسکو ترقی دینی
شروع کی سچ ہے (ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات)

اس شاخ کی نوخیزی شباب کی آمد پانی کی ترقی نے ہر چند چاہا
کہ دائین بائین بہا کر لیجائے مگر چاہا چلے خدا کا نہ اپنا کیا چلے
مشیت نے اُسکو ساحل سمندر دوسے جدا اور آغوش تربیت
سمندر سے علیحدہ اور ابرانی چشمون اور بیرونی نالون کی طرح
دائرہ تنگ سے اِدہر اُدہر آگے پیچھے ہونے نہ دیا اور آخر یہ
لوگ بہ اسکی اصلی چشمہ کے نالون کو مبالغہ سمجھتے تھے اسکی رفتار
و نالہ کی شہادت کرنے لگے۔

مگر انجینیر اور حکمار اسپرانٹ لے رہے ہین کہ اس ذرا سے
سوت نے کسطرح اور کس وجہ سے ترقی کے میدان مین قدم
بڑھایا۔

اُس چشمہ کی آبیاری اہل تاریخ کے نغمۂ دلپذیر سے ہی

جو ناداری کا ستایا آیا آباد ہو گیا جو مریض علالت آفت زدہ

یہانتک پہونچا یہین کا ہو گیا شاہ دمن نے ایسی مسافر نوازی

غربا پروری فرمائی کہ دمن بھی مثل دکن ضرب المثل ہو گیا اور دکن سے گئے

نہ ہو رہے رہے چند پیری پہاڑون ۔ جو یہان آیا یہین کا ہو گیا

نہ وطن کی دھن نہ بال بچون کی محبت نہ یار احباب کا خیال آرزو مین

پھیر رہے دامن امید گلہائے تمنا سے مالامال ہے

ہنوز بیشتر کجے کمان وڈوبے کمان

اے خامۂ سرنگون چشمہ کی روانی سے سلطانی قدر دانی میں جا بجا

چند روز سے اے سامعین آپ کیا پوچھتے ہین شہرت یہ فیض رسانی [illegible]

چشمہ سلطانی کی رنگ نہ دیکھ سکا بالآخر انقلاب زمانہ سے

گلشنے وہ چشمہ کہ نہر خیرات پہ مشہور آتا تھا پھر زور قوت سے ہو گیا [illegible]

[illegible] نشان [illegible] انقلاب [illegible] یا [illegible]

یادگار شاہ دمن اسکی [illegible] شاخ سے [illegible] پیدا

ہوئی [illegible] تھا [illegible] گلستان تاریخ اسکی آبیاری

سے [illegible] شاعری مین آبپاشی کرکے

[illegible] کی [illegible] نظر آتی تھین مگر [illegible]

خود روئی سے گریز قابلیت ذاتی یہ سب ایسے صفات ہین
کہ جنہون نے بامداد جزر و مد سمندر اس چشمۂ قدیم کی نو خیز شاخ کو
ایسے خرامان بڑہایا کہ آغوش ساحل سے علحدہ اور
دست کرم سرپرست سے جدا ہوا اب سنتے ہین کہ اسکی رفتار
اپنے اصلی چشمہ کے قدم بقدم ہے اگر اس صدی کا کوئی شخص
زندہ ہو تو کہہ سکتا ہے کہ مسئلہ تناسخ کی یہ دلیل ہے اب ہمکو یہ پتا
نہین ملا کہ اسکی روانی اور فیض رسانی کسدرجہ تک اپنے اصلی چشمہ
کی حد تک پہونچی اور کیا کیا نتائج پیدا ہوے اور ہو رہے ہین
آئندہ تاریخ سے جسقدر سراغ ملیگا بشرط حیات ہدیہ ناظرین
ہوگا فقط

ابو المجود محمد علی قابل

بعضونکی یہ راے ہے کہ یہ فقط قابلیت کا نتیجہ ہے مگر یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ اور بیشتر قومون سے جنکی قابلیت کو زمانہ مان چکا ہے ترقی کی کوئی وجہ نہین ہے

بعضے کہتے ہین کہ قربت کا اثر ہے رنگیستان ودریا اور بیابان وغیرہ جب حیوانات نزدیکی کے اثر سے متنفع ہون تو وہ شخص جسکو اشتراک حیثیت دکار قوی ہے کیون مستفید نہو اسکا اثر کمیت کی ترقی ہے ہم دیکھتے ہین کہ کنوین جو سمندر کے نزدیک ہوتے ہین اسمین پانی کی بہتایت ہوتی ہے استفادہ کیفیت قرب سے انکار نہین ہے سمندر شور کے قریب میٹھے کنوین نکلتے ہین اور نہر فرات کے کنارون پر کھاری کنوین ہوتے ہین

بعضے اسطرف گئے کہ بمقتضاے کل شئی یرجع الی اصلہ چونکہ یہ اسی چشمہ کا سوت ہی وہی اثر اسمین آنے لگا مگر اس صدیکی تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سوت کا ابتدا مین ایسے تفکرات سے کا واک اور شور میدانون سے گزر ہوا کہ جنہون نے اپنی اختلاط سے صفات اصلی کو نسیاً منسیا کر دیا

آخر الامر اگر غور کیا جاے اور عقل سلیم سے کام لین تو یہ امر نہایت قرین قیاس ہی کہ سمندر کی سرپرستی اور نزدیکی سمجھی کا خیال

چٹیل میدان مین کسی مکان پر نظر نہین پڑتی کہ وہان جاکر پناہ لیجائے
جو بادی ہوا اپنا زور بتلا کر راستہ طے کرنے والے کی آنکھو مین
خاک ڈال رہی ہے جس سے قریب کی چیز بھی نظر نہین پڑتی –
قمری کا کوکنا ولکی ہوک کو زیادہ کر رہا ہے بلبلان نوا سنج کے نغمے
دل کے رنج کو دوبالا کر رہے ہین – کبھی کبھی جو بجلی چمکتی ہے اسوقت تو
روشنی سے کچھ راستہ دکھائی دیتا ہی مگر بعد اسکے اندھیرا دونا زور
پکڑتا ہے جسکی وجہ سے ہر قدم پر ٹھوکر کی فکر گرنے کا کھٹکا –
مسافران تمام مصائب کو جھیلتا ہوا اس امید پر چلا جاتا ہے کہ
اپنی منزل مقصود کو پہونچ جاؤنگا – استاد کی لعنت وملامت کی بجلی
کوند رہی ہے – والدین کا سخت وسست کہنا قیامت کا صاعقہ ہے –
بیگانوں کی ہنسی بیگانوں کی دل لگی چراغ ہمت کو جو ملکی ہوا کی طرح گل کئے دیتی ہے
علم کے اسباب کی طلب بھی گویا ظلمات کا سامنا ہی – رات کو نیند ہے نہ دنکو
آرام غذا موافق طبع میسر نہین ہوتی پیٹ پر اپنے کپڑون پر زمانہ گذرتا ہی
طبیعت ہمیشہ ناساز رہتی ہی کسیوقت بخار اپنا زور دکھاتا ہی تو کسیوقت
شقیقہ دامنگیر صحت ہو کر سر کھاتا ہے مفلسی اسقدر تنگ کر رکھا ہے کہ
جسکا بیان اندازۂ قلم سے باہر ہے اتنی قدرت نہ ہی کہ طبیب کو
کچھ دے دلا کر کامل طور پر علاج کیا جاسکے ناتوانی روز بروز

امید

عالم کا دار و مدار امید پر ہے ہم دیکھتے ہین کہ کوئی شے ایسی
نظر نہین آتی جو بغیر امید اُسکا قیام ہو سکے سواے وحدہ لاشریک لہ
بطور نمونہ زمانۂ طالب علمی کا جادہ کہ جیسی سنگلاخ اور کاواک
ہرگز دنیا مین کوئی راستہ نہوگا ہدیۂ ناظرین کرتا ہون —
عنفوان شباب ناداری کے زور خواہشات کا ہجوم گویا رات
اندھیری ہے بجلی بھی کڑک رہی ہے ابر کا مہیب آواز سے گرجنا
ہر دل کو پریشان کر رہا ہے قطاع الطریق اپنے اپنے گھات
پر لگے ہوے ہین درندون کی آواز سے تمام جنگل گونج
رہا ہے —

جگنو کی دھوکہ دینے والی آتش کے سواے دوسری
آگ نظر نہین آتی جسکی وجہ سے آدمیونکی بستی کا قیاس کیا جاے

اور اُنکے ہاتھ سے نکلکر موت کے ہاتھ نہ آئے جب
برہان الدین کا انتقال ہوا سخت دشواری کا سامنا تھا کیونکہ
نکالے لئے بعد چند وجہ اُنکو باب صغیر سے نکالا اور صالحیہ مین
زیر قبر جسے بظاہر دمشق مین، دفن کیا۔

اور تیمور کے ساتھ باختیار خود عبد الملک بن تکریتی
نکلا جسکو تیمور نے سیرام کا والی بنایا وہان بہت کم زمانہ رہا اور
سیرام تیمورین سے بار ہوئے

اسکے تقرر کی وجہ یہ ہے کہ تیمور کی خیرخواہی مین بلیغا
نے بہت کوشش کی اور مشہور ہے کہ تیمور بغیر دیکھ بلاکی کے موافق
سے کیا یا اسپر جو بہت تقرب ہوا اور زیادہ ساتھ رہنے کا موقع
ملا تیمور نے اسکے بدلہ مین بلیغا کو دیکی بلاسن کا والی کر دیا۔
دیکی بلاسن ایک شہر ہے شہر خجند سے اس طرف یا شہر سمرقند سے
بیدرہ منزل ہے اور سیرام چار دن کی راہ پر ہے اس خائن کا
نام احمد تھا پھر بلیغا مجنون ہوگیا۔

تیمور نے دمشق سے اہل فضل اور اہل فن اور اہل صنائع
کو جمع کیا صفہ باف درزی سنگتراش بڑھئی قبضہ ساز نعلگری
خیمہ دوز نقاش کمانگر بازدار غرض جو اہل فن ملا اسکو لیا اور

بڑھتی جاتی ہی طبیعت لحظہ بہ لحظہ گھٹتی جاتی ہی امتحان کا دغدغہ آفت محشر کیطرح
اپنی بھیانک صورت سے ڈراتا ہی فکر ہمیشہ دامنگیر رہتی ہی فرصت و انبساط
کا حصول محال ہوگیا ہی تحصیل علم کی خواہش فکر معیشت دونوں کا جھگڑا
ہو رہا ہی خواہش اس بات پر آمادہ ہی کہ فکر معیشت جسطرح سے چاہے
مجھے تنگ کرے مگر مین تحصیل علم کی کوشش مین ایک ذرہ فروگذاشت
نکرونگی فکر معیشت اس بات پر اڑی ہوئی ہی کہ ہرگز اسے ایک لحظہ کی مہلت
نہ دونگی اگر فرصت ملی تو بھی مین اپنے افکار کے لشکر کو لئے ہوئے اسپر
ٹوٹ پڑونگی۔ طالبعلم ان دونون کے جھگڑے مین پسا جا رہا ہی دونون
اس بیچارہ پر برابر اپنے حملے کئے جاتے ہین اور وہ ان حملون کے
صدمات کو روکتا جاتا ہی یہ مصیبتین اپنی جان پر جھیلتا ہے مگر نہ فکر معیشت
کو دور کر سکتا ہی نہ خواہش تحصیل علم کو۔ دونون مین ثابت قدمی کے ساتھ
کوشش کر رہا ہی اسی امید پر کہ علم حاصل کرکے کسی اعلی عہدہ سی سرفرازی
پاؤنگا پس ثابت ہوا کہ ہر شئے ایک امید پر مبنی ہی جب ہر چیز ایک امید
پر ہی تو عالم کا مدار بھی امید پر ہوا فقط

محمد عبد الباری طالب علم

اور تیمور کے گرفتار شدہ فقہا اور شرفا سادات خدا بہت
ایسے تھے کہ جنکو نہین پہچانتا ہون انکی نسبت کچھ لکھہ سکتا ہون -

اور جیسے تیمور نے لوگون کو گرفتار کیا اسیطرح اُسکے یہان کے
امرا اور سردارون نے فقہا علما حفاظ فضلا اہل حرفت اہل صنایع
غلام عورتین لڑکے لڑکیان بے شمار و بے حساب پکڑ لئے -

اور اسی طرح ہر لشکری نے بکڑا ابڑے کو چھوٹے کو اور قید کر لیا
کیونکہ وہان کچھ روک ٹوک نہ تھی کہ کوئی کسی شئے کو لوٹے یا
الگ کرے بلکہ جس نے جو لے لیا وہ شئے اُسکی ہو گئی -

یہ اُسوقت ہوتا تہا کہ عام لوٹ کی باگ چھوڑ دی جاوے بعد
اذن عام لشکر کے خواص اور عوام برابر ہین اگر قیدی بھی کوئی چیز
اُٹھاوے یا وہ شخص کہ اُکر مل گیا ہے کچھ لوٹ لے گو اُسکے
جرگہ کا نہو اجنبی ہو لیکن جب وہ اُنکا ہم رنگ اور ہم خصلت ہو گیا
تو اُسکو بھی یہ لوٹ مباح ہے اور یہ اُنہین کے حکم مین ہے
جنکے ہم رنگ و ہم پیالہ ہو گیا -

اور اگر قبل لوٹ معاف ہونے کے کسی نے کسی پر تعدی کی
اگرچہ تیمور کا باپ یا اولاد ہی کی برابر کیون نہو یا کسی پر جبر ظلم کیا
یا لوٹنے کا نام بلا اذن لیا تو اُسکا مال جان ہدر حرمت برباد

سوداں کو جمع کیا اور ان سبکو افسرانِ فوج کے سپرد کیا کہ حضرتؔ پہونچا دو۔

اور جمال الدین افسر الاطبا کو گرفتار کیا اور شہاب الدین احمد زردکاش کو جسکا قصہ اوپر آچکا ہے جس نے بیشمار اور بے گنتی اور بے حساب آدمی تیمور کے قتل سے ہلاک کئے تھے گرفتار کیا اسکی عمر قریب نوّد کے تھی۔ کوب نکلا ہوا تب اسکو دیکھا بڑے غیظ و غضب سے کہا کہ تو نے میرے مخبرون کو فنا کیا خدام کو ہلاک کیا چوبدارونکو تباہ کیا اگر مین تجکو اکدم مار ڈالتا ہون میری آتشِ غضب نہ بجھیگی اور جوشِ طبیعت کو تسکین نہوگا مین تجکو تیرے اس بڑھاپے پر عذاب دونگا اور تیری شکستہ کمر کو اور توڑونگا اور تجھے عذاب سے اور کمزور کردونگا پہر گھٹنون سے اونچی بیڑیان ساڑھے سات رطل کی وزنی ڈالدین اور یہ رطل دمشقی ہے اسی طرح قید رہا تیمور کے مرنے تک اور اسکی تختی مین لکھا تھا کہ حبسِ دوام (قاعدہ ہے کہ ہر قیدی کے گلے مین ایک تختی ہوتی ہے جس مین تاریخ حکم مدت قید تاریخ رستگاری لکھی ہوئی ہوتی ہے) مگر جب تیمور مرگیا اور فسادات بلند ہوے اور یہ چھوٹ گیا اسکے بعد اپنی موت سے مرگیا۔

پھر اس مکار نے ملک طاہر کے بلانے کو ایک مراسلہ باردین میں بھیجا

عنوان اس خط کا جو تیمور نے لکھا اس طرح منقول ہے

ترجمہ شعر

بعد از سلام مجھ کو ہین ٹھیک ہین مگر	شوق لقا ہے حد سے زیادہ مجھے ابھی

ملک طاہر نے آنے سے انکار کیا اور کلام تیمور کی طرف سے اصلا التفات نہ کی کیونکہ تیمور نے ملک طاہر کو اول مرتبہ عقوبت اندوہ دین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا دوبارہ تجربہ کرنا نہ چاہا اور آزمودہ را آزمودن جہل است اسپر عمل کیا اور حاجی محمد بن خاص بیگ کے ہمراہ معذرانہ وخدام تحفجات روانہ کیا اور لکھا کہ مین بچند وجوہ واضحہ سے معذور ہون۔

عنوان جواب ملک طاہر جواب ترکی بہ ترکی

شوق ملنے کا مجھی کو بھی انداز تحریر سے ہے	نفس فترتا ہی اس آفت سے کہ بیگانگی ہو گئی

تیمور نے اس تحریر کی طرف کچھ التفات نہ کی مگر جی مین ہمیشہ افسوس کہا کہ اول مرتبہ کیون چھوڑ دیا۔

تیمور کی قلعہ باردین پر چڑھ کے کو فتح سے جبرا لوٹنا اور بے نیل مرام واپسی

تیمور اور لشکر تیموری یوم یکشنبہ بتاریخ دہم رمضان شریف

حرم بے ابرو استغفار بچا وے ندامت چھڑا وے نہ اہل و عیال کام آوے نہ حشم و خدم نفع دے کسی کو یہ مجال نہین کہ گرتے کو کوئی کہے کہ خدا حافظ یہ ایسا قاعدہ تہا کہ بدلا اور رحم نہین کیا جاتا۔

(ذکر اسکا اس ٹڈی دل لشکر نے کیا ہلاکی ڈالی)

جب تیمور حصاد کہیتی کاٹنے والے نے دمشق کے اموال کا غلہ اکٹھا کیا اور کوچ کا ارادہ کیا ٹڈی دل تیمور کے ساتھ ساتھ قلعہ ماردین اور بغداد پہونچا اور ننگا کر دیا ہر درخت کو اور چہرہ زمین کاشت کا امرد ونکی صورت بنا دیا یعنے کہین درخت پر پتا اور زمین مین تنکا نہ چہوڑا۔

تیمور حمص پہونچا اور کچھ دست درازی یعنے لوٹ کسوٹ نہ کی اور حضرت خالد کو ہبہ کر دیا جیسا اوپر مذکور ہو چکا سوا اسکے قبر پر جوار کے قبر و نکو لوٹا اور اُنکے پل کاٹڈالے۔

پہر حماہ کو لوٹا اور اُسکے پوشیدہ دولت نکالی دلہنین کو ونڈیان اور اُنکے مالکون کو غلام بنایا۔ اور ساتوین شعبان کو یہ طوفان موضع جبول مین نازل ہوا پہر حلب کو مراسلہ بہیجا یا لشکر روانہ کیا اور قلعہ مین جو کچھ تہا لے لیا پہر فرات سے بذریعہ ساز وغیرہ عبور کیا پہر رہا گیا اور اُسکو لوٹا اور گائے کی طرح دوہ لیا۔

کہ فلک کا قاری اُسکے سمجھنے کرنیسے عاجز ہے اور ہمیشہ اُس وادی کا
قلعہ سے ہی تا دیسکے اوپر ہے اور قلعہ نہایت بلند اور رفیع بارگی
اور شہر قلعہ کے گرد دامن قلعہ مین واقع ہے اہل شہر قلعہ کی نعمتون
سے مستفید اور مشارب سے مستفیض اہل قلعہ اور اہل شہر ہمیشہ
مین آتے جاتے ہین گویا آسمان مین ان لوگون کا رزق موجود ہے
اب تیمور گھاٹون پر مقیم ہے اور راہین نکالتا ہے مگر نہ اُسکے
اطراف مین جانے قتال ہے اور نہ مجانیق کے لگانیکا ٹھکانا
اب تیمور کدال اور پہاوڑونکی طرف متوجہ ہوا اور روساتے ساتھ دوچار ہوا
مگر حاشا قلعہ کے دامن شرم و عصمت مین جو کا آسکے ممکن نہین کیونکہ وہ
ایسے باکرہ تہا کہ بہت جوانمرد اُسکے رتقا ہونیکی وجہ سے عاجز تھے
(رتقا اُس عورت کو کہتے ہین کہ بوجہ ہڈی ہونیکے قابل مباشرت
نہو) اب پہاوڑون مین دانتے پڑگئے اور ہتوڑے تہک گئے
کدالون کے منہ پہر گئے سبہلون کی کمرین ٹوٹ گئین۔

ترجمہ اشعار

پہاوڑونکا حال تہا نقب مین اُس قلعہ کے	بیچ چپڑا پاکی پہر کی جسطرح پتھر سخت ہو
یا ملامت حاسدونکی عاشق پرجوش کو	یا کہ غمزہ دیدہ عشاق مفقود البصر

حاصل اشعار یہ ہے کہ سامان نقب نے کچھ فائدہ نہ دیا تیمور جب

پھر ماردین پر پہونچے اور موضع دنیسر پتنا ریہ ایک شہر ہے
قریب ماردین کے) فروکش ہوئے اور صبح کو بقصد ماردین
کوچ کیا دیکھتے ہین کہ اہل شہر نے شہر کو خالی کیا ہے اور قلعہ مین
داخل ہوئے —

صفت قلعہ ماردین

اس قلعہ کی بلندی مثل خیال کے سپاہیون کے ہاتھ سے محفوظ
ہے یہ قلعہ ایسی باکرہ لڑکی ہے کہ جس نے آغوش مادری سے قدم
نہین نکالا اُسکی ناک کی پھنگل اسرا ہے کہ کوئی خواستگار منگنی کا
خیال لاسکتا اور اسکی نکیل ڈالے ناک چڑھاتی ہے اور انکار کرتی ہے
کیونکہ وہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر ایسی چوٹی پر واقع ہے کہ آسمان سے
باتین کرتی ہے اُسمین اور قبۂ افلاک مین کچھ فرق نہین البتہ فرق
ہے کہ آسمان کو ثبات نہین اور اسکو حرکت نہین قلعہ مین ایسی وادی
ہے کہ جسکی وسعت شجاعون اور مرد آدمیون کے سینہ وسعت سے
فزون ہے اور باغات جنمین نہرین جاری ہین اور صدہا کھیت ہین
اور مویشی کے لئے رمنے اور دودھ کے جانورون کے شب باشی
کے مکانات اُس وادی کے حدود ایسے دور دراز ہین کہ اہل ہمت
تا ہم وہان تک پہونچنے مین قاصر اور اُسکے حدود کنارے نا آشنا ہین

تحت حکومت اول آیا تھا وہ بھی بلند دیکھا۔

اس گروہ حشم وخدم نے بمعیت اللہ داد خان عید جوز
مین نماز عید الفطر اداکی پھر وہان سے تبریز کے علاقہ سے
نکلکر سلطانیہ وہان سے ممالک خراسان پہونچے۔

اب یہ زمانہ ہے کہ موسم سرما ختم ہوا اور فصل بہار بڑے
شان وشوکت سے حکمران عالم ہوئی اور تختے باغات کے
صناع قدرت کی انگلیون نے رنگ آمیز کردی اور باغیچونکی
دلھنون نے رحمت الٰہی کے ستارون سے زیور لیکر اپنے کو
آراستہ کیا۔ ہزارون بلبلین سیکڑون ہزار داستان باغیچونمین
چہکنے لگے آنکھ لئے شنوائی کے کانون کے بالے بجنے
اتنی کہ تنکو ہرایک سر کے کان کھڑے ہوگئے اور طبیعتین طیور
خوش الحانونکی آوازون سے گرم ہوگئین اور رحمت الٰہی
کے آثار زمین اور پید پیدا ہوئے کہ جو مردہ پڑی تھین زندہ
ہوگئین۔

حشم وخدم تیموری مناسب رفتار سے کبھی شب مین کبھی دنمین
حجاج کی طرح بوجہ تقسیم تاریخ افتان وخیزان نہ تھے بلکہ دن کو
کوچ رات کو مقام باطمینان تمام ہنسیا پورا اور وہان سے

تیس رمضان تک اسمین رہا مگر کچھ فائدہ نہ ملا۔ اور کچھ مقصد نہ نکلا۔

تیمور کا بالاخر محاصرہ چھوڑکر مفسدین بغداد کو مار دینے سے لوٹنا

جب تیمور سے نے سمجھا کہ قلعہ سے آفت مین پڑگیا اور ایسی شے کی
طلب کی کہ طاقت سے باہر۔ اور حق سے کا برہ راست مستقیم سے
گزرنا اور غیر موقع پر طاعت کا جتنا ناحق کلے کا بگڑنا ہے اپنے
عیب کو چھپایا اور اپنی ہیبت اور آبرو بچائی شہر کو اجاڑ دیا
اور مکانات عالیہ کو برباد کیا اُسکے نشانات تک مٹائے نہ جامع مسجد
کا پتا نہ مناروں کا نشان بنیادین تک کھود ڈالین پتھر تک
نہ رہنے دیے

پھر تیمور اُس لشکر کو لیکر کہ اگر کثرت مین پروالون سے تشبیہ
دیجئے تو بجا ہے چیونٹیون کی برابر بتلائے تو روا ہے ٹڈی دل
کہئے تو درست ہے شہر بغداد کو متوجہ ہوا اور بعض متاع و حشم
و خدا جمعیت اللہ داد خان سمرقند کو روانہ کیا وہان سے وہ مدینہ
معمورہ مین پہونچے جہان ایک مکان بھی ایسا نہ تھا جسپر گلا وہ ہو
پہر بلاد اکراد سے خلاط اور عیدالجوز پہونچے یہ بستیان
آباد اور معمور تھین ولایت تبریز و آذربیجان سے جو تیمور کے

ہدیتیں چھوڑ دئے اور اُسکے شہرپناہ کی صورت صفحہ وجود سے مٹادی گھر خالی رہنے والے مفقود ۔

پھر تیمور نے موصل کا قصد کیا اور اپنی فوج کے سواد اعظم سے اُسکو ہلاک کیا پھر بعد اس ہلاکی اور تباہی کے حصن میں پہنچکے بن حصین کو محصور کیا ۔

پھر تیمور کے گھوڑے جا پہنچے قنطرہ کے کنارے پر (قنطرہ ایک قریہ ہے خوزستان میں جسکو قنطرہ اربک کہتے ہیں)

تیمور نے یہ شہرت عام دی کہ اب ہنگامہ موقوف اور فساد بند اور واپسی کا ارادہ ہے مگر سلطان احمد کے جی میں یہ بات کھٹکی کہ تیمور کا عزم بغداد کی طرف ہے اور یہ سب عادت توریہ کرکے وہم دلاتا ہے ۔

جب سلطان احمد بن شیخ اویس کو تیمور کے آنے کی خبر ملی تو کیا کیا

جب سلطان احمد کو یہ خبر ملی کہ تیمور اول دمشق میں داخل ہوا پھر قلعہ ماردین کی طرف متوجہ ہوا پھر وہاں سے بغداد کا قصد کیا اور کہا کہ وہ بہتر ہے تو سلطان احمد مستعد ہو گیا کہ بھاگنے کے لئے

جاکر پہونچے پھر باوردا اور ماخان سے جنگل قطع کرتے ہوئے
اندخوئی سے شہر جیجان تک پہونچے وہاں سے [illegible] دریا
کشتی سے کو اسطرح عبور کیا جیسے ستارے [illegible] روشن [illegible]
آسمان پر آجاتے ہیں اور رفتار [illegible] پھر منزل بمنزل [illegible]
۲۳ محرم سنہ ۸۰۳ کو بروز سہ شنبہ سمرقند [illegible] داخل ہوئے

اس گروہ میں شام کے رہنے والے بہت سے تحفے [illegible]
آدمی قاضی شہاب الدین احمد بن [illegible]
ساکو تھے [illegible] رنگریز جولاہے [illegible] کپڑے [illegible]
یہ اول مرتبہ ہے کہ شام سے یہ لوگ [illegible] و خدم گئے اور
پہلا مرتبہ ہے کہ قیدیوں میں سے [illegible] گئے اور [illegible]
چنکر سمرقند کو بھیجا پھر بقیہ باربرداری [illegible] اور قیدی اور مال اسباب
کا تانتا لگا دیا یکے بعد دیگرے برابر سمرقند کو روانہ کیا۔

فصل

پھر تیمور نے آمد پر قرا یلوک عثمان کو والی کیا اور قلعہ ماردین
سے بروز پنجشنبہ بیسویں رمضان سنہ ۸۰۳ کو مطابق ۴ [illegible] ایا روانہ
ہوا قرب وجوار کے دیار کو ستیاناس کیا اور بلدہ نصیبین [illegible]
ایک بلدہ ہے مشہور ساحل فرات پر) کو اجاڑا تیار اور عمدہ [illegible]

تیمور کو دیے اور لڑائی کے لئے آمادہ ہو گیا جو کچھ سامان
محاصرہ کا اُسکے پاس موجود تھا اُسکو جمع کیا کارندون نے
اس امر کی اطلاع تیمور کو دی اور منتظر حکم رہے یہ سُنتے ہی سمند
ظلم کی باگ تیمور نے اُدھر کو پھیر دی اور غم کی گھٹا بڑی بجلی اور
کڑک کے ساتھہ بغداد پر چھا گئی اور رنج و قلق اُنکے دلون مین
اُتار دیا اور خوف اور بھوک اور پیاس کا مزا چکھا دیا اس حملہ نے
اہل بغداد کو ہلا دیا اور حج کے مہینو مین بعد جنگ و جدال عین
عید الضحے کے دن زبردستی بغداد کو فتح کیا اور اپنی قسم کے
کے موافق بجائے بکرون کے مسلمانون کو قربانی کیا [illegible]
کو جنکا چہرہ دفتر فوجی مین تھا اور فوج کے ہمراہی لوگ [illegible]
کہ فی کس اہل بغداد کے دو سر لا دے چنانچہ [illegible]
کو جان اور مال کی شراب سے دو دو جام [illegible]
اور گروہ گروہ سر لیکر آئے اور پھر دجلہ کے [illegible]
جاری کی اور اُنکے جسم میدانون مین پہنچا [illegible]
جمع کر کے منارے بنائے ۔

اہل بغداد کے قریب نوے ہزار آدمیون کے
قتل ہوے ۔

اور اُسکی راے قائم ہو گئی کہ ٹھرنا اچھا نہین۔

اب سلطان فرج کو اپنا نائب مقرر کیا اور اُسکو در ابن البلقی کو چند وصیتین کین اور قرا یوسف کو تا بروم ساتھ لیا۔

منجملہ وصایا رسلطانی یہ تھا کہ جسوقت تیمور آئے کوئی دروازہ بند نہ کیا جاے اور جو کچھ تیمور چاہے کوئی حاجب ہو کوئی متنفر بمواجہ تیمور تلوار نہ اُٹھاے اور بمقابلہ احکام تیموری کیون اور کس واسطے نہ کیا جاے۔

جب تیمور کو یہ کیفیت معلوم ہوئی تو اسّی ہزار فوج بغداد کیطرف بھیجی اور اپنے امیرون اور رئیسون اور وزیرون اور ظالمون سے امیرزادہ رستم جلال اسلامی شیخ نورالدین کو امیر فوج کیا اور یہ حکم دیا کہ عہدہ کرنیلی فوج کے امیر رستم ادا کرے اور جب بغداد پہونچکر قبضہ کرین تو اُسکو وہان کا حاکم بنا دیا جاوے۔

جب بغداد کے آسمان سے سلطان احمد کا آفتاب غربت کے مغرب مین چھپ گیا اور عساکر تیموریہ کا اندھیرا آفاق مین پھیلا اور شہاب ثاقب اس فوج کے اور مظالم کے تارے ٹوٹکر شہر پر گرنے لگے فرج جسکو سلطان احمد اپنا نائب بنا کر گیا تھا اس امر پر راضی ہوا کہ مدینہ بغداد بے جنگ و فساد رضامندی

الکیمونیس ۱۳۰ تھے ۔

قاضی تاج الدین احمد النعمان حنفی کہ حاکم ... اور ... [illegible]
تھے محرم سنہ ۸۰۳ھ میں بمقام دمشق رہا ہو گئے ... [illegible]
انکی نقل یوں کرتے تھے اور اس واقعہ کو ... [illegible]
بیان کرتے تھے ۔

کہ تیمور نے شہر کو اسطرح خراب کیا کہ ... [illegible]
قبضہ کیا وہاں کے باشندوں کو قتل اور مکانوں کو ... [illegible]
سب محلات اور پتلے ہو گئے جسکو دار السلام ... [illegible]
اب وہ مظالم تیموری سے دار الامن ... [illegible]
جو ضعفا باقی رہ گئے تھے انکو زمانے کے ہاتھوں ... [illegible]
پاش پاش کیا کہ الامان ۔ جو لوگ عیش و آرام میں بسر کرتے ... [illegible]
تھے انکے محلات میں ... ویران ہیں باغ تھے آج ... [illegible]
الو بولتے ہیں ۔ کتوں کے گھونسلے ہیں ۔ اور سوا کو ... [illegible]
کچھ شہر میں نظر نہیں آتا ۔

یہ وہ شہر تھا کہ جسکے اوصاف میں زبان ... [illegible]
صفحات تاریخ اسکے صفات سے مالا مال ۔ اسکی ... [illegible]
بمصداق مثل مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ... [illegible]

جب یہ حکم ہوا کہ ہر شخص دو سر لاوے تو بعضون نے ساتھ
مین جو شام کے قیدی تھے اُنکے سر کاٹ لیے بعضون کو سر دو
سر نملے تو عورتون کے سر لائے اور جبکو کوئی نہ ملا اُس نے
رستے چلتون کا سر بے گناہ کاٹ لیا کسی نے اپنے ساتھی کو
فریب دیکر سر کاٹا الغرض کسی نے دشمن کے سرون سے جان بچائی
کسی نے دوست اور رفیق کو اپنے سر صدقہ کیا اور بھائی اور
دوست کی بھی پرواہ نہ کی کیونکہ حکم کی اطاعت فرض تھی اِس سے
بچنا محال نہ بدلے سے نجات نہ سفارش کی شنوائی -

یہ لوگ نوے ہزار اوسکے علاوہ ہین کہ جو محصور ہوکر مارے گئے یا
کسی معرکہ جنگ مین کام آئے یا دجلہ مین ڈوبکر مرے -

اہل خبر کہتے ہین کہ اکثر آدمیون نے بخوف اپنے کو نہر مین ڈالدیا
اور ڈوبکر مر گئے -

فرج جبکو سلطان احمد والی بناکر گیا تھا بالاخر شکست فاش
کھاکر اک کشتی مین سوار ہوکر بھاگا فوج تیموری نے ہر طرف سے
گھیرا اور یہانتک تیر برسائے کہ کشتی اُلٹ گئی اور فرج زخمی ہوا
اور ڈوب گیا -

سر ہائے مقتولین سے جو منارے بنائے گئے تخمیناً

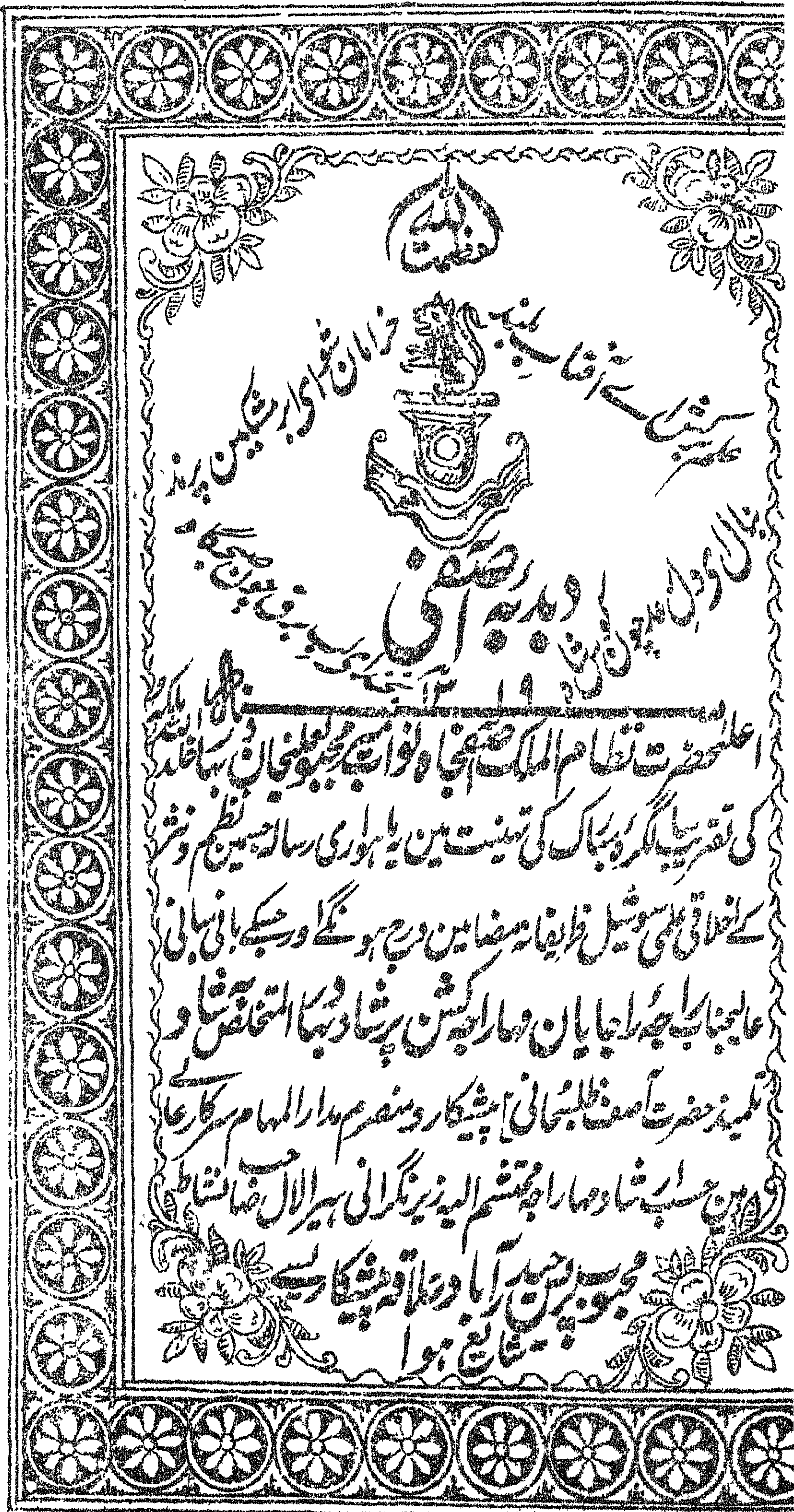
نہ تھا مین کہ آغوش نسیم مین مسند آراے شہرت ہون - اُسکی تعریف
کو یہی بس ہے کہ وہ اسم با مسمے مدینۃ السلام تھا یعنے سلامتی
اور امن کی جگہہ مشہور ہے کہ وہان کبھی کسی امام نے وفات
نہین پائی -

اس طاغی اور سرکش کا واپس ہونا اور قراباغ مین قیام کرنا

پھر تیمور ان ترکون کو لیکر متوجہ ہوا جن مین کا ہر اک ترک
لائق تھا کہ اُسکو قوم ترک کا سرکش کہا جاے اور یہ عزم کیا کہ
تھوڑا عرصہ ایسے موقع پر گذارے کہ ترک و عرب مین با اختیار
اوقات [illegible] ذاتی کے قابل قراباغ کے ہوا اب تیمور کی یہ حالت
تھی کہ باز کی طرح چارون طرف اپنی منحوس نظرون سے دیکھ رہا
تھا [illegible] منحوس [illegible] شب روز [illegible] ہوئی ہے -

تیمور کا ایلدرم بایزید سلطان روم کو مراسلہ لکھنا

تیمور نے سلطان بایزید مجاہد غازی کو مراسلہ لکھا اور اپنا
مقصد بالتوریہ و کنایہ صاف صاف ظاہر کیا - اور بظاہر سبب
بتایا کہ سلطان [illegible] احمد اور قرا یوسف سلطنت [illegible] کی [illegible]



الله

دبدبۂ آصفی

۱۳۱۹

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر
کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے و جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد و
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و منسرم مدار المہام سرکار عالی
ہین حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدر آباد و علاقہ پیشکاری سے
شایع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ ماہوار شائع ہوا کریگا [illegible]

حقوق بحق راے ہیرالال صاحب تخلص نشاط محفوظ [illegible]

عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو لقب [illegible] عطا

فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی

۱- امرائے عظام سے . . . . . . [illegible]

۲- پبلک سے . . . . . . [illegible]

۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک - [illegible]

ف ۱- جو صاحب سب سے اعلیٰ مضمون یا شعر روانہ فرمائینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف ۲- ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

اطلاع - مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب [illegible] پیشکار و معتمد المہام [illegible] کے نام بھیجنی چاہیے



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۴) جلد (۵)

رموز الاوائل

پرانے وقتون مین اہل علم کی عادت تھی کہ اپنے قواعد
و نسخے اور مطالب قابلہ کو ایک فرضی اور من گھڑت قصہ کہانی
کے پیرایے مین چھپا رکھتے تھے انکی غرض غالباً
اس سے پیدا کرنی تھی کہ کوئی نا اہل علمی راز پر واقف
ہو سکے علماے یونان اور علماے فارس و ایران
کی پرانی تصانیف مین بکثرت اسکی مثالین موجود ہین
خاص ہند کی تعلیمات دینی و دنیاوی کا دارمدار بھی اسی
طریقہ پر تھا اسکے اخلاقی اور سیاسی علوم مین بھی اسی کی
جھلک نظر آتی ہے یہانتک کہ علماے ہند نے خواص
شرفا اور امرا کے لئے ایک لغت ہی علیحدہ وضع
کر لی تھی جسمین عوام الناس کو گفتگو کرنے کا قانوناً حق نہ تھا

علامہ خفاجی نے اسکے حاشیہ مین قصہ ابسال وسلامان کا
ذکر چھیڑا ہے لیکن یہ نہین بتایا ہے کہ وہ قصہ کیا ہے اور
اُسکی تاویل کس طرح ہوسکتی ہے اسی طرح شیخ الرئیس ابن سینا
نے اپنی کتاب اشارات مین اس قصہ کا بہ طریق مثال ذکر کیا ہے
لیکن اُسکے بیان کا حق پورے طور پر نہین کیا صرف اسقدر کہتے
ہین کہ فرض کرو سلامان تم خود ہو اور ابسال تمہارا درجہ علمیہ
ہے اگر تم سے ہوسکتا ہے تو اس رمز کا حل کرلو انتہے کلامہ —
اگرچہ ابسال وسلامان کی نسبت بہت سی روایتین نظر سے
گذری ہین لیکن کوئی قصہ اور اُسکی تاویل زیادہ دلچسپ نہین
معلوم ہوئی مگر ایک رسالہ مین نے دیکھا جو خود شیخ الرئیس
کی طرف منسوب ہے اور غالبًا یہ وہی ہوگا جسکا ذکر ابوعبید الجوزجانی
نے فہرست تصانیف شیخ کی تفصیل مین کیا ہے — اسلئے اُسکا ترجمہ
ضروری سمجھا اور اُسکی شرح سمیت اردو مین کرتا ہون تاکہ جو طالب علم
اکثر رسالون اور کتابون مین اس قصہ کا ذکر سنتے ہین اور اُسکی تاویل
وتفصیل نہ جاننے سے حیران وپریشان رہتے ہین اس سے
بہرہ مند ہون واللہ الموفق والمعین —

آغاز قصہ ابسال وسلامان

گو اس طریقہ تعلیم مین بہت سے فوائد مضمر ہون لیکن اسمین شک نہین ہے کہ اسکے مضرتین فوائد سے بھی زیادہ ہین ہم اس موقع پر اس باب مین تفصیلی گفتگو کرنا نہین چاہتے ہین ہمکو صرف اسقدر دکھانا مقصود ہے کہ وہ لوگ اپنے مافی الضمیر مقاصد و مطالب کے لئے کس خوبی و عمدگی سے ایک قالب تیار کرتے تھے اور کس ہوشیاری اور چالاکی سے بیش بہا زر و جواہر کو گھوڑے کے نیچے چھپاتے تھے اہل اسلام مین بعض مفسرین اور کسیقدر فلسفین نے اس کوچہ مین قدم رکھا ہے لیکن اہل تصوف نے سب سے زیادہ اس وادی مین قدم مارا ہے اور اس رنگ کو ترجیح دیا ہے چنانچہ حضرت مولوی معنوی فرماتے ہین ؎

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

علامہ بیضاوی نے آیۃ ما انزل علے الملکین ببابل ہاروت و ماروت کی تفسیر مین اسی طریقہ کی جانب اشارہ کیا ہے اور کہا ہے کہ شاید یہ از قسم رموز الاوائل ہے اور

دریافت کیا کہ ابسال اُسکے پہندے مین نہ پہنسیگا تو اُسنے
دوسری چال چلی اور اپنے شوہر سلامان سے یہ خواہش ظاہر
کی کہ تو اپنے بھائی ابسال کی شادی میری چھوٹی بہن سے
کردے اور اپنی بہن کو اسپر راضی کرلیا کہ تیری شادی ابسال
سے کرا تو دیتی ہون لیکن وہ تیرا خاص شوہر ہوگا بلکہ مین بھی
تیرے ساتھ ابسال کی زوجیت مین شریک اور حصہ دار ہونگی
اور اُس عورت نے ابسال سے یہ ظاہر کیا کہ میری بہن باکرہ
ہے اور بڑے شرم وحیا والی ہے اسلئے دن کو اُس سے
مخالطت نکرنی چاہیئے اور جبتک وہ تجھ سے اچھی طرح
مانوس ہو جائے اُس سے گفتگو بھی نکرنا چاہیئے - غرض
شادی ہوگئی اور زفاف کی شب سلامان کی عورت دولھن
کے بستر پر آپ سوگئی جب ابسال بستر پر آیا تو اُس چلبلی دولھن
سے صبر ہو سکا اُس نے جلدی سے اپنے کو ابسال کے
قریب کر دیا ابسال کو اس حرکت سے شک پیدا ہوا اور اپنے
دل مین کہا کہ باکرہ حیا دار لڑکی ایسی حرکت نہین کیا کرتی اتفاقاً
اُسی وقت آسمان پر ابر چھا گیا اور بجلی چمکنے لگی بجلی کی روشنی
مین ابسال نے اُس عورت کی صورت کو دیکھ لیا اور اُسکو

زمانۂ قدیم میں سلامان اور ابسال دو حقیقی بھائی تھے
ابسال چھوٹا تھا اور اپنے بڑے بھائی سلامان کے اہتمام میں
تربیت اور نشو ونما پایا تھا اور نہایت خوبصورت و خوش شکل اور
بڑا ہی مؤدب اور عالم اور صاحب عفت و شجاعت مشہور تھا
اتفاقاً سلامان کی عورت اُسپر عاشق ہو گئی اور اسنے سلامان
کو یہ مشورہ دیا کہ ابسال کو اپنے گھر میں رکھنا چاہئے تاکہ ہمارے
بچے بھی ابسال کے علم و ادب اور حسن تہذیب سے
فیضیاب ہوں سلامان نے اس رائے کی تائید کی لیکن ابسال
اس امر کے قبول کرنے میں عذر کرنے لگا اور کہا عورتوں
بچوں کا میل جول مناسب نہیں ہے میں رہتا ہے گھر میں نہیں
آسکتا سلامان نے اسکو اسطرح سمجھایا کہ میری عورت
تیرے حق میں بمنزلۂ ماں کے ہے اُس سے میل جول رکھنے
میں کیا عیب ہے غرضکہ ابسال اُسکے گھر رہنے پر راضی
ہو گیا سلامان کی عورت اُسکے ساتھ بڑے آؤ بھگت
سے پیش آیا کرتی تھی اور ایک مدت کے بعد سلامان
کو خلوت میں پاکر اپنا عشق اُسپر ظاہر کیا سلامان یہ بات سنکر
بہت رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہوا جب عورت نے یہ

صوبہ ملک کا باغی ہوگیا اور سلامان نے ابسال کو
لشکر دیکر اسکے مقابلہ کیلئے روانہ کیا اس عورت نے
سرداران لشکر کو روپئے پیسے کا لالچ دیکر اس بات پر آمادہ
کیا کہ عین معرکۂ قتال میں ابسال کا ساتھ چھوڑ کر اس سے
الگ ہو جائیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور دشمن
غالب آگئے اور ابسال زخمی ہوکر میدان جنگ میں گر پڑا
اہل لشکر نے اسکو مردہ سمجھکر وہیں چھوڑ دیا خدا کی شان ہے
کہ ایسے وقت میں ایک وحشی جانور نے اسپر رحم کیا اور
اپنے پستان کو اسکے منہ میں رکھا ابسال دودھ پیکر سے تندر
تندرست ہوا اور چنگا ہوکر سلامان کے پاس واپس آیا ایسے
وقت میں کہ دشمنوں نے اسکو ہر طرف سے گھیر رکھا تھا اور
اسکی ریاست بہت ہی خوفناک حالت میں تھی اور وہ نہایت
متفکر اور غمگین تھا اور اپنے بھائی کے ہلاک ہونے کا غم اسپر
سب سے علاوہ تھا جب ابسال اسکے ہاں پہنچا تو فوراً
لشکر جمع کرلیا اور سامان حرب درست کرکے دشمنوں پر جا پڑا
اور انکو پریشان کردیا اور باغی سرگروہوں کو قید کرلیا اور

پہچان لیا اور بستر سے نکال باہر کیا اور خود بھی وہان سے نکل گیا۔ اور یہ ٹھان لیا کہ اسکی صحبت سے دور رہنا بہتر ہے اور سلامان سے جاکر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تیرے لئے ملک گیری اور کشورکشائی کرون اور چونکہ مجھے اپنی شجاعت پر بھروسہ ہے مین اس کام کو اچھی طرح سے انجام دونگا سلامان نے ایک بھاری لشکر اسکے لئے چھوڑ دیا اور اسکو لشکر کا سردار بنادیا ابسال نے لشکر کو لیکر دور دراز ملکون پر چڑھائی کی اور بہت سی قومون سے متعدد جنگ کئے اور بحر و بر اور شرق و غرب مین اپنے بھائی کے لئے بہت سے شہر فتح کئے اور بغیر کسی منت و احسان کے اپنے بھائی سلامان کو اسکا مالک اور بادشاہ بنادیا اسلئے وہ پہلا ذوالقرنین تھا جو تمام روے زمین کا مالک ہوگیا۔ بعد اسکے جب ابسال فتحمند اپنے وطن کو واپس آیا تو گمان کیا کہ وہ عورت اپنے عشق کو بھول گئی ہوگی لیکن اُس عورت نے اپنے خیال کو نہ چھوڑا اور پہلی ملاقات ہی مین ابسال سے معانقہ کرنا چاہا ابسال نے انکار کیا اور اسکو دھکا دیا۔ اس اثنا مین ایک

حاصل کرتی ہے (جب عقل نظری بجانب کمال ترقی کرتی ہے
تو اُسکے عرفان کی غائت یہی ہوا کرتی ہے) اور سلامان کی عورت
سے مراد قوت بدنیہ ہے جو شہوات و غضب کی امّارہ ہے
یہ قوت تمام دیگر قوا کو اپنا مسخر بنا لیا کرتی ہے تاکہ خواہشات
فانیہ کے حاصل کرنے مین سب اُسکے تابع ہو جائین اور
ابسال کا انکار اور احتراز کرنا مثال ہے عقل کے انجذاب
اور توجہ کی اپنے عالم عقلی کی جانب ۔ زوجۂ سلامان کی بہن
سے مراد وہ عقل ہے جسکو قوت عملیہ نے حاصل کیا ہو (اُس
عقل کو مطیع عقل نظری کہا کرتے ہین اور نفس مطمئنہ بھی اُسی کا
نام ہے) اور زوجۂ سلمان کا اپنی بہن کا بھیس لینا اور اُسکی جگہ پر
اپنے کو قائم کرنے سے مراد نفس امارہ کا مغالطہ دینا اور
اپنے ذلیل مطالب کے حاصل کرنے کی فکر کرنا اور اپنے
خواہشات کو مصالح حقیقیہ کی صورت مین نمودار کرتا ہے ۔
اور ابر تاریک مین بجلی کے چمکنے سے مراد خوف الٰہی ہے
جو خواہشات فانیہ نفسانیہ کے ارتکاب کے وقت انسان پر
وارد ہوا کرتا ہے اور وہ ایک جذبہ ہوتا ہے جذبات
شوق سے ۔ اور ابسال کی اُس عورت کو زجر و توبیخ کرنے سے

تمام ملک کو اپنے بھائی کے لئے صاف کردیا۔ بعد اسکے
اُس عورت نے دو شخص طابخہ اور طاعمہ نامی کو بہت
کچھ مال ومتاع دیکر اسبات پر آمادہ کیا کہ ابسال کو زہر کھلا دیں
چنانچہ اُنہون نے کسی حیلہ سے اسکو زہر دیدیا چونکہ ابسال
بڑا ہی جان نثار اور اعلیٰ درجے کا عالم باعمل اور شجاع اور
ذی نسب تھا اُسکے مرنے سے سلامان اسقدر غمگین ہوا کہ
اپنی بادشاہت چھوڑ دی اور تمام کاروبار ریاست کو اپنے
ایک ہم عہد شخص کے تفویض کردیا اور خداوند حقیقی کے دربار
مین بصدق دل مناجات کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حقیقت
حال سلامان کو بذریعہ وحی معلوم کرا دی تب اُسنے اپنی عورت
اور طابخ اور طاعم ان تینون کو زہر دیکر مار ڈالا۔

تاویل اِس قصہ کی یہ ہے کہ

سلامان	ابسال	سلامان سے مراد نفس ناطقہ ہے
نفس ناطقہ	عقل نظری	اور ابسال عقل نظری ہے جو
سلامان کی عورت	زوجہ سلامان کی بہن	درجات کمال کی جانب ترقی
قوت بدنیہ یا نفس امارہ	عقل مطیع عقل نظری	کرتی رہتی ہے اور اس ترقی
	یا نفس مطمئنہ	کے ذریعہ سے عقل مستفاد کو

جبکہ عقل نے نفس کی تدبیر کو چھوڑ دیا ہو اور بعالم مافوق کی جانب مشغول ہو گیا ہو اور ابسال کے اپنے بسالی کے ہان پلٹ آنے سے مراد عقل کا انتظام مصالح نفس کی جانب التفات کرنا اور تدبیر بدن مین نفس کی مدد کرنا ہے طابخ سے مراد قوت غضبیہ ہے جو طلب انتظام کے وقت مین بھڑک اٹھتی ہے اور طاعم قوت شہویہ ہے جو بدن کے مایحتاج اشیاء کی جانب انسان کو کھینچتی رہتی ہے سلامان کی عورت کے طابخ و طاعم کے ساتھ مل کر ابسال کے ہلاک پر متفق ہو جانے سے مراد عقل کا ارذل عمر مین استعمال النفس بارد سے ضعف دیگر کی وجہ سے معطل ہو جانا مراد ہے اور سلامان کی عورت کو اور طابخ و طاعم کو مردار سے مراد نفس کا استعمال قوا سے بدن کو آخر کار چھوڑ دینا مقصود ہے اور قوا سے غضبیہ اور شہوانیہ کے آثار کا لوٹ جانا مراد ہے اور سلامان کی بادشاہت سے الگ ہو جانے اور دوسرے کو تفویض کرنے سے مراد نفس کا تدبیر بدن سے منقطع ہو جانا اور بدن کو دوسروں کے تحت تصرف مین چھوڑ دینا مراد ہے۔

مراد عقل کا خواہشات نفسانی سے منہ موڑنا ہے اور
اس بال کے اپنے بانی کے لئے ملکوں کے فتح کرنے سے
مراد نفس ناطقہ کا بواسطہ عقل نظری کے تمام جبروت و ملکوت
پر اطلاع پانا اور عالم الٰہی میں ترقی کرنا ہے اور نیز ملکوں
کے فتح کرنے سے مراد نفس ناطقہ کا بواسطہ قوت عملیہ اپنے
مصالح بدنیہ کی تدابیر پر قادر ہونا اور انتظام امور منازل
و تدبیر بدن کو باَئین بہین انجام دینا ہے اور اسی لئے
اسکو پہلے ذوالقرنین کے نام سے یاد کیا گیا ہے کیونکہ
یہ لقب اُس شخص کا ہے جو تمام ممالک مشرق و مغرب زمین کا مالک
ہو گیا ہو اور لشکر کے ساتھ چھوڑ دینے سے مراد
قوا سے حسیہ ادراکیہ اور وہمیہ کا نفس سے کنارہ کرنا ہی
جب کہ نفس عالم اعلی کی ترقی میں مشغول ہو اور ان تمام قوا
کی جانب اسکی التفات نہو اسوجہ سے قوا سے مذکورہ مین
فساد کا سرایت کرنا اس سے مراد ہے اور وحشی جانور کے
... ہو جانے سے مراد اسپر عالم غیب سے فیضان کمال
کا دار و ہونا ہے اور اس بال کے کھو دینے پر سلامان
کا برا حال ہونے سے نفس کا مضطرب ہونا مراد ہے

اور مادہ شر وفساد ہین۔

اور یہی دونون باعث نااتفاقی وہلاکی بلاد ونقصان رومال ہین اصل ادبار اور خونریزی بندگان پروردگار کا یہی سبب ہین یہ دونون تکبر اور سرکشی مین فرعون وہامان کے جوڑ ہین۔ اور یہ ظاہر ہے کہ فرعون وہامان اور اُنکا لشکر جسطرح خاطی اور خطاوار تھے اسیطرح یہ دونون اور اُنکے ہمراہی ہماری علو مرتبت کی حمایت مین لگے لپٹے ہوے ہین حالت اُنکی یہ ہے کہ جہان قدم رکھا نحوست اور شامت اُنکے ساتھ نازل ہوئی۔

حاشا وکلا کسی طرح قرین مصلحت نہین کہ ایسے دو بھوکے مفلوک تحت حمایت سلطان روم قیام پذیر ہون۔ آپ اُنکو امن دینے سے نہایت حذر فرمائین بلکہ فوراً اُنکو نکلوا دیجیے اور گھیر کر جہان دستیاب ہون قتل کیجئے۔ آپکو چاہیے کہ ہماری مخالفت سے پرہیز کرین ایسا نہو کہ آپ کو ہمارے قہر کا دائرہ گھیر لے آپنے سنا ہوگا کہ ہمارے مخالفین کی کیا گت ہوئی اور ہماری لڑائی تے اور مار پیٹ نے اُنکی کیا حالت خراب کی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ہمنے اُنکے ساتھ

نگویند از سر بازیچہ حرفی	کزان پندے نگیرد صاحب ہوش
اگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

مولوی غلام محمد منتظم کیبنٹ کونسل

جب سلطان نے مراسلہ ملاحظہ کیا اور طرز تحریر سے
مضمون سخن پر مطلع ہوا جھلا کر کھڑا ہو گیا اور غصہ سے لال
ہو گیا اور اسقدر چلایا کہ آواز بیٹھ گئی گویا کہ رسوت کا آب زلال
پی گیا (رسوت ایک درخت کا عصارہ ہے جسکی تاثیر یہ ہے
کہ اُسکے آب زلال پینے سے آواز بیٹھ جاتی ہے)۔
پھر کہا کیا تیمور ان بیہودہ فقروں سے ڈراتا ہے یا ان
واہیات شقاشقین سے جوش دلاتا ہے یا مجکو بھی مثل
شہنشاہ عجم اور تتار دشت کے جمعا کے برابر خیال کیا ہے
یا میری جمعیت کو اہل ہند کی جمعیت خیال کرتا ہے
یا یہ گمان ہے کہ مثل افواج عراق میرے یہان کے
لشکر میں بھی مادۂ اختلاف و شقاق باہمی ہے یا یہ وہم ہے
کہ میرے ساتھ غازیان اسلام مثل عساکر شام کے
نہیں ہیں یا اپنے عساکر اور جمعیت کو میری فوج کے برابر
سمجھتا ہے شاید اُسکو یہ معلوم نہیں کہ مین اُسکے ذرہ ذرہ
حالات سے واقف ہون کہ کس کس طرح سلاطین کو فریب
دیا اور دھوکہ بازی سے غلبہ حاصل کیا اور کافر نعمت
بنا اور جو کچھ اُن سلاطین سے اسنے کیا اور جو کچھ انہون نے

کیا کیا مناسب یہی ہے کہ ہمارے آپکے درمیان جنگ
وجدال توکیا قتل وقتال کی بھی نوبت نہ آئے۔ ہمنے آپکو
تمام حجتین بتلا دین اور مثالین دیکر سمجھا دیا۔

اِس مراسلہ کے فقرون مین کہین ڈرایا کہین دہمکایا کبھی
ہولناک واقعے جتلائے کبھی وحشت ناک خبرین سُنائین۔

ابن عثمان متحیر اور مضطرب العقل تھا صبر کی تاب نہ تھی
حالانکہ وہ سلاطین عادلہ سے تھا متقی دین کا متعصب اور حامی
مگر اضطراب مزاج کی یہ حالت تھی کہ اگر نشست مین بات
کبھی شروع کرتا تو ٹہلتے ٹہلتے سرا پردہ تک آجاتا تھا۔ بوجہ [illegible]
سلطانی زمانہ موافق تھا اور شوکت سلطانی عام تھی چنانچہ ممالک
قرمان پر قبضہ کیا اور وہان کے بادشاہ سلطان علاء الدین
کو قتل کیا اور سلطان کے بچون کو قید کیا اور ممالک
مشتا اور حصار وخان پر جابرانہ دخل کیا۔ اور
امیر یعقوب بن علی شاہ والی کرمان بھاگ کر [illegible]
سے جاملا۔

حدود کوہ بالقان ممالک نصاریٰ سے ممالک
ارزنجان تک بالکل صاف ہوگئے۔

تو بادشاہ کی فوج میں اکثر پٹھان تھے اور شمار سے کم
کم پیشہ لوگوں کو علاوہ اس کے قیام سے کہ ہاتھ کہاں آ سکتے تھے
وہ سوا تیر اندازی کے کچھ نہ جانتے تھے ہمیشہ [illegible]
شہزادہ [illegible] ہوا کرتی تھی [illegible] تیر اندازی
[illegible] آخر [illegible] ہوئی۔

اہل ہند کہ جیسا کہ [illegible] مشہور ہے کہ [illegible] اس
[illegible] آخر [illegible]
[illegible] ہاتھ پاؤں [illegible]
اور خصوصاً سلطان [illegible]
رہ گئے۔

اور جیسا کہ شام آخون نے جو کچھ کیا مشہور ہے اور جب
صاحب آپ پر کچھ بیان نہیں لیکن جب ان کا بادشاہ
ملک مطلع ٹھہرا ہی ملک بقا ہوا اور قوت اور ہیبت کے
ہاتھ پاؤں بیت سلطنت کے ستون ہل گئے اور جو
مٹھی بندی تھی وہ کھل گئی بات میں پھوٹ پڑی آپس میں بغاوت
ہونے لگی روسا قتل ہو گئے چھوٹے لوگ رہ گئے تو زمانہ
نے مالا سے مروارید انتظامی کا دھاگا توڑ دیا سب انتظام

اسکے ساتھ کیا۔

اب مین مختصر طور سے حالات کی تفصیل کرتا ہون اور جو کچھ دل جانتے ہین اُسکو کھولتا ہون۔

سب سے اول یہ ہے کہ یہ حرامزادہ چور حق ناشناس پردہ عصمت کا شکنندہ بدعہد وعدہ خلاف مہریا اونٹ کی طرح اچھا کھیت چھوڑ کر ناقص پر جا پڑے یعنے راہ صواب سے منحرف طریقہ خطا کا اختیار کرنیوالا تھا۔

اسی حالت مین حملے کئے غالب آیا بڑھتے بڑھتے چل نکلا طاقت بڑھگئی لوگ غافل رہے۔

اور جسوقت سے یہ ظاہر ہوا بچپن ہی سے عیب دار تھا یہانتک کہ بوڑھاپا بھی عیب سے مخلوط رہا اور جوان ہوا اب جوان ہوکر جو پایا اور بالغ ہوکر جو کیا گیا۔ یون کہئے کہ ایک شرارہ چنگا، تھا بھڑک اُٹھا یا ایک دانہ کی شاخین پھوٹی پھوٹتے ایک گون بھر غلہ ہوگیا۔

ملوک عجم کے یہان حیلہ وفریب سے داخل ہوا اور بعد اسکے کہ ملوک عجم اگر چاہتے تو تیمور کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیتے دفعتہً انپر پیدلون اور سوارون سے حملہ کیا۔

سخت ہین اور تیر سید سے ہے استوار اور مقاتلہ اور مقابلہ کے
قوی ہین اور حجاج کے قافلہ کے اونٹونکی طرح یکجا ہین اور
بھبکے ہوے شیرونکی طرح آمادہ ہین تاہم وہ ہمارے لشکر کے
جماؤ اور فتح و نصرت کا کیا مقابلہ کر سکتے ہین۔
بہت فرق ہے کہ ایک شخص بھوکون ننگون کو اکٹھا کرے
اور ایک جگہ پہلوان اور غازی جمع ہون کیونکہ لڑائی ہمارا کھیل ہی
اور مارنا ہمارا مطلوب ہے اور جہاد ہمارا کام ہے اور غازیونکا
طریقہ فی سبیل اللہ ہمارا جادہ ہے اگر کوئی طالب دنیا کتے کیطرح
ہنپھتا ہے تو ہم انپر بایں تمنا حملہ کرتے ہین کہ اللہ کا قول بالا
ہو ہمارے لوگون نے اپنے جان و مال کو اللہ تعالی کے ہاتھ
بعوض جنت بیچا ہے
ہمارے ضرب ہاتھ کی کفار کے کانونمین بھنبھناہٹ اور تلوارونکے
خودون پر پڑنے کی جھنجھناہٹ اور ہمارے کمانونکے نقاروں کی ناک کے
نتھنون مین جھرجھراہٹ اگر انکو حکم دین کہ سمندر مین کود پڑو فوراً
تعمیل کرین اور اگر کہین کہ کفار کے خون کا دریا بہادو تو بہادین۔
اور جب چل پڑین وہ اپنے قلعون سے دشمنون کے قلعے
اکھاڑنے پر تو ہلاک کر ڈالین اور خاک مین ملادین۔

تتر بتر ہو گیا اور تفرق کے اُنکو ملک مین بولنے لگے حالانکہ
وہ لوگ اپنی صورتون مین مثل ربیع کے تھے (ربیع کا مزاج
حار رطب اور گرم تر شے نافع ہوتی ہے) اور باطن مین جمادی
ریہ بارد یابس ہے اور بارد یابس شے مضر ہے کیونکہ روح
کا مزاج گرم تر ہے) اُنکی بھیڑ یا چال ہے جدہر کو ایک ہوا
سب ساتھ ہین اکٹھے ہو کر شب باش ہوتے ہین
اور اُٹھتے ہین ایک ایک دو دو تفرقت ایادی سبا مضراب
قلک النہوبہ مثل ہے معنی یہ ہین کہ سب متفرق ہو گئے
سبا یمن کے جد امجد کا نام ہے اردو مین اس سے بہتر
ترجمہ نہین کہ اُنکی طاقت کی باو آدم کا کھیل کھیل ہو گیا ۔
جب یہ تفرق پیدا ہوا تو لشکر تیموری لوٹ مار پر اُتر آیا اور
تیمور خالی میدان دیکھکر بھول گیا اور سیٹیان بجانے لگا
اور اگر عساکر شام مین اتفاق ہوتا تو تیمور کو تکہ بوٹی کر دیتے
اور اُسکی جمعیت کو تتر بتر بظاہر دیکھنے والا خیال کرتا ہے
کہ وہ سب یکدل ہین مگر بحقیقت وہ ہر ایک اپنے اپنے خیال
مین متفرق ہے ۔
اور اگر مان بھی لیا جائے کہ وہ منتق النظام ہین نیز

ملامت نہین سنتے ۔

ہم جانتے ہین کہ یہ ہماری تحریر تجکو ہمارے بابادو کی طرف برانگیختہ کریگی اگر تو نہ آئے تو تیرے ازواج پر ہم دھاوا کرینگے اور اگر تو آئے اور ہم بھاگ جائین اور نہ لڑین تو اُسوقت ہماری عورتون پر تین طلاقین مغلظ ۔ پھر خط کو بند کیا اور یہ جواب تیمور کے پاس بھیجدیا ۔

جب تیمور نے یہ جواب [illegible] سے جوش کی آنکھین [illegible] تھی پڑھا کہا کہ ابن عثمان دیوانہ اور احمق ہے کیونکہ اُسنے طویل نامہ اور ہیچ اور ختم کیا اپنے خط کو عورتون کے ذکر پر یہ دلیل اسکے حمق کی ہے کیونکہ ذکر عورتون کا اُنکے یہان سخت عیب اور بدتر گناہ ہے یہانتک کہ وہ منہ سے لفظ عورت یا جورو کا نہین کہتے اُسکو اور لفظون سے تعبیر کرتے ہین (جیسے اہل ہند گھروالی یا اہل خانہ کہتے ہین) اگر کسی کے لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اُسکو مخدرہ پردہ نشین مستورہ کہکر تعبیر کرتے ہین ۔

بلاد روم کے خراب کرنیکو اُس اُلو کی ہم خاصیت سے یعنے (تیمور) کا قصد

اور ہم [illegible] کو [illegible] کی یا گردن سنبھالیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] کیا [illegible] گئے ۔

[illegible] آنکو کسی یا میں ڈالدے [illegible]
[illegible] کہ [illegible] کہ ہم [illegible]
[illegible] اور [illegible] لگے رکھو ۔

ہمارے [illegible] کے دل نمازی شجاع [illegible] زیادہ
[illegible] میں رہتے اگر ضرورت ہو تو وہ [illegible]
کہ [illegible] پر کار بند [illegible] نکر سکیں) جیسے [illegible] اور [illegible] اور
چیتے اور [illegible] پھاڑتے بھیڑیوں کی طرح اُنکے [illegible] کاٹنے والے
اور [illegible] مظفر [illegible] ہے ۔

ہمارے [illegible] ایسے ہوں کہ انکے دل ہماری محبت سے آباد ہیں اُنکے
[illegible] ہیں جسمیں نفاق کا گزر نہیں اُنکے چہرے میدان جنگ
میں ترو تازہ اپنے اللہ کی طرف نگران رہتے ہیں ۔

ہمارا مقصد اور یہ ہے کہ ہمارے تمام اشغال اور بڑے سے بڑے
اشغال و احوال کفار کا گلانا اور مثل چربی کے پگھلا دینا (یعنے
شکست دینا) اساری کا گھیرنا غنیمت کا جمع کرنا ہم لوگ
خدا کی راہ میں ایسے لڑنے والے ہیں کہ کسی ملامت کرنیوالے کی

مساعدت کی نہ توفیق نے (کیونکہ توفیق کے یہ معنی ہین کہ پہلے کام کے
اسباب مہیّا ہون) اور یہ فوج کہ جسکو بحر زخار کہئے تو بجا ہے
اور اندہیری رات سے تشبیہ دیجئے تو روا ہے چلتی پہرتی
اور راہ مین قہر و استیلا کرتی ہوئی قلعہ شہر کماخ پر خیمہ
افگن ہوئی (کماخ عجمی لفظ ہے اور بلاد روم سے ایک بلدہ
کا نام ہے)

یہ قلعہ اپنی مضبوطی مین ایسا ہے جیسا موحد خدا پرست کا یقین
کہ کسیطرح ٹوٹ نہین سکتا اور اپنی حفاظت کی شہرپناہ مین ایسا تہا
جیسا عابد کا اعتقاد کہ اُسمین کوئی سوا خدا کے دخیل نہین ہوتا اُسکی
خندق تک وہم کا تیر بھی نہین گزر سکتا اور اُسمین پہونچنے کے لئے
فہم صائب کا رہبر بھی رہنمائی نہین کر سکتا — قدرت کے معمار نے
اُسکے سنگلاخ ارکان کی بنیاد ڈالی اور فطرت کے انجنیر نجار نے
اُسکے قد بنائے نہ پیے ڈول یعنی عمارت تہی نہ زمین سے ملی ہوئی
سنگتی مگر اپنی مضبوطی مین یہ قلعہ بے نظیر تہا —

حدود قلعہ کماخ

ایک جانب نہر فرات قدمبوس تہی دوسری طرف ایک
وسیع وادی اُسکے پہاڑون کی نگہبان تہی جسکے بہاؤ مین قدم

اب تیمور نے ابن عثمان پر چڑھائی کا راستہ نکالا اور رفیق و طریق کی فکر کی جیسے مثل مشہور ہے اول رفیق پھر طریق اور ایک رہبر کو ساتھ لیا۔ فوج کا شمار کیا تو گویا فاذا الوحوش حشرت یعنے جسوقت وحوش کا حشر انسانوں کے ساتھ ہوگا تو کیا ہجوم ہوگا۔ اور جب وہ فوج زمین پر پھیل گئی تو گویا فاذا الکواکب انتثرت یعنے ایسے ہو گئے جیسے ستارے جھڑ جاتے ہیں اور جسوقت فوج نے اپنی موج میں حرکت کی تو گویا فاذا الجبال سیرت یعنے یوں معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ چل رہے ہیں اور جب ذرا آہستے تو گویا فاذا القبور بعثرت۔ یعنے یہ عالم ہو گیا کہ قبرسے مردے اُٹھائے گئے اور جب چلے تو فزلزلت الارض زلزالہا۔ یعنے زمین پر بھونچال آگیا اور ہل گئی اور جب چلے تو گویا فاذا طمت القیامۃ اہوالہا یعنے قیامت کی ہولناک سین دنیا کے ناٹک میں تماشائیوں کو دکھلا دیا۔

اور تیمور نے اپنے ولیعہد بہادر محمد سلطان بن جہانگیر یعنے اپنے نواسہ کو لکھا کہ تم بمعیت امیر سیف الدین اسجانب کے پاس حاضر ہو۔

اب تیمور براہ راست روم کو روانہ ہوا۔ اتفاق نے تیمور کی

کر کے تمام کڑیاں تختے اور لکڑیاں وادی میں ڈالدین
اور زمین کے ہموار کر دیا اور عرضاً طولاً بھر دیا۔
اہل قلعہ کو جب معلوم ہوا کہ وادی کو لکڑیوں سے بھر دیا ہے
انہوں نے فوراً باروت ڈالکر آگ دیدی تمام لکڑیاں مشتعل
ہو گئیں مگر چونکہ بنیاد قلعہ کی پہاڑ پر واقع تھی اُسکو کچھ مضرت
نہ پہونچی۔
مگر تیمور کے استقلال اور فکر میں اس سے کچھ فرق نہ آیا بلکہ
فوراً حکم دیا کہ ہر شخص بقدر پانچ نصف من کے پتھر لاوے اور اسمین
ڈالے کیونکہ تھا کہ چھوٹیوں پانی سے دل کی طرح پل پڑے اور
پہاڑ اور میدان اور دشت نشیب و فراز سے پتھر لائے
اور اس وادی میں ڈالے لحظہ کے لحظہ میں فوج تیموری
نے درہ کو دیکر پتھر کنکر سے بھر دیا پھر حکم دیا کہ ان پتھروں کو
اس وادی میں اسطرح ڈالدو کہ جیسے کفار تھا ست کو جب جہنم
سے لیجایا جائیگا کہ تو بھر گئی اور وہ کہے گی ہاں کچھ اور بھی زیادہ
کرو چنانچہ عساکر تیموری نے پتھروں کے تو دے کہ جمع کیے
تھے کسقدر پتھر اسمین ڈالے گئے بھرنے کے بعد جسقدر
اسمین ڈالے گئے اس سے ہزار چند باقی رہ گئے جہانتک

نکلنا محال تھا تمام پانی نہر فرات مین آتا تھا اور دوسرے
دو جانبون مین ایسے پہاڑ تھے کہ جب اُنپر آنکھ پڑتی تو بصیرت
زبان حال سے کہتی ان ہذا لشئ عجاب بیشک یہ عجیب چیز ہے
تیمور نے اسکو بلا تکلف لے لیا اور آسکے مکانات مستحکم مین
بلا مزاحمت و وقفہ داخل ہو گیا۔
یہ قبضہ قلعہ کا بعد آسنے محمد سلطان کے ہوا کیونکہ تیمور نے
بعد آسنے ولیعہد بہادر کے قلعہ کا محاصرہ اور جنگ اُسکے
سپرد کی

قلعہ کو تیمور نے کسطرح فتح کیا

بدین وجہ کہ وادی مین کسی کے پیر جمتے نہ تھے جو آتا تھا دشوار
گزاری وادی سے تنگ ہو کر بے نیل مرام واپس ہوتا تھا وادی کا
دہانہ جھاڑ جھنکار تھا اور علاوہ بریں زائد تھا کسیکو عبور کا قابو نہ ملتا تھا۔ تیر کی زبان
اُسکے عرض کی آبروریزی نہ کر سکتی تھی دیعنی تیر اُسکے عرض کو طے
نکرتا تھا) غواص دغوطہ زن) بینائی کا پاؤن اُسکی تہ تک نہ پہونچتا تھا
تیمور کی جب نظر اُسپر پڑی اور چشم فراست سے دیکھا فوراً
حکم دیا کہ اسمین تختے اور لکڑیان ڈالی جائین آنکھ جھپکنے کی دیر
تھی کہ فوجی سپاہیون نے درختون کو گرا کر اور مکانونکو منہدم

شمس کیا تو قاصدون کو ہر چہار دور وارد کے اطلاع کے لیئے فرمان واقعات بینک و بد وغنیمتہا سے جد جد بعنوان ذیل لکھکر روانہ کیا ۔

ترجمہ شش

ان تینون شخصون کی جنگ سے خونریزی خالی نہین		شتاکرینا کماخ کا قلعہ ہوا ہے فتح

اس فرمان مین یا اشتہار مین اپنا خط لکھنا اور ابن عثمان کا احمقانہ جواب لکھنا ظاہر کیا ۔

خلاصہ اشتہار و عنوان تحریر یہ تہا کہ ہمنے ابن عثمان پر ظلم نہین کیا اور نہ جادۂ عدل و انصاف سے تجاوز کیا بلکہ ہمنے بڑی نرمی اور لطف سے لکھا تہا کہ تو اپنے مملکت کے دنبلون سے مادۂ فساد کا نکالدے یعنے احمد جلایری (یہ قوم جلایر کی طرف نسبت ہے) اور قرا یوسف ترکمانی کو جنہون نے بلاد کو بے چراغ اور بندگان خدا کو برباد کیا ہے اور ظاہر ہے رضا بالمعصیۃ بھی معصیت ہے اور اقرار بالکفر کفر ہے اور فاسق بے سوال محتاج بہتر ہے فاجر ظالم سیئی الباطن سے یہ دونون وزیر بنگئے اور ابن عثمان مملکت فساد کا امیر بنگیا ۔ اور بغض و عناد مین وہ دونون اگر چہوٹے ہین تو یہ بڑا ہے

نظر جاتی تھی پتھر ہی پتھر نظر آتے تھے ـ

جب وادی بھر گئی فوج اسپر سے چلکر دیوار دز کے قریب پہونچی اور سیڑھیان لگا کر اوپر چڑھ گئی اور جو برج تھے تیر اندازی کر کے وہان مورچہ باندھا ـ

اب اہل قلعہ اپنی زبان درازی سے باز آئے اور امان طلب کی اور کہا کہ تم قلعہ میں باطمینان و سلامتی آجاؤ ـ

یہ محاصرہ اور اہل قلعہ کا مضطر کرنا شوال سنہ [illegible] میں ہوا ـ

جب تیمور نے قلعہ کو مستقر بنایا حکم دیا کہ ان پتھروں کو جہان کے تہان پہونچا دو یہ کہنا تھا کہ اہل عساکر ہوا کی طرح سے اُڑے اور جہان سے لائے تھے وہین پہینک آئے پھر شمس کو وہان کا والی بنایا اور وہان سے اسطرح لوٹا جیسے کل گزشتہ ـ

یہ قلعہ ارزنجان سے نصف منزل ہے ـ اور یہ قلعہ اُن مشہور قلعون سے ہے کہ جسمین باریابی دشوار اور جسکی استواری معلوم ہے ـ

جب تیمور نے اس قلعہ کا ازالہ بکارت اپنے فولادی حربے سے کیا اور قہرا فتح کر کے بہر جبر نقصان باعطار تولیت

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی
معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے
دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندولال بہکٹہہ باشی واقع سمت دوم
صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲۱۴ عرصہ دراز سے تیار ہوئی ہے
سات پوڑی ادویہ قیمت عہ؍ حالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اُسکی
کہدیجاویگی طرفہ یہ ہیکہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض
شفا پاچکے ۔

روغن خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے جسکے لگانے سے
سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالون کا سیاہی رہتا ہی بھوراپن نہین
ہوتا جنکو منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہی فی شیشہ ۳؍ بوقت
اخذ خضاب ترکیب بتلائی جاویگی ۔

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان کشن پرشاد
مہاراجہ بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی

اور وہ دونون فساد مین بچا سے عشیرہ کے رکبنہ ہین دونون
اُسکے والی ہین تو کیا برا مولی ہے اور کیا برا کبنہ وہ دونون
درست نہوے اور ابن عثمان کو بگاڑ دیا اور انکو کچھ فائدہ
نہوا اور یہ لڑنے مین آگیا گویا کہ شاعر نے انہین کا امر مراد رکھا
اور انہین کا قول ظاہر کیا اور عیب کیا انکو اپنے قول سے۔

ترجمہ شعر

اونٹ خارشتی کی صحبت مین اگر اچھا رہے		یہ نہ اچھا ہو جو اچھا ہو وہ خارشتی بنے

ابن عثمان اپنی کجی پر رہا اور انکو پناہ دیکر ایسا ہو گیا جیسے کسی
شخص نے کفتار لنگڑے کو پناہ دی تھی (کسی شخص نے کفتار جانور
کے لنگڑے پن پر ترس کھا کر اسکو پناہ دی بالآخر کفتار نے
اسکا پیٹ چاک کر دیا) ہمنے اسکو منع کیا نہ مانا اور متنبہ کیا تو
نہ باز آیا بطور عبرت اسکو اورون کے واقعات جتائے نہ سمجھا
ہرچند کہ ہماری انتقام نے اسکو بزبان حال کہا کہ الحذر الحذر۔
ہمنے اپنی عادت اور رسم کے موافق اسکا نام اپنے نام کے
ساتھ لکھا اسنے اس طریقے سے تجاوز کیا اور اپنی کجروی ظاہر
کی اور اسنے بعض مراسلات اور مکاتبات مین اپنا نام طرح سے نام
کے نیچے لکھا اسکو بھی واجب تہا کہ لیتے وہ اس سے بھی ارذل ہوتا)

مولوم حکیم محمد ۔۔۔ احمد

اللہ عظمت

سرشتہ اسے آشنا ہے بلند خرامان شو اے ابر مشکین پرند

بنال از دو دل دعلیچون کبک شاہ کہ جشن جی جون جشن جہانگی

دبدبہ آصفی

۱۳۱۸ آخسی

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہم

کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جسمین

نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے

بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص شاد

تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہیں حسب ارشاد

مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی راے ہیرالال صاحب متخلص بہ نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ [illegible] میں

شائع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چودھویں تاریخ باہتمام دکن شائع ہوگا کل

حقوق بحق رای ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہیں مستثنیٰ

عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط کو خطاب

عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی

۱- امرائے عظام سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

۲- پبلک سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

۳- باہر والوں سے اسکے علاوہ محصولڈاک - ہر

ف۱- جو صاحب کوئی اصلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے

انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف۲- ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

اطلاع مضامین و قیمت و درخواست خریداری بنام

ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس حیدر آباد دکن

علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار

و مدار المہام سرکار عالی



تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۵) جلد (۴)

بقیہ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبہ آصفی نمبر (۴) جلد (۴)

ہم سروا امید ہا بھجنون کا ترجمہ لکھتے ہین کہ یہ معلوم ہو جاسے کہ
عبارت کا ڈھنگ کیا ہے۔ اسمین بائیسوان لکچر ہے اور اسکے دو باب
جنکو انوواکا کہتے ہین اور ۱۶ نظم ہین۔

ترجمہ۔ اصل سبب آگ ہے اور آفتاب اور ہوا۔ اور چاند اور
برہما سے پاک اور پانی اور کل خلق کا اشرف۔ وقت۔ پل۔ گھڑی وغیرہ
اور یہ وہ ہے جسکی افضلیت بڑی ہے اور صورت نہین ہے [illegible]
جسکی شہرت مختلف مقدس گیتون کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور وہ [illegible]
جسکا وجود کل مقامات پر جلوہ فگن ہے سب کے پہلے وہ خلق ہوا [illegible]
اور پیدا ہوا ہے۔ وہ علیحدہ علیحدہ انسانون اور بالمجموع کل انسانون [illegible]
پاس ہے وہ جسکے قبل کچھ نہین پیدا ہوا۔ وہ جو مخلوق کا افضل ہے اور

زمین آسمان اور کائنات انکو وہی سمجھنا چاہئے سب سے قبل پیدا ہوا۔
اور یہ سمجھنا چاہئے کہ تمام دنیا مین اور نظام شمسی خود اسی کی ذات ہے اور
سنجیدگی سے قربانی کرنی چاہئے۔

عقل اور دولت کے لئے مین قربانی کے بادشاہ کی جو اندرا کا
دوست ہے خدمت مین منت کرتا ہون خدا کرے یہ ہم قربانی اثر پذیر ہو

اے اگنی تو مجھے آج اس نور عقل سے روشن ضمیر کردے جسکو دیوتا
اور بزرگ پوجتے ہین خدا کرے یہ قربانی رنگ۔ اثر جائے۔ ای ورن تو وہ
عقل مجھے عطا کر

اے آگ اور پرجا پتی میرے دل کو نور جمعیت عنایت کر۔ ای
اندرا اور ہوا مجھے ایسا کردے کہ عقل سے دل مالامال ہو جائے اللہ کی
قدرت سے مین عقل سے بہرہ ور ہوجاؤن۔ اور خدا کرے کہ یہ قربانی مقبول ہو
اور میری کامیابی سے گروا اور سپاہی دونون کو فائدہ حاصل ہو۔
دیوتاؤنکی بدولت مجھے وہ خوشی حاصل ہوجائے جسکی کوئی انتہا نہین۔
مین تجھے قربانی دیتا ہون اللہ قبول کروا دے۔ اور تو مجسم شرفیت ہے۔

شاد عفی عنہ

جزو جسم ہے وہ خلق سے خوش ہے اور جس نے چاند سورج۔ آگ کو پیدا کیا
یعنے تین روشن اجرام کو کس خدا کے نام کی قربانی ہمین کرنی چاہیئے۔
اسی کے نام کی جسنے آسمان کو سیال بنایا اور ٹھوس زمین پیدا کی۔ اور
نظام شمسی اور اجرام علوی مرتب کیا اور کائنات الجو مین قطرہای باران
بھیجے۔ کہ خدا کے نام کی ہمین قربانی کرنی چاہیئے۔ اِس خدا کے نام کی
جسکو آسمان زمین دونون خیال مین رہتے ہین۔ اور ان دونون کو مضبوط
کرتا ہے اور نور بار ہو اور آفتاب انکو روشنی دیتا ہے حکیم طبع آدمی
اس سے جو اور سب سے نہان ہے دیکھ لیتا ہے اور جسکے سبب سے
دنیا قائم ہے۔

دنیا اسکا ایک جزو ہے۔ اور اسی سے آفرنیش ہے مخلوق مین وہ
پیوست ہے مختلف صورتون مین اس حکیم طبع انسان کو لازم ہے
کہ اس غیر فانی کو مقدس سمجھے اور الہام کے مطلب پر غور کرے۔ اور
اُس نظر سے نہان کو دیکھے جسکو تین حالتون سے واقفیت ہو آفرنیش
اور قیام اور فنا جو بالکل راز سربستہ ہے۔ وہ برھما جسکو دیوتا باقی کہتے
ہین یعنے جنکو فنا نہین ہے وہی بچون کا مقدس باپ ہے اور وہی
حکم تمام عالم مین ہے۔
عناصر کا جاننا۔ مختلف دیوتاؤن کا پتا لگانا یہ اسی کا کام ہے

تین کارخانہ اسوقت موجود ہین ۔

کارخانہ پارچہ بافی

شمار	نام	مقام
۱	حیدرآباد دکن اسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی ۔	حیدرآباد
۲	محبوب شاہی مل گلبرگہ ۔	گلبرگہ
۳	اورنگ آباد اسپننگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی ۔	اورنگ آباد

دیگر کارخانجات

نام مقام	تعداد	کیفیت
اورنگ آباد ۔	۱	روی صاف کرنے گٹھے باندہنے کا کارخانہ ۔
جالنہ ۔	۳	"
منچلی گانون ۔	۲	کارخانہ صفائی پنبہ ۔
بیڑ ۔	۱	"
رائچور ۔	۳	گٹھے بنانیکا کارخانہ ۔
یادگیر ۔	۱	"
لاتور ۔	۱	کارخانہ صفائی پنبہ ۔
اودگیر ۔	۱	"
ورنگل ۔	۱	گٹھے بنانے کا کارخانہ ۔
فرخ نگر ۔	۱	تیل نکالنے کا کارخانہ ۔
حیدرآباد ۔	۱	برف لمیٹڈ
حیدرآباد ۔	۱	آٹا بنانیکا کارخانہ ۔
حیدرآباد ۔	۱	شکر بنانیکا کارخانہ جسمین عنقریب کام شروع ہوگا ۔
حیدرآباد بیگم پیٹھ	۱	تیل نکالنے کا کارخانہ "

گولمپٹ کے متعدد کارخانہ ہین اور برف بھی اسکے سوا گلبرگہ اور حیدرآباد کے کارخانہ پارچہ بافی مین بنتا ہے ۔۱۲

بقیہ صنعت

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر (۴) جلد (۴)

یہ ایک ناقص فہرست ہے ان قدیم صنائع کی جو کسی زمانہ مین دکن کیلئے باعث فخر تھے اور جنکے اب صرف آثار باقی رہگئے ہین - یہ سب اشیا جسقدر عمدہ ہوتے ہین اسپر عام راے کا اتفاق ہے - مگر افسوس ہے کہ اکثر یہ صنائع کس مپرسی کی حالت مین ہین اور خوف ہے کہ اگر جلد انکی خبر نہ لیجاے تو وہ بھی معدوم ہو جائینگے -

اسکے بعد ہم اہل ہرکو دکھلانا چاہتے ہین کہ زمانہ حال کے اصول پر دکن مین کسقدر کارخانہ قائم ہوے ہین -

کارخانجات

ممالک محروسہ سرکارعالی مین سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے

اور صنعت وحرفت کا کام عمدہ طور سے ہو رہا ہے چنانچہ جسکا ثبوت شہر گلبرگہ

دار الصناعت دیکھا ہے جہان کے اشیا صنعت قالین شطرنجی وغیرہ

اور خیمہ شطرنجی قالین وغیرہ وغیرہ اس قسم کی چیزیں اعلیٰ درجہ کی

تیار ہوتے ہیں ۔

افزائش نسل چوپایہ سرکار عالی نے اپنے مراحم خسروانہ سے ایک سررشتہ

بنام افزائش چوپایہ قائم کیا ہے جسکے ناظم مسٹر ... صاحب ...

ہیں اس سررشتہ کے قیام سے سرکاری غرض یہی ہے کہ فوج اور ملکی

ضروریات کے لئے اعلیٰ درجہ کے گھوڑے ملیں ۔ پونچ جیرو ۔

سنگاریڈی صدر مقام قرار دئے گئے ہیں ۔ (۸۰) گھوڑے

فارس سے اور (۱۵۱) بیل میسور سے منگوائے گئے اس سررشتہ

کے لئے ... مبلغ ... منجانب سرکار صرف ہو رہے

اور مادیانوں سے جو بچھڑے حاصل وہ ذیل کے نقشہ سے معلوم

ہوں گے ۔

مادیان جنپر گھوڑے چھوڑے گئے			بچھیرے جو ... حاصل ہوئے		
سرکاری	دیگر	جملہ	سرکاری	دیگر	جملہ
۱۹	۸۳۲	۸۵۱	۱۱	۵۶۱	۶۹۲

مدارس صنعت و حرفت سرکار عالی کی طرف سے اورنگ آباد و ورنگل مین ایک ایک مدرسہ صنعت و حرفت قائم ہو لیکن ممالک محروسہ کی حالت کے لحاظ سے یہ تعداد بہت ہی مختصر اور ناظم صاحب کی فوری توجہ کا محتاج ہے کم سے کم ہر ایک ضلع مین ایک مدرسہ تو ضرور ہے۔

ہمکو پورے طور پر علم نہین ہے کہ یہ مدارس کن اصول پر قائم ہوئے ہین اور جبتک کہ وہ اصول نہ معلوم ہولنا ہم انکے نتائج کی نسبت کچھ بحث نہین کرسکتے۔

ان مدارس کے اخراجات خزانہ شاہی سے حسب ذیل دیئے جاتے ہین۔

تفصیل اخراجات مدارس صنعت و حرفت

نمبر	نام	رقم سالانہ	وظیفہ طلبہ
۱	مدرسہ اورنگ آباد	[illegible]	[illegible]
۲	مدرسہ ورنگل	[illegible]	[illegible]

دارالصناعات مجالس اضلاع و بلدہ کے مجالس مین بھی دارالصناعات ہین

بقیہ حکمت فلسفہ ''

(سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر ۱۳، جلد ۲۳)

علم فلسفہ کے عالمون کا یہ قول ہے کہ دنیا مین جو واقعات پردۂ غیب سے وقوع مین آتے ہین وہ خالی از حکمت نہین ہوا کرتے بلکہ وہ انسان کی بہبودی ہی کے لئے ہوا کرتے ہین بعض اوقات ایسے واقعات وقوع پذیر ہوتے ہین کہ ظاہرا بے وجہ اور بے دلیل بنی برنا انصافی معلوم ہوتی ہین مگر فی الواقع وہ باوجہ ہوتے ہین ۔

گو فلاسفرون کا قول صحیح سمجھا جائے مگر دنیا مین جب ایسی نظیر پیش ہو جاتی ہے کہ ہزارون ناکردہ گناہ کے عزیز جانین ناگاہ کسی حادثہ کے وقوع سے ضائع ہوئین تو دل پر عجیب کیفیت طاری ہوتی ہی اور سمجھ مین نہین آتا کہ اُسکے وجوہ کیا ہونگے کیونکہ ظاہرا کوئی وجہ نہین پائی جاتی کہ وہ گروہ کے گروہ ایک وقت واحد مین نذر اجل ہو جائے

مدرسہ سالوتریان

ناظم صاحب افزائش نسل چوپایہ کے زیر نگرانی ایک مدرسہ بنام مدرسہ سالوتریان ۱۳۲۶ف سے بلدہ حیدرآباد مین قائم ہے سرکاری غرض یہ ہے کہ اس مدرسہ مین فن سالوتری کی تعلیم دیجائے جس سے سرکاری اور پبلک کے لئے آسانی ہو ۱۳۲۸ف مین اس مدرسہ کا خرچ [illegible] رہا۔

باقی آئندہ۔

قادر مرتضیٰ حسین

اطمینان و دلاسا دیتے اور بزرگون سے دعا کی التجا کرتے تھے بالآخر لمحہ بہ لمحہ اُنکی
حالت افراط بارش سے زیادہ نازک ہو گئی اور انہون نے سمجھ لیا کہ اب
مرنا ہی نصیب مین لکھا ہے جب ایسا وقت آجاتا ہے پھر کون کسیکا ہمدرد کون
کسکا ساتھی جو لوگ توانا اور جوان تھے سب کی الفت پر خاک ڈال کر اپنی ہی
جان بچانے کی فکر کی اور یہ تدبیر سوچی کہ کسی بلند مقام پر چلے جاہین اور فوراً
گھر چھوڑ کر ایک ٹیلے کی طرف دوڑے یہ سمجھ رہے تھے کہ اپنی عزیز جان کو
بچانے کے لئے جا رہے ہین مگر یہ سمجھا کہ آنکے لئے موت استقبال کر رہی
ہے گھر سے وہ باہر نکلے اُسکے ساتھ ہی ایک سیلاب پانی کا ایسے زور سے
آیا کہ ہاتھون ہاتھ اُنکو اپنے دامن مین لے لیا اگر بیچارے گھر ہی مین رہتے
تو شاید کچھ اور لمحہ کی مہلت اسواسطے ملجاتی کہ اپنے عزیزون کو ایک نگہ بھر کر
دیکھہ ہی لیتے جو لوگ ناتوان اور ضعیف تھے اور بچے تھے اُنکا حال نہایت
درد انگیز رہا وہ سب کے سب بالاخانہ پر گئے دیکھا کہ وہ اپنے مکان مین
نہین ہین بلکہ ایک سمندر مین تباہ شدہ جہاز پر بیٹھے ہین اور وہ دنیا کے
چند ہی لمحون کے مہمان ہین تو ایک ہی شور و غوغا مچا یا درد انگیز صدائین بلند
ہوئین آسمان کو دیکھکر دعا کرتے تھے کہ یا خدا ہمکو اس غضب سے بچا ہمنے
اگر کچھ خطا کی ہے تو اُسکو معاف فرما اگر ہم خطاوار ہین اور سزا کے سزاوار
ہین تو خیر جو تیری رضا ہو مگر ان چھوٹے ننھے بچون نے کیا خطا کی

بالآخر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ انسان کا حوصلہ نہین ہے کہ وہ راز حقیقی سے واقف ہو سکے۔

امریکہ جو ایک نہایت مشہور و معروف مقام ہے جسکی سرزمین اعلیٰ تہذیب پرو شائستگی صنعت و حرفت کی بدولت دنیا کا نمونہ بن رہی ہے وہان بتاریخ ۵ جون ۱۹۲۱ء ایک ایسا سخت جانکاہ واقعہ وقوع ہوا کہ جبتک کہ تاریخی دنیا ہے فراموش نہ ہوسکے گا خدا ہی جانے کہ کیون وہان متوطنون پر یہ غضب نازل ہوا۔

۵ جون ۱۹۲۱ء کو بمقام پرک ڈامی لٹل ایل سٹی کے شہرون اور اُسکے اطراف و اکناف کے حدود مین صبح کے وقت آسمان پر ابر کے ٹکڑے نمودار ہوے اور رفتہ رفتہ تھوڑی ہی دیر مین خوب گھٹا چھا گئی اور بارش شروع ہوئی وہ اس زور و شور سے کہ آناً فاناً تالاب و ندیون و باولیون مین لبالب پانی بھر گیا اور دیکھتے دیکھتے تمام شہر کے سارے نشیب کی زمین اور اُسکے مکانات پانی سے لبریز ہو گئے لوگون نے دیکھا کہ اب مکانون مین رہنا اپنی عزیز جان کو نذر اجل کرنا ہے مگر مکان کی الفت اور عیال و اطفال کی محبت قدم بڑھانے کی اجازت نہین دیتی تھی وہ کبھی تو اپنی جان عزیز کے بچانے کی فکر کرتے کبھی بچون کو گود مین لئے ہوے اُنکی جانونکی خیر مناتے ایک طرف سے عورتون کو

آگ اور پانی انکا تعاقب کیا ہوا اگر کسی نے پانی کی پناہ سے جان
بچالی تو آگ کے شعلے کا لقمہ ہوتا اگر آتش سے کوئی اپنے کو بچا لیتا تو پانی
کا سیلاب اپنے دامن میں کھینچ لیتا کیا عجیب و غریب بات ہے کہ
باوصفیکہ آتش اور آب میں ضد ہے اور دونون کبھی متفق نہین ہوتے
مگر شہر مینا امریکہ کی بدنصیبی ہے کہ اُس کے ایک حصہ کی بربادی کے واسطے
دونون اضداد متفق ہوے غرض اس حادثۂ جانسوز سے فینو پارک کے
بڑے بڑے مکانات اور کارخانجات بجلی کی قندیلین پن چکیان اور آہنی
پلین سب نیست و نابود ہوگئین پچاس لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا اور قریبًا
۵ ہزار آدمی اپنی امیدون اور ارمانون کو ساتھ لئے ہوے دنیا سے
رخصت ہوگئے خاندانون کے خاندان بے پتا ہوگئے جنکا نام و نشان
دنیا مین باقی نہین رہا گویا دنیا مین پیدا ہی نہین ہوے تھے اتفاق سے
صرف چند لوگ رہگئے شاید خداوند تعالی نے انکو اسلئے زندہ رکھا کہ
عزیزون کی دائمی جدائی پر رو رو کر جان دین۔

محی الدین حسین خان نسیم

خدایا انکو تو بچالے تاکہ ہمارے یادگار تو دنیا مین رہین۔ غرض ہزارون آدمی رحم اور بیچارگی کے لہجہ مین صدائین دے رہے تھے مگر کیا ہو سکتا ہے جبکہ خدا ہی کا قہر نازل ہو۔

ان بدنصیب لوگونکی تباہی کے لئے جو کچھ اسباب پیش آئے قدرت نے شاید اُسکو ناکافی خیال فرمایا کیونکہ ایک اور نئی آفت پیدا ہوئی وہ یہ کہ ناگاہ بجلی گرجی جسکی آواز ہوشربا تھی اور اُس انبار خانہ پر جا پڑی جو گیاس کے تیل کا عالیشان بنا تہا چندہی منٹون مین سارا شہر دہوین سے بھر گیا حتیٰ کہ تاریکی پھیل گئی۔ اور اسکے بعد ہی آگ لگ گئی۔ چونکہ گیاس کا تیل باروت سے کم شعلہ افروز نہین ہے جس سے ہندوستان بھر واقف ہے وہ آگ بھڑک اُٹھی کہ دو دو سو فیٹ اونچی بھڑکتی تھی اُسکا بجھانا امکان سے باہر ہو گیا کسکو ہوش تھے کہ بجھانے کی تدبیر سوچتے۔

افراط بارش سے پانی کا سیلاب زور سے اُن بڑے بڑے تیل کے حوضون مین جا گرتا اور نشیب و فراز زمین پر کودتے اور پھاندتے دوڑتا تہا اور اُسکے ساتھی ساتھہ گیاس کا تیل بہتا تہا اور آگ بھڑکتی جاتی تھی گویا پانی پر شعلہ فشان آگ ناچتی تھی غرض ہر طرف سے شور و فغان تہا کہ دوڑو بھاگو مگر کہان کا بھاگنا جسپر خدا کا غضب ہو اُنکو کون بچا سکتا اور وہ کہان دوڑ سکتے ہین بیچارے وہ جس طرف دوڑتے اُدہر موت سامنے کھڑی تھی۔

تاریخ ۲۴ مہر روز یکشنبہ کو دوسرے باجگذار راجاؤں کی طرح موافق
اور شاہی دربار کے قاعدہ سے رانا امر سنگھ نے شہزادہ سے
ملاقات کی اور نذر گذرانی۔ نذرانہ مین اُسکا خاندانی بے بہا لعل (جو کھجور کے
برابر تھا) اور اقسام کی طلاکاری ہتھیار اور باقی ماندہ سات بیش قیمت
ہاتھی اور نو گھوڑے بھی شامل تھے۔

شہزادہ نے رانا سے بہت ہی اخلاص اور اعزاز کے ساتھ ملاقات
کی۔ اسوقت رانا قدمبوس ہوکر معافی کا خواستگار ہوا۔ شہزادہ نے رانا کو
تسکین دلائی اور ہر طرح سے اُسکی حفاظت کا یقین دلاکر ہاتھی گھوڑے
شمشیر و لباس وغیرہ کے خلعت سے اُسکو رخصت کردیا۔

اسکے بعد بھی شاہجہان نے اپنی خوشی سے رانا کے ساتھ بہت ہی
عمدہ برتاؤ رکھا۔ شہنشاہ اکبر کے زمانہ سے جتنا ملک رانا کے قبضہ سے
فتح کرلیا گیا تھا وہ سب واپس دیکے رانا کے فرزند راجہ کرن کو اپنے
علاقہ کے جاگیرداروں کے معزز گروہ مین شریک کیا اور بہت توقیر بخشی

اسطرح رانا امر سنگھ کے زمانہ حکومت مین اودے پور کے
شاہی خاندان کی خودمختاری کا خاتمہ ہوکر اُسکی وقعت ہر طرح گھٹ گئی۔
اسوجہ سے اُسکی شگفتہ طبعی مین فرق آگیا۔ اور وہ ہمیشہ دریائے غم مین ڈوبا ہوا
نظر آتا تھا۔ آخر الامر تھوڑے ہی زمانہ مین کل کاروبار سلطنت کا رانا کرن کے سپرد ہو

بقیہ تاریخ اودے پور

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبہ آصفی نمبر (۲) جلد (۳)

یہانتک رانا امر سنگہ کی خوش قسمتی سے سلطنت کا کاروبار ٹہیک چلا اسکے بعد اسپر ایک بلائے عظیم نازل ہوئی جس سے وہ عاجز ہوگیا چونکہ جہانگیر پادشاہ کے فرزند شہزادہ خرم عرف شاہجہان نے اپنی بے انتہا فوج سے اسپر چڑہائی کی۔ گو اسوقت رانا نے بھی حتی الامکان فوج جمع کرنے مین کوتاہی نہ کی اور اسکے سپاہی کوہستانی ملک کے چیدہ چیدہ تھے۔ تاہم مغلون کی بیشمار فوج کے مقابلہ مین رانا کا کچھ بھی زور نہ چل سکا جب بہت سے شہر اور سارے قلعہ غنیمون نے فتح کئے اور ملک ویران ہوگیا۔ تب رانا مجبور ہوکر صلح پر آمادہ ہوا اسکو قبول کرنے کے بعد جو واقعات اسوقت گذرے ہین اسکو خود جہانگیر بادشاہ نے یون لکھ رکھا ہے۔

نے تاریخ مین یون لکھکر کہا ہے۔

"یہ لڑکا اعلی خاندان سے ہونے کا ثبوت اُسکے پرنور چہرہ سے خود مل سکتا ہے"۔

رانا جگت سنگہ کی چہبیس سالہ حکومت ابتدا سے انتہا تک بغیر کسی جھگڑے بکھیڑے کے یکسان رہی۔

اودے پور مین اسی رانا کے زمانہ مین جو بڑے بڑے کام ہوے وہ ابتک اسکے نام کے ساتھ مشہور ہین جسکا مفصل حال کرنل ٹاڈ صاحب نے اپنے مصنفہ کتاب تواریخ راجستان مین درج فرمایا ہے۔

کرنل مالیس نے بھی تصدیق کی ہے کہ جب مین نے وہ کل صنعتین دیکھین اسکی نسبت ٹاڈ صاحب کی لکھی ہوئی تعریف لفظ بہ لفظ صحیح ہونے کا مجھے یقین ہوا۔ باقی آئندہ۔

ملہار راو وکیل و رکن انجمن خرد افروز حیدرآباد

کرکے اودے پور سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک مکان مین سکونت پذیر ہوا پھر وہان سے اپنی عمر بھر باہر نہ نکلا کسی نے کیا سچ کہا ہی؟

خلاصہ

सनौं मन बेल्लो में मरण प्रमथवा देश गमनं

"شریفونکو بےعزتی مین موت یا جلاوطنی بہتر ہوتی"

رانا کرن سنہ ۱۶۲۱ع مین اپنے والد کا قائمقام اور تخت نشین ہوا اسکے بعد جب شہزادہ خرم شاہجہان نے اپنے والد جہانگیر بادشاہ سے خلاف عذر بپا کیا اُسوقت رانا کرن نے اُسکی حمایت کرکے اودے پور مین اُسکو پناہ دی مگر جہانگیر بادشاہ کے دل مین رانا کی اُس حرکت کا کوئی اثر نہوا۔ کیونکہ بادشاہ یہ سمجھا ہوا تہا کہ شہزادہ خرم نے رانا کرن کے والد پر جو احسانات کئے ہین اُسکو یاد رکھکے کرن اُسکا حامی بن گیا۔ جو اُنکے مناسب حال تہا۔

رانا کرن نے بڑے امن سے سلطنت کا کاروبار چلایا اور سنہ ۱۶۲۸ع مین اس دار فانی کو چہوڑا۔

اسکے بعد اسکا لڑکا جگت سنگھ تخت شاہی پر جلوہ گر ہوا۔ یہ لڑکا اپنی کم سنی مین جب اسکی عمر بارہ سال کی تھی پہلے ہی مرتبہ بادشاہ کی ملازمت کا شرف حاصل کرنے گیا تہا اُسوقت اس لڑکے کی نسبت جہانگیر بادشاہ

ہیں اور علم ہی قرب خدا کا ایک خاص ذریعہ اور بام ترقی کا قریب ترزینہ ہے حدیث "الدنیا مزرعۃ الآخرۃ" سے دین و دنیا کا ایک خاص رشتہ ثابت ہوتا ہے اور دنیاوی ترقی ہی چاہئے کسیقدر تغیر ہی کے ساتھ کیوں نہو دینی ترقی ہو سکتی ہے۔

ابتدا میں جب حروف ایجاد نہیں ہوئے تھے تعلیم کا یہی طریقہ تہا کہ زبانی یہ بذریعہ تقریر ایک آدمی کے خیالات دوسرے کے ذہن تک پہونچائے جاتے تھے اور اسیطرح سلسلہ بسلسلہ تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تہا۔ مگر اس تعلیم سینہ بسینہ کا اثر تہوڑی مدت تک بھی باقی نہ رہا اور اکثر علوم جو زمانہ کی جاہلیت کے وقت ظہور میں آئے تھے آج انکا پتا تک نہیں چلتا جب تحریر کی ضرورت کو زمانے نے محسوس کیا تو کسی طریقہ کے ایجاد کی طرف توجہ ہوئی تاکہ آدمی کے خیالات زمانۂ مابعد تک مامون و محفوظ رہ سکیں۔ ضرورت نے حروف تہجی کا بنیادی پتہر رکہا اور تحریر کے لئے ایک عمدہ قصر تیار کردیا کتابت کی ایجاد کی ابتدائی تاریخ بتلانے میں مورخوں نے عام لوگوں کو بہت کچھ دور و دراز زمانوں کی سیر کرائی ہے اور انتہا یہ کہ اسکے موجد حضرت داؤد علیہ السلام بتلائے گئے ہیں اور یہ تو ایک مسلمہ امر مانا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل میں لکھنے کا طریقہ جاری تہا۔

مصر والوں نے جو یونانیوں سے پہلے تہذیب و شائستگی کا ڈنکا

تحریر تمام ترقیونکی جڑ ہے

اسلام کے مشہور فلسفی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وہ امانت خدا نے انسان کو دی ہے اور جس سے انسان تمام دیگر مخلوق سے ممتاز ہوا ہے وہ ترقی کرنیکی استعداد و قوت ہے نہ اس سے کوئی فرد بشر محروم ہے نہ اسکی کوئی حد ہے یہ ترقی انسان کی حیوانون کی طرح طبعی نہین بلکہ اسکی سعی وکوشش پر موقوف ہے حیوان طبعی ترقی کرتے ہین یعنے بڑہتے ہین مگر خود انکو خبر نہین ہوتی۔ انسان بھی حیوانونکی طرح بیخبری کے عالم مین بڑہتا ہے مگر حالات قابو مین کرسکتا ہے اور اپنی زندگی کی راہ کا رہنما بن سکتا ہے۔

مسلمہ امر ہے کہ تعلیم ہی تمام ترقیونکی جڑ ہے اور علم ہی انسان کے کل بڑہاؤ کا اصلِ اصول دین و دنیا کے کل اُتار چڑہاؤ محض علم ہی کے دم سے

قبر ہین دفن ہو گیا تحریر کے ناکمل ہونے کو دیکھو کہ آج مصر والون کے
کارنامے اور شایستگی کی تاریخ زیادہ تحسین کی محتاج ہو گئی ہے اور باوجود
تلاش بھی خال خال کہین کہین انکی ترقیون کے مٹے مٹے آثار
پائے جاتے ہین ۔

ہندوستان بھی ایک قدیم ملک ہے یہان ابتدا مین
تلنگی زبانین بولی جاتی تھین اور آرین قوم کے آنے کے بعد
سنسکرت کا رواج ہوا سنسکرت حروف کی ابتدا ویدکا نزول
بتلایا جاتا ہے اور چونکہ وید کے نزول کا کوئی وقت معین نہین کیا جا سکتا
لہذا ہم سنسکرت حروف کی ابتدا پر کوئی رائے قائم نہین کر سکتے مگر رواج
تحریر ہمکو کسیقدر غور ہے گو سنسکرت ایک مکمل زبان ہے مگر تحریر سے
بے پرواہ آریہ قوم اپنے دینی دنیوی خیلات کا تحریر کرنا لکھا جانا کسی کے
آگے بیان کرنے سے بھی عار کرتی تھی اگر شاذ کبھی تحریر بھی کئے گئے تو
اسپر پردھنون بہالٹون کے اقوال کا اسقدر رنگ چڑھا دیا گیا
کہ اصل واقعہ کی صورت کا نظر آنا مشکل ہو گیا جسکی بدیہی ثبوت
رامائن و مہابھارت اب بھی موجود ہین یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے
علمی و عملی کارنامے مصر کی طرح صفحہ دنیا سے مفقود ہو گئے ۔

چین بھی منجملہ قدیم ممالک کے مصر ہندوستان کا پورا دعویدار

بچائے گئے ہیں رومیوں کے غلبہ سے پہلے آوازوں کو ایک عجیب لباس پہنایا تھا
کہ مختلف جانوروں کی شکلیں مختلف حروف کی روائی کے لئے مقرر کی گئی تھیں
اور ان سے کتابت کی ضرورت پوری کی جاتی تھی۔ جیسے اگر الف ممدودہ
لکھنا ہوتا تو بھینس کی تصویر بنا دی جاتی تھی اس تحریر نے مصر میں ترقی کی اور اسکا
ایک حدتک رواج ہوا اور ایک شخص نے اپنے خیالات انہیں تصوروں کے
ذریعہ کتابت کی صورت میں مرتب بھی کر دے مگر طریقۂ مذکور میں ہر حرف کے
مفہوم کے لئے چونکہ جانوروں کی تصویروں کا پورا اہتمام نہیں کیا تھا اور
ایک ہی تصویر سے جو کسی خاص حرف کے مفہوم کے لئے مقرر تھی کسی خاص
نشان کے اندیا دسے دوسرے حرف کا بھی کام لیا جاتا تھا اسلئے تبادلۂ
خیالات میں ایک عجیب خلط ملط واقع ہوگیا تھا لکھنے والا تو اپنا خیال پوری طرح
ظاہر کر جاتا تھا مگر سمجھنے کے لئے سخت دقتوں کا سامنا تھا کیونکہ ذری سی فروگذاشت
اور کسی خاص نشان کے ہونے یا نہونے یا بدل جانے سے کل مفہوم خبط ہوجاتا
اور سمجھنے میں ہزارہا مشکلیں واقع ہوجاتی تھیں بعض انوکھی طبیعت والوں نے
اس ناقص تحریر میں خاص خاص استعارات مقرر کر رکھے تھے اور کسی جانور کی
ایک ہی شکل سے بجائے حرف کے جملوں کا مفہوم سمجھا اور سمجھایا جاتا تھا اور
مصر والے اسکو ہائی سوگلائی فک کہتے تھے مگر اس طریقہ تحریر کو مقبولیت
ورواج عام نہ حاصل ہوسکا اور یہ طریقہ محدود آدمیوں میں ترقی پاکر انہیں کے ساتھ

زمانہ کے ہاتھ پہونچا ہے صرف ایک تاریخ ہی کیا جس علم اور جس فن کو غور سے
دیکھا جائے تحریر کا اسپر کچھ کم احسان نہو گا آدمی ہر علم و ہر فن کا بہت زیادہ
منت کش ہے مگر جسقدر احسان فن اور اہل فن پر تحریر کا ہے اسکی انتہا
نہین تبلائی جا سکتی اسلام مین سب سے بڑا بلکہ اسکا ثبوت قرآن مجید
و حدیث شریف موجود ہین جس سے تیرہ سو برس بعد بھی مسلمان
مثل خیر القرون اسی طرح فائدہ اٹھا رہے ہین ممکن تہا کہ اگر یہ دونوں
تحریر کے ذریعہ محفوظ نہ کردے جاتے تو آج مثل تاریخ اسمین بھی بہت تحریف
تصرف ہوجاتا اور ہماری دینی شاہراہ بہول بہلیون مین پڑجاتی اصول صنعت و حرفت
و تمدن و معاشرت وغیرہ جو نہایت ترقی کے ساتھہ جہالت کی تاریکی سے
آج روز روشن کی طرح چمکتے چلے آتے ہین صرف تحریر ہی کے صدقہ مین
انہین یہ لباس ملا ہے اور یہ ساری آرایش محض تحریر کے دم سے ہے۔

حکماے متقدمین کے فلسفہ کا آج کوئی نام تک نہ جانتا اگر تحریر نہوتی
سقراط جو فلسفہ کا ابو الآباء مانا جاتا ہے اور جو تحریر کا سخت مخالف
اور علم کے سینہ بسینہ تبادلہ کو نہایت احسن تبلاتا تہا اگر اسکے لکچر افلاطون اور
ارسطو کے طفیل مین تحریر کا احسان نہ اٹھاتے تو آج کوئی اسکا نام بھی
نہ جانتا۔

حکماے متاخرین مین سے ارسطو کے فلسفہ کے ساتھہ جسکو

چینی تحریروں اور چینیوں میں اولاً جو حروف تحریر میں استعمال ہوتے تھے وہ
تصویروں کی طرح مختلف اشیاء کی بھدی شکلیں تھیں مثلاً ▲ △ سے
پہاڑ ... اور ... سے آفتاب ظاہر کیا جاتا تھا اور اب بھی چینی زبان میں
کوئی الف بے نہیں بلکہ صرف (۲۱۴) اصلی الفاظ ہیں اور وہی باہم یکجا
ملنے سے مختلف قسم کے الفاظ ہو جاتے ہیں چینی حروف
تحریر کی شکل ان پیکانی حروف سے زیادہ ملتی ہے جو اہل
شام (سیریا) استعمال کرتے تھے چینی تحریر میں سطریں کھڑی
لکھی جاتی ہیں اور چینی زبان میں ایک ہی لفظ کے پچاسوں معنی ہوتے ہیں
جیسے شی (...) کہ اسکے پندرہ معنی ہیں اور ذریعے تلفظ کے بدل جاتے
ہیں اور کئی مختلف معنی ہو جاتے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ چینی تلفظ
میں صرف پانسو مختلف حرکات ہیں افسوس کہ تحریر کے ناکمل ہونیکے سبب
تمدن و شائستگی میں چین تقلید سے بھی عاجز ہے اور زمانہ ماسبق کی طرح
آج بھی کل دنیا سے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

حروف تہجی کے رواج و ایجاد نے ملک کو جو عام فائدہ پہونچایا
وہ اظہر من الشمس ہے۔ فن تاریخ جو ایک نادر الوجود فن ہے اور جسکے ذریعہ
کل شائستہ قوموں کے اسلاف کے کارنامہ آج انکی تہذیب و شائستگی
میں محفوظ رہے ہیں۔ صرف تحریر کے سبب ترقی کرتا ہوا موجودہ حیثیت پر

تیمور اس اقلیم مین موضع دربند کے راستہ سے جو تحت فرمان
شیخ ابراہیم تہا متوجہ ہوا۔

شیخ ابراہیم ممالک شروان کا فرمانروا ہے اور اسکا نسب ملک کسرے
نوشیروان سے ملتا ہے۔

اسکے یہان ایک قاضی تہا ابا یزید نامی جو تمام ارکین دولت مین
مقرب سلطانی تہا۔ یعنی دستور مملکت اور محیط سلطنت کا مرکز تہا سلطان نے
تیمور کے بارہ مین قاضی سے مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ چار طریقہ ہین
ایک اطاعت دوسرے قلعہ بند ہونا تیسرے بہاگ جانا چوتھے
محاربہ و مقاتلہ۔ قاضی نے کہا کہ بہاگنا ہی برا نہین مگر بلند پہاڑون کی
چوٹی پر قلعہ بند ہونا میری رائے مین زیادہ مناسب اور بہروسہ کی
بات ہے۔

سلطان نے کہا یہ رائے ٹہیک نہین۔ مین اپنی جان کی حفاظت
کرون اور رعیت کو مصیبت مین چہوڑ دون۔ مین کل فردائے قیامت مین
خدا کو کیا جواب دونگا کہ مین رعایا کا نگہبان ہو کر اپنی رعیت کو ضایع کر دون
اور نہ یہ عزم کر سکتا ہون کہ جنگ کرون اور مقابلہ سے پیش آون۔

اب مین بہت جلد حاضر دربار تیمور ہوتا ہون اور بسان تصویر
اوسکے سامنے امتثال احکام کے لئے بلباس اطاعت کہڑا ہوتا ہون

امام الفلسفہ کہتے ہین اسلام نے نہایت اعتنا کی جسپر یورپ اسلام کو طعنہ دیتا ہے کہ مسلمانون نے صرف ارسطو ہی کے فلسفہ سے واقفیت پیدا کی اور اُسیکا کلمہ پڑھتے رہے اور دیگر نامور حکما سے وہ بہت کم واقف ہین مگر یہ اعتراض درحقیقت یورپ کی کوتاہ نظری کا نتیجہ ہے کیونکہ مسلمانون نے ارسطو کے سوا اور تمام حکماء کے فلسفیانہ مسائل کا جو ذخیرہ بہم پہونچایا یورپ باوجود ترقی بھی آج اس سے زیادہ فراہم نہین کر سکتا۔ مگر حکماے متقدمین کے اسلام سے رواج نہ پانے اور ارسطو کے فلسفہ کے ساتھ خاص اعتنا کا سبب صرف تحریر ہے ــ باقی آئندہ۔

محمد قطب الدین علی لیتلی سکرٹری انجمن آصفیہ

تیمور نے کہا کہ تو میرا بچہ ہے اور میرا قائم مقام ہے ان بلاد مین اور میرا معتمد ہے اور بہاری خلعت دیکر سرفراز کیا اور مملکت کو واپس کردیا بحالیکہ خوش تہا اپنی آرزون کے پورا ہونے سے۔ پہر علیحدہ کیئے گئے یہہ خیمے وغیرہ اور تقسیم کیئے گئے میوہ جات اور کہانے پینے کی چیزین تو انبار کے انبار بچ رہے باوجودیکہ تیمور کی فوج سنگریزون اور ریت کے ذرون کی مثل تہی۔

پہر تیمور نے اس کو یہین چہوڑا اور بجانب بلاد شمالی اور تتار کے سمت کوچ کیا۔

دوسری وجہ تیمور کی اس بلاد کی طرف توجہ کی اگرچہ تیمور محتاج سبب نہین) یہہ بہی تہی کہ ایدکو توقتامش کی امراء میسرہ سے ایک امیر تہا اور ان چیدہ اشخاص سے کہ جو حوادثات زمانہ کے دفعیہ کے واسطہ منتخب اور مہیا تہے۔ اور اہل شورے سے تہا۔ اور قبیلہ ایدکو کا قونکومات تہا اور ترک کے قبیلے بہی مثل قبائل عرب بکثرۃ تھے اور زبانین ترک کی عرب کی زبانونکی لگ بہگ تہین۔

ایدکو کو کسی طرح یہہ معلوم ہوا کہ توقتامش اوسکی طرف سے کشیدہ خاطر ہے اور خوف جان کا ہوگیا کیونکہ توقتامش سخت منتقم تہا اور ایدکو انتقام سے ڈرتا تہا اسلیئے ہر وقت ہوشیار اور بہاگنے کے لیئے اگر

اگر تیمور نے مجکو میری دار الحکومت مین واپس کیا اور مجکو میری فرمانروائی پر قائم رکھا تو فہو المراد۔ اور اگر مجکو تکلیف دی یا معزول کیا یا قید کیا یا قتل کیا تو مین فدیہ ہونگا اپنی رعیت کی قتل اور لوٹ اور قید کا اور تیمور جسکو چاہیگا بجائے میری رعیت پر اور دیگر بلاد پر والی مقرر کر دیگا پہر حکم دیا کہ خیمی اور اسباب جمع کیا جائے۔ اور لشکر کو حکم دیا کہ اپنے ٹہکانے لگے اور شہر تمام آراستہ کئے جائین اور رعایا مجرو ہیش لکہا کہ امن وچین سے اپنے معاملات اسلوبی سے کرین اور تمام ساجدین خطبہ تیمور کے نام پڑہا جائے اور دراہم ودنانیر کے سکون مین عدالات تیموری قائم کیجائین۔

اور شیخ ابراہیم نذرانہ اور خدم ہمراہ لیکر بطیب خاطر نہایت ثابت قدمی سے متوجہ ہوا۔ اور جب سامنے پہنچا اور دربار مین کہڑا ہوا تو تمام ہدایا اور تحفے اور عجیب وغریب اشیا پیش کین۔

جغتائی کا قاعدہ تہا کہ جو تحائف نذرانہ پیش کیا جاتا تہا ہر شی تعداد مین نو نو ہوتی تہی اور یہہ نذر باعث اقتدار وآبرو ہوتی تہی چنانچہ شیخ ابراہیم نے بہی ہر چیز نو نو پیش کی مگر غلام آٹہ تہے۔ داروغہ توشیخانہ جو ہدایا لے رہا تہا اوس نے کہا کہ غلام نوان کہان ہے شیخ ابراہیم نے کہا نوان مین نفس زدہ ہون۔ تیمور کو یہہ جواب نہایت پسند آیا اور دل مین شیخ کی جگہ ہوگئی۔

کوئی قضائے حاجت کو جاتا ہے۔ اور توقتامش کے اصطبل مین اسطرح آیا کہ دل دھڑکتا تھا اور ٹھٹھرتا تھا۔

اور گھوڑا جو بوجہ تیزروی دشمن سے بچانے والا اور اصیل تھا اور ہر وقت زین بندھا ہوا تیار رہتا تھا اوس پر سوار ہوا اور اپنے لوگون مین سے جن پر اعتبار تھا کہ یہہ راز فاش نکرینگے اتنا کہا کہ جو مجھ سے ملنا چاہے تو مین تیمور کے یہان ہونگا۔ مگر تاوقتیکہ مین جنگل طے نکر جاون اسکو افشا نکرنا۔ ایدکو نکل گیا اور کسیکو خبر نہوی یہان تک کہ بہت کچھ بڑھگیا اور ایک طبقہ سے دوسرے طبقہ مین جا پہنچا۔ اور بہت سے طویل طویل پارچہ مسافت کی سیر کی تہ پر لپیٹے ڈہونڈنے والون کو اوسکا پتہ تو پتہ غبار تک نملا۔

ایدکو نے دربار تیموری مین حاضر ہوکر ہاتھون پر بوسہ دیا اور اپنے واقعات اور توقتامش کی رنجش بیان کی۔ اور عرض کی اے امیر تو بلاد بعیدہ اور سخت و دشوار موقعون کے لئے جو کچھ بہی نہین کوشش کرتا ہے اور ایسے خطرناک مکانون مین جاتا ہے اور جنگل کے جنگل طے کرتا ہے اور دفتر کے دفتر سفر کے ملاحظہ کرتا ہے اور یہہ حلوا دبے دودانتون کے سامنے ہے کہ جسکو آسانی و نرمی بطرز خوش گوار ہضم کرسکتا ہے یہہ اسقدر ڈھیل اور بے خبری کیون ہے اور بس پاہوپنے اور رک رہنے کا سبب کیا ہے پورا پورا قصد کیجئے مین ذمہ دار ہون کہ نہ تمکو کوئی قلعہ مانع ہو سکتا ہے

کوئی بات معلوم ہوجائے تیار رہتا - اوسکی نگہبانی بھی کرتا تھا اور ہنتر بھی دم کرتا رہتا تھا - کبھی جرات سے کام لیتا کبھی نرمی کرتا تھا -

ایکشب کہ سامان سرور ونشاط مہیا تھا اور ساغر کے ستارے خوشی کے آسمانون پر دورہ کر رہے تھے اور سلطان خمر کے احکام عقل پر کہ پابند زنجیر تھی جاری تھے توقتایش کو اسقدر نشہ ہوا کہ ایدکو سے کہا بجالیکہ آنکھہ بند ہوتی تھی اور کھلتی تھی - ایک روز تیرے لئے میرے سامنے وہ دن آنیوالا ہے کہ ذلت کی تکلیف اوٹھائیگا اور دسترخوان حیاۃ سے روزہ رکھنے کا حکم ملیگا اور تیرے بقا کی آنکھہ نیند کے بدلے فنا کی اونگھ سے سرشار ہوگی - ایدکو نے مغالطہ دیا اور کشادہ خاطری سے عرض کیا کہ مین پناہ مانگتا ہون اپنے سردار خاقان سے کہ دل مین برائی رکھے ایسے غلام سے جس نے کبھی خیانت نکی ہو اور شجرہ مردہ کردے اوس پودے کو جسکو خود لگایا ہو - یا گرادے اوس بنیاد کو جسکو آپ بنایا ہو - پھر بہت منت وسماجت اور خشوع خضوع کیا مگر جو اسکو پہلے سے گمان تہا وہ سچ ہوگیا - اب یہ فکر ہوی کہ کسیطرح یہان سے نکلے اور تدبیرین سوچنے لگا - اور یہ یقین ہوگیا کہ اگر توقتایش میرے قتل سے رکا یا مہلت دی تو مجکو آٹھ آٹھ آنسو رولائیگا - تھوڑی دیر کے بعد سلطان کسی اور شغل مین لگا کہ یہ فوراً مصاحبین اور حاضرین کے درمیان سے سٹک گیا - ہر چند کہ وہ اپنی اسی اودھیڑبن مین تھا مگر اسطرح نکلا جیسے

بلاد دشت کی حدود اربعہ

بجانب قبلہ بحر قلزم نہایت گہرا اور سیاہ اور بحر مصر ہے جو بلاد روم سے
واپس آتا ہے۔ یہہ دونون بحر ملجاتے اگر انکے درمیان مین کوہ جرکس آڑے
نہ آجاتا جو ایک کو دوسرے سے ملنے نہین دیتا۔ اور بجانب مشرق
ممالک خوارزم و آنزار و سغناق وغیرہ بلاد کی انتہائی زمینین جو ترکستان
اور بلاد جتا سے ممالک مغول و خطا مین حدود چین تک برابر چلی گئین ہین
بجانب شمال بہت سے موضع اور جنگل۔ اور چٹیل میدان اور پہاڑ کی برابر
ریت کے ٹیلے۔

یہان ایسے جنگل ہین کہ طیور کے ہوش جاتے ہین وحوش متحیر ہوتے
ہین جیسے بڑے لوگون کی رضامندی نہ نہایت کا پتا۔ نہ نہایت کا ٹھکانا۔
جانب غرب مین حدود بلاد روس و بلغار اور ممالک شغات و ثمرار
اوران حدود سے متصل وہ زمینین ہین ممالک روم کی جو بہ تحت حکم
ابن عباس ہین۔

جو قافلے خوارزم سے آتے تھے بہت جلد گزرتے تھے حالانکہ
راستہ مین ہر طرح سے امن اور بے خوف دکھٹکہ تھے۔

طول مین قریم تک۔ اور مسافت طول مین تخمیناً تین مہینے کی راہ ہے
اور عرضاً ایک بحر ہے ریت کا جسکو سات بحور کے جوار بہلاٹے نے

نہ لشکر تمکو ہٹا سکتا ہے نہ رہزنی کا کھٹکا نہ مزاحمت کا اندیشہ نہ کوئی مقابل نہ مقاتل۔ ملک تو قتامیش کیا ہے چند اراذل و اوباش لوگ جمع ہین جسقدر حیوانات ہین اونکو ہانک لائے۔ خزانے اپنے بیرون چلے آئینگے ایدکو تیمور کو برابر اوبھارتا رہا اور ہمیشہ تقاضہ کرتا اور پس و پیش سمجھاتا۔ یہہ بعینہ ایسا واقعہ تہا جیسا عثمان قرا یلوک نے تیمور سے کیا۔ جب قرا یلوک تبریز سے آیا اور تیمور کو شام پر چڑہائی کی حرص دلائی۔ یہہ واقعہ اسوقت کا ہے کہ سلطان برہان الدین احمد قتل ہوا اور سیواس پر قبضہ کیا۔ اسکا مفصل حال آیندہ مذکور ہوگا۔

ایدکو کے تاکید سے تیمور دشت برکہ کی طرف متوجہ ہوا اور سامان جنگ مہیا کیا۔

تتار مین یہہ چند شہر مخصوص تھے۔ اور طرح طرح کے مویشی اور قبایل ترک سے معمور۔ چارون طرف سے محفوظ اطراف و جوانب سے آباد آبادی وسیع اب و ہوا درست۔ لشکر پیدل تیر انداز ترکون مین فصیح اللہجۃ۔ پاک طبیعت۔ خوبصورت۔ صبیح۔ عورتین جیسے آفتاب۔ مرد چاند کے ٹکڑے۔ بادشاہ اونکے سردار۔ اور دولتمند اونکے صدر۔ نہ اون مین جہوٹ نہ دغا نہ مکر نہ فریب۔ اونکا شعار ہے بجلی پر سوار ہونا امن و امان سے بے کھٹکے تھوڑی تھوڑی سی بستیان ہین مگر مسافت پر واقع ہین۔

پیدا کیا ہے۔ اور یہان رہنما کو پتا نہین لگتا۔ اور دعمیص اوسکے پاس
نہین پہنچتا (دعمیص الرمل ایک غلام حبشی تھا جو رہنمائی مین ضرب المثل ہوا)
ایک زمانہ یہہ تھا کہ قافلہ توشہ لیکر چلتا تھا نہ توشہ کی باربرداری کو
وہ نہ ساتھ رکھتے تھے اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ آبادی بکثرت تھی جہان سے
چلتے تھے وہ کوئی نکوئی شاخ ہوتی تھی قبائل آبائی کی اور جہان اوترتے
تھے وہ وہ لوگ ہوتے تھے کہ اپنے مہمان کی عزت اور اکرام کرتے تھے
گویا کہ نابغہ ذبیانی نے یہہ شعر اونہین کے لئے کہا ہے۔

ترجمہ شعر

گھیرے تھے ہر طرف سے وہ سوق عکاظ کو
بچے اونہین کے شوق مین عرعار کہتے تھے

(سوق عکاظ سوق عامرہ ہے اشہر حج مین یہہ بازار طائف
اور مکہ کے درمیان مین قائم ہوتا تھا۔ اور شعرا اپنا تفاخر بیان کرتے تھے
اور اپنے اپنے اشعار فخر اپڑھتے تھے۔ عرعار یہہ ایک لفظ ہے کہ
جب بچے کھیلتے ہین تو اورون کو بلانے کے واسطہ یہہ لفظ کہکر بلاتے
ہین) آج وہ دن ہے کہ خوارزم سے قریم تک نہ کوئی دولتمند نہ مسکین
نہ خواص نہ عوام وہان انیس آہوان دشت ہین یا شتران سپید
دشت کے تحت مین سر لے ہے یہہ شہر اسلامی وضع کا نادر طرز ہے

محمد حبیب الرحمن بیدل

العظمۃ للہ



علمش ز آفتاب بلند　　خرامان ہمای ابر شکیبن پرند

بنال ای دہل عدو چون کوس شاہ　　بزن نوبت صبحگاہ

دبدبہ آصفی

۱۳۱۹ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر
کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکی بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی
ہین حسب ارشاد مہاراجہ معتشم الیہ بزیر نگرانی ہیرالال صاحب ضا نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے
شایع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا۔ کل حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا منافعہ عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امراے عظام سے . . . . عـہ

(۲) پبلک سے . . . . سے

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصولڈاک . . مر

ف۱۔ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرماینگے اُنکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف۲۔ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع مضامین و قیمت و درخواست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و عمدہ زیر افواج آصفی پہونچنی چاہئے۔



فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر(۵)، جلد(۵)

نظم دلچسپ

سنہ گزشتہ مین جب طالب مدرسہ دار العلوم اولی درجی پنجاب سے کامیاب ہوے تو مولوی محی الدین محمود صاحب نے جو منشی فاضل مین پاس ہوے تھے طلبہ کو اور اساتذہ کو ٹی پارٹی کی دعوت دی اس دعوت مین عالیجناب مولوی الہی بخش صاحب صدر مہتمم دار العلوم بھی تشریف فرماتے کہ میرے استاد جناب مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن صاحب بیدل نے ایک رباعی اور ایک نظم پر آمیز پڑھی تھی مین اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتا ہون۔

ظہور الدین احمد قائل تلمیذ بیدل

رباعی

دولت نے کہا مایۂ عزت مین ہون	بولا یہ ہنر کلید دولت مین ہون

قتِ سحر ہی اور یہ اک شمع نیمجان ہی
سمجھو اسے غنیمت مہمان ہے تمہارا

ا و مخالف اسپر کیا نہ ہمہائی
داماں آصفی کا رو کے ہوی ہے سایا

رتا ہون اب دعا پر مین ختم مدعا کو
آمین کہو جوانو یہ وقت ہی دعا کا

ائم رہے یہ دولت افزون ہو و عزت
آصف کہ ہی سلامت فرمانروا ہمارا

ہو کامیاب یارب ہر بزم مین یہ داور
ہووی خدا ہون ضامن ہو پنجتن کا سایا

نیا کی چشم بد سے محفوظ رکھہ الٰہی
اور دیدۂ زمانا آنکھون پہ دی ٹھکانا

یدل کی ہی تمنا ادنی سا ہی نمکخوار
میری دعا ہو مقبول ای خالق البرایا

ظہور الدین احمد قائل تلمیذ بیدل

تب علم نے ہنسکر کہا توبہ توبہ
جاہل ہو کہ جانِ قابلیت مین ہون

نظم حضرت مولوی حکیم حبیب الرحمن خان صاحب بیدل تلمیذ حضرت اسد اللہ خان صاحب غالب

اے خوش ادا جوانو گر ہے ہی تعیش ۔۔۔ منصب کا کچہ وسیلا جائداد کا سہارا
مٹجائیگا یہ آخر تقسیم باہمی مین ۔۔۔ دادا کو تھی عماری پوتے کو ہی گزارا
ہی مال آنا جانا حاصل کرو وہ ثروت ۔۔۔ دولت کرے غلامی ہو خرچ سے زیادا
جو علم تھا تمہارا اتنا فخر جسپر تمکو ۔۔۔ افسوس ہی کہ تم مین اسکا نہو گزارا
کچھ علم مشرقی کا چرچا ہی مدرسہ مین ۔۔۔ دارالعلوم ہی اک ملکِ دکن مین تنہا
یہ لوگ اور یہ مجمع ہر وقت ہی کمی پر ۔۔۔ اک رنگ پر زمانہ رہتا نہین ہمیشا
ساقی ہین میکدہ کے مخمور بادۂ فن ۔۔۔ ہین ختم کے تم لبالب ساغر تا دمِ مینا
پیرِ مغان تمہارا کسدرجہ ہی بہی خواہ ۔۔۔ کیا کیا اٹھا رہا ہی منت و نکمے ناسیجا
اسپر اگر نہ سمجھو چھوڑو نہ تم کچی کو ۔۔۔ تعلیم سے ہو غافل اسکا نہین مداوا
یہ بھوڑھے ہوگئے عالم یہ نوجوان پُرفن ۔۔۔ کوشش سے تم کی یان ہو گے اکٹھا
اسوقت کو غنیمت جانو تم اے جوانو ۔۔۔ سرکو ہنوگے آخر آتا ہے وہ زمانا
یہ مدرسہ ہے شمعِ بزمِ علومِ دینی ۔۔۔ اسلام کی ہے رونق ایمان کا ہے جادا

زیادہ مقدار کی حاجت ہوتی ہے جو لوگ تمباکو پینے کے عادی
نہین ہین اُنپر اُسکا زہر نہ صرف خود پینے سے محسوس ہوتا ہے
بلکہ اگر کسی کمرہ مین تمباکو کا دھوان پھیلا ہوا ور وہ سانس کے ساتھ
دھوان پی جائین تو اُنکا سر گھومنے لگیگا اور متلی معلوم
ہوگی —

اکثر خورد سال بچے اُس کمرہ کی ہوا سونگھنے سے بیمار ہو ہو گئے
جو اُنکے حقہ نوش باپ نے زہرناک کردیا تھا اسمین بالکل مبالغہ
نہین ہے کہ بہت سے بچے اسکے اثر سے مر گئے ہین وجہ کیا
کہ چھوٹے بچون پر ہر قسم کا زہر حد سے زیادہ اثر کرتا ہے

ایک [illegible] تمباکو نوش لڑکے کی حالت

[illegible] سے تمباکو نوشی [illegible] کی بشکل آزمائش
کے وقت کسی لڑکے کے اندرونی اعضا پر کوئی امتحان
نہین لیا لیکن جانورون پر اسکے اثر کی حالت مین آزمائش کی گئی
ہے اور ایک مشہور و معروف عالم اور فیلسوف نے نتیجہ نکالا ہے اسکی
کیفیت اسطرح بیان کی ہے۔ جانورون کی حالت سے
مقابلہ کرنے سے اعضاے رئیسہ کی حالت حسب ذیل پائی جاتی
ہے دماغ زرد اور خون سے خالی ہوتا ہے سرخ داغ

تماکونوشی کا مضمون

بہت کم تمباکو پینے والے ایسے ہین جنکو تماکو کے زہر کا اثر معتدل درجہ کے ساتھ محسوس نہو۔ دوران سر۔ گھومنی۔ متلی وغیرہ تمباکو کی زہریلی نوعیت کے شاہد ہین مشکل صورتون مین سخت قے اور دست آتے ہین سر پھر اکرتا ہے چہرہ پر زردی چہا جاتی ہے آنکھین بدرنگ پڑجاتی ہین چلنے مین قدم ٹھیک نہین پڑتا دل کی حرکت مین فرق آجاتا ہے سانس لینے مین دقت معلوم ہوتی ہے اور نہایت ہی سخت حالتون مین بیہوشی وغیرہ بھی مشاہدہ مین آئی ہے جو شخص تمباکو کے استعمال کا عادی نہین ہے اسمین یہ علامتین پیدا کرنے کے لئے ایک بہت ہی خفیف مقدار کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جن لوگون نے اپنے نظام جسمانی کو اس زہر کا عادی بنا لیا ہے اُنکے لئے

ہے - وہتورہ سنکہیا۔ کچلہ اور بہت سے زہر اس طور پر کہائے جاسکتے ہین ہماری رائے ہین اکثر تمباکو نوش تمباکو کے زہر سے ہلاک ہوتے ہین موت تو لابدی ہے لیکن کسی شخص پر تمباکو کے زہر کا اثر جلد محسوس ہوتا ہے - کسی پر دیر ہین - ایک شخص جو تمباکو کے استعمال سے اپنی عمر مقررہ سے دس برس پہلے مرگیا تہا اسکی نسبت ٹہیک طور سے یہ بات کہی جاسکتی کہ وہ تمباکو کے زہر سے اسی طرح مرا جس طرح ایک شخص اسکی زیادہ مقدار کہا کر یکبارگی مرجاتا ہے -

عادت مزمنہ

جب تمباکو پینے کی عادت کو ایک عرصہ گذر جاتا ہے تو اسکے زہر کے خراب نتیجے مختلف صورتون مین نمودار ہوتے ہین ڈاکٹر بی ڈبلو رچرڈسن جو انگلستان کے مشہور اور معروف طبیب اور عالم ہین لکہتے ہین -

تمباکو نوشی سے خون نہایت رقیق ہوجاتا ہے خون کے سرخ ذرات کی رنگت تبدیل ہوجاتی ہے - معدہ مین ضعف آجاتا ہے متلی معلوم ہوتی ہے اور بعض حالت مین انسان سخت بیمار ہوجاتا ہے - آنکہہ کی پتلیان بدرنگ ہوجاتی ہین

پڑ جاتے ہین جو بہت اُبھرے ہوئے ہوتے ہین خون حد سے
زیادہ رقیق ہوتا ہے - پھر پھیپڑے کی رنگت زرد ہو جاتی ہی
دل جو ضرورت سے زیادہ خون سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور
جسمین قوت فاعلی بہت کم ہوتی ہے آہستہ آہستہ کانپا کرتا ہی
گویا ایک سمجھدار شخص کی طرح اپنی ذمہ داری اور کمزوری دونون
سے واقف ہے دھڑکتا ہوا دل نہین ہوتا ہے - اگرچہ اسکی
کل مین کوئی چیز نہین بگڑتی ہے لیکن اسکے باریک عضلات
مین کوئی چیز ایسی بھر جاتی ہے کہ اسکو ہمیشہ مقید رکھتی ہے
اور چلنے نہین دیتی جب تمباکو کا مہلک ہونا ثابت ہی تو کیا سبب
ہے ہزارون لاکھون آدمی جو تمباکو پیتے ہین اسکے اثر سے
مر نہین جاتے اس اعتراض کا جواب یہ ہے جس وجہ سے
نیکوٹائن یا تمباکو کے زہر سے بہت کم آدمی مرتے ہین وہ
یہ ہے کہ انسان کے نظام جسمانی مین خود کو مقتضا ے
ضرورت کے مطابق بنا لینے کی عجب قابلیت اور گنجائش
رکھی ہے -

اس ذریعہ سے انسان مہلک زہر رفتہ رفتہ برداشت کر لیتا ہے
حتی کہ بلا فوری مہلک اثر کے بہت بڑی مقدار مین زہر کھا سکتا

پیدا ہوتی ہین انکو وہ اِسطرح بیان فرماتے ہین -

خون مین تمباکو کا اثر

خون معمول سے زیادہ پتیلا ہو جاتا ہے اور زیادہ سخت حالتون مین اسکی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے ایسی صورتون مین خون کا ناقص رنگ تمام بدن مین پہیل جاتا ہے اور خارجی سطح زردی مائل سفید یا دہوین کی رنگ کی ہو جاتی ہے لیکن خاص تبدیلی ان چہوٹے اجسام مین پیدا ہوتی ہے جسکی بیشمار تعداد خون مین اڑا کرتی ہے اور جسکو انگریزی ریڈ گلوبیولس کہتے ہین اِن چہوٹے چہوٹے دوائر یا کرون کی صورت بالطبع ایک دوہری مجوف سطح کی ہوتی ہے اور انکے کنارے کامل طور سے مسطح اور ہموار ہوتے ہین تمباکو کے گونٹ کے جذب ہونے سے امنین جلد جلد تبدیلیان پیدا ہو جاتی ہین - آلہ خوردبین مین دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی گولائی جاتی رہتی ہے اور انکے سرے بیضاوی یا بیقاعدہ ہو جاتے ہین اور بجاے باہمی کشش و اتفاق کے جو ایک حد تک انکی جسمانی تندرستی کے ایک اچہی علامت ہے وہ بالکل منتشر اور پریشان رہتے ہین حقیقت یہ ہے کہ ایک لائق مبصر پر اس سے یہ بات ہویدا ہوتی ہے اور اسطور سے ظاہر ہوتی ہے گویا اُنہون نے

بصارت مین فرق آجاتا ہے چیزین دہندلی معلوم ہوتی ہین آنکھون
مین چیتیان اور جالا پڑجاتا ہے اسی طرح حقہ نوشی سے سماعت
کو سخت نقصان پہونچتا ہے آواز کی تشخیص نہین ہو سکتی سیٹی یا گھنٹی
کانون مین بجتی ہوئی محسوس ہوتی ہے دماغ بھاری ہوجاتا ہے
مُنہ مین چھالے پڑجاتے ہین گلے مین خراش پیدا ہوجاتی ہے
مسوڑہون مین یا تو غیر فطری سختی اور انقباض پیدا ہوجاتا ہے
یا انکی حالت اسفنج کی سی ہوجاتی ہے پھیپڑون کو حد سے زیادہ
نقصان پہونچتا ہے۔ کھانسی کو ترقی ہوتی ہے اور سانس
رکتی ہے۔

چونکہ یہ بیان اُس عالم کے قلم کا نتیجہ ہے جسکو خود بھی ایک
طولانی عادت ہے مگر چونکہ وہ علم و سائنس کا بادشاہ اور اعلی درجہ
کا ڈاکٹر ہے لہذا اُسکی رائے خاص وقعت کی نظر سے دیکھے جانیکے
قابل ہے۔

ڈاکٹر رچرڈسن صاحب نے ایک جگہ بیان کیا ہے
کہ نیکوٹائن سے خون کے ذرات کو جو نقصان پہونچتا ہے وہ
آلہ خوردبین سے ایک پُرانے تمباکو نوش کے خون کی آزمایش
سے معلوم ہو سکتا ہے تمباکو نوش کے خون مین جو تبدیلیان

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

کچھ عرصہ تک ابن عثمان نے اس آفت کو جھیلا اور چاہا کہ موافق مذہب امام مالک جو کچھ لازم آئے اسکو بھگتنا اور رجوع کرنا کہ دفعتہً سواران لشکر تیموری نے جیسے سوار (گنگن) بھیجے کو گھیر لیتے ہین ابن عثمان کا احاطہ کیا۔

جب ابن عثمان کے ساتھیون نے دیکھا کہ شکست کہائی اور سخت گرداب فوجی مین گھر گئے اکیدم پیدل پہلوانون پر پل پڑے اور تیر اور تلوار سے کام لیا۔ یہ تخمیناً پانچہزار آدمی تھے جنہون نے اُنہون ہی کو ہلاک کیا اور اسیقدر فوج کو بہگا دیا لیکن انکا مقابلہ اور مقاتلہ فوج تیموری سے ایسا تھا جیسے کوئی چھلنی مین ریت چھانے یا جیسے کوئی دریا کو غربال سے ناپے یا جیسے کوئی پہاڑون کے وزن کو قیراط (ماشون) اور مثقالون سے تکے انجام کار فوج تیموری نے ان پہاڑون کی چوٹیون پر اور ان غیر دن کی کوکھون تک ہلاکی کے ابر سے صاعقے قدر خونریز اور کالے تیرون کے مینہ برسائے اور صیاد قضا نے گایون پر کتے چھوڑ دئے اسیطرح وہ بیٹے سے بحکم قضا و قدر تمام ہوگئے اور یہانتک تیر جسم مین اُتر گئے کہ قنفذ (یہ ایک جانور ہے جسکے پر تیرون کی طرح تیز ہوتے ہین)

خود انسے کہا تھا کہ جن آدمی سے دہ مشق کئے گئے تھے وہ جسمانی طور سے نقیہ ہے اور اسکی اعصابی اور دماغی دونوں قوتین کمزور نہین اب یہ امر مسلم ہو گیا کہ اگر تمباکو بڑی مقدار مین استعمال کیا جاوے تو زہر ہی ورنہ اسکی ہر مقدار مضر اور نقصان رسان ضرور ہی اس سے سانس مین داغ لگ جاتا ہی خون فاسد ہو جاتا ہے دماغ بھاری اور مضمحل ہو جاتا ہے رگ و پٹھے کمزور پڑ جاتے ہین جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے بصارت کم ہو جاتی ہی جلد میلی پڑ جاتی ہے اور ہر عضو اور ریشہ مین جس سے دہ جسم مین ملتا ہے چوٹ لگجاتی ہے اور اسکا انجام یہ ہے کہ وہ مادہ حیات کو بے حس اور عمر کا قصہ کوتاہ کرتا ہی یعنے مار ڈالتا ہے فقط

عبد الہادی - اثر

اسکی شاخ بحر مصر سے نکلی ہے۔ وہ بحر مصر کہ جو آگے بڑھکر بلاد دشت
وگرج کی طرف ہوگیا اسمین اور بحر قلزم مین جبل جرکس واقع ہے
(یہان ایک قوم ہے ترک سے جنکا ذکر اوپر آچکا ہی)

جو کچھ خبط اور خرابیان ابن عثمان کے واقعے کے بعد سر گڑھی اور روم سر پر واقع ہوئین

جب سلطان روم کو یہ سخت معرکہ پیش آیا اور لشکر سلطانی
کو قیامت کا دھکا لگا اور ہلاک کر ڈالا اُس لشکر کو تیمور کے
منحوس لشکر نے صبح کے وقت مملکت روم مین جدائی کا کوا کائین
کائین کرنے لگا اور شام کے وقت اُلّو بولنے لگا امام قضا و قدر
نے جماعت مملکت محبت کی محراب مین الف لام میم غلبت الروم
یعنی مغلوب ہوگیا روم پڑھ دیا سر آور وہ لوگون کے سر جھک گئے
بڑے بڑے مضبوط قلعے اور مکانات ہل گئے اور گھبرا اُٹھے
قریب اور بعید اور سانس پھول گئی ہر تابعدار اور نافرمان کی۔
ایکدم سے شکل گدھون کی چلا اُٹھی اور مایوس ہوگئے اپنے اہل
اور وطن اور مال اور زندگی سے اسلئے کہ سردار رہا نہ کوئی شخص
قائم رکھنے والا لڑائی کا جب سُنا اُنہون نے کہ امیر سلیمان
نے لوگون کو اپنی آغوش حرمت مین لیکر برا اور شہ تک بعبور دریا

ہوگئے اور یہ قتال صبح سے عصر تک رہا بالآخر فتح ہوئی اور
فوج تیموری نے رومیوں پر سورہ نصر پڑھی پھر سب پہونچے تھک گئے اور
معین و مددگار کم ہوگئے اور حاکم نبگئے خائن اور ببا عدبیس ڈالا
فوج تیموری نے تلواردن اور نیزون سے اور بھر دئے
خون سے تالاب اور گوشت سے کھڈ - اور ابن عثمان
جال مین آگیا اور مثل پرند کے پنجرے مین قید ہوگیا -
یہ میدان جنگ مدینہ انقرہ سے ایک میل کے فاصلہ
پر تھا چہارشنبہ کے دن بتاریخ ۱۷ ذیحجہ ۸۰۴ ہجری بہت سے
لشکر کو پیاس اور پہاڑ کی گرمی نے ہلاک کیا کیونکہ یہ ۲۸ تاریخ
ماہ تموز کی تھی تموز گرمی کا مہینا ہے جیسے ہندی مہینون مین
جیٹھ بیساکھ -

فصل

امیر سلیمان اپنے باپ ابن عثمان کے مستقر بروسہ تک
پہونچا - اور جو کچھ وہان مال و دولت بچے تھے اور نفیس بار برداری
کے قابل چیزین تھین اُنکو جمع کیا اور اسطرف متوجہ ہوا کہ ان
تمام اشیا کو بڑا دریا تک پہونچائی - یہ دشت عقب مین اُس
دریا کے ہے کہ جو بہت بڑے بڑے مکانون کو گھیرے ہوئی ہے

رسالے جمع ہو کر بلا و دشت وکیچ کی طرف متوجہ ہو کر بلاد جرکس
پہونچ جاتے ہین۔

فن حکمت کے نباد وگرا ور گنڈے تعویذ کرنے والونکے
ہندس مجال نہین رکھتے کہ ان راستون کے سوا تیسرا
راستہ نکالین۔

اب سُننے کالی بولے کا گھاٹ مسلمان ملاحون کے
قبضہ مین ہے اور استنبول کا گھاٹ نصاریٰ کے ہاتھ مین۔
اور یہ گھاٹ دونون مین بڑا ہے اکثر لوگ اسطرف قصد
کرتے ہین اور انگریز ہین کہ خوشی سے اُڑے اُڑے پھرتے
ہین مسلمانون کے اور اُنکے بال بچون کے خون مین غوطے
لگارہے ہین اور مال کو علحدہ کرتے جاتے ہین۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ ابن عثمان نے انکا محاصرہ کر کے انکو
ضعیف کر دیا اور انکے گانون کے گانون ہلاک کر دئے
اور تنگ کر دیا اہل قری پر اُنکی جانونکی آمد و رفت کا راستہ
ایک وقت اسی حالت مین تھے یہانتک کہ طغیانی ستم تابہم
پہونچگئی اور ہر شر نے اُمنین اپنے باڑہ دار ناخن اُتار دئے
تیمور کا آنا اچانک اِس شدت اور آفت مین باعث کشادگی

عزم کیا تو پھر گھاٹی اور پھر وادی مین اسلح افشان دخیزان ہو جاتے تھے جیسے پانی -

ادھران لوگون نے بلاے تیموری سے جان بچانیکے لئے امیر کی طرف رجوع کیا ادھر امیر نے اہل استنبول سے مودت اور محبت پیدا کی اور یہ عہد کیا کہ کوئی ایکدوسرے سے غدر نکرے اور انکو مہلت وہی پھر اعانت چاہئے اُن سے اپنے پہونچنے پر ساتھ قطع کرنے دریا کے دو گناؤن کالی بوسے اور استنبول سے اسلئے کہ ان دونون دریاؤن کا راستہ قریب اور گھاٹ سواے ان دونون ثغرین کے نہین ہے - کیونکہ بحر اسکندریہ شروع ہوتا ہے انطاکیہ اور علایہ سے پھر قصد کرتا ہے بلاد روم کا اور گھیر لیتے ہین - اسکو پہاڑ بلاد شمال کے پہونچنے سے پہلے چنانچہ اسی محاصرہ کی بدولت دقیق اور دونون جانبین اُسکی سکڑتی جاتی ہین یہانتک کہ نظر آتے لگتے ہین دونون کنارے اور قریب معلوم ہوتا ہے کہ ملجائین اور یہ انضمامی حالت تخمیناً تین دن رہتی ہے پھر کسیقدر بڑھتا اور جاری ہونا علی وجہ النشاط شروع ہوتا ہے پھر تمام اس دریا کی موجونکے

اور اسلام کے جنگل مین یا دار الحرب کفر مین لقمہ کفار بنکر طوق غلامی
گلے مین پڑتا ہے - جانے والے جا رہے ہین نہ کسی سے
وصیت کر سکتے ہین نہ بال بچون کی طرف لوٹ سکتے ہین پھر
جب جہاز خالی ہو کر آتے ہین تو ہر شخص بڑی جد و جہد سے
اُسپر سوار ہونے کی کوشش کرتا ہے انجام کار اس جم غفیر سے
ہر کشتی سے بچنے والونکی مقدار ایسی تھی جیسے گودڑ مین سرخ بیچ
اور سرخ جیب بیچ والے -

اور دست درازیان کین دشمنان دین نے جس طرح چاہا
مسلمانون پر -

امیر سلیمان نے اس بحر کو عبور کیا اور اس پر غالب
آیا تمام وہان کے ممالک ضبط کئے راستون کا انتظام کیا یہ
زیادہ گنجائش والی جانب ہے بجانب مشرق کے اور با عتبار
سواد و سیر شہر کے اس سے زیادہ کشادہ پانی کی کثرت خراج وافر
محصول بیشتر بڑے بڑے قلعے عمدہ عمدہ مقامات اور
اُسکے تحت مین شہر ادرنہ واقع ہے سب لوگ امیر سلیمان
کے پاس اکٹھے ہوگئے اور جملہ کام آسان ہوگئے -

ذکر ابن عثمان کی اولاد کا گزمانے

اور فرحت ہوا ابن عثمان کو ان نصارے سے علحدہ ہونا پڑا جو انکی خوشی اور امن کا سبب تہا۔ اور اسپر یہ طرہ کہ مسلمان انکی طرف محتاج ہوے کیونکہ گہاٹ استنبول کا نصارے کے ہاتہ مین تہا اب اُنہون نے اپنے گلو گرفتگی سے بیفکر ہوکر مسلمانون سے بدلا لینے کے لئے فرصت کو غنیمت سمجہا۔

اب وہ لوگ جہاز مسلمانون اور انکی باربرداری سے بہر کر سمت استنبول متوجہ ہوتے ہین اور استنبول ایک پہاڑ کی چوٹی کے پیچہے واقع ہے اور منحرف ہوکر پہاڑ کی چوٹیون مین سے ایک چوٹی کے پیچہے ہے۔

استنبول دنیا کے بڑے شہرون مین سے ہے یہانتک کہ کہا گیا ہے کہ استنبول قسطنطنیہ کبری ہے اب انکی یہ حالت ہے کہ جب اس قلعہ جبل کے پیچہے جہاز اور انکو لیکر ہٹتے ہین اور وہ پوشیدہ ہو جاتے ہین اس جانب کے لوگونکی آنکہون سے تو ہو جاتے ہین مثل اموات کے کہ قبر مین ڈالے جائین یا کسی گڑہے مین لٹکائے جائین۔ نہین معلوم ہوتا کہ کہان متوجہ ہوتے ہین اور کس مجلس مین رجوع کرتے ہین سلامتی

دونون [illegible] تھا اسی طرح ایک بہت بڑی نہر نے اسکے درمیان سے اثر کو [illegible] کئے ہیں ۔

اسکے [illegible] اور [illegible] تمام ملکوں ہیں اسقدر ناہموار ہے کہ تیز رو مسافر بمشکل طے کرتے ۔

۱۴۰۶ عثمان کا دوسرا بیٹا جسکا لقب [illegible] قلعہ جات میں بنا دیگیر رہا تھا کہ امیر سلیمان نے جو امیر عثمان کا بڑا بیٹا تھا اپنے بھائی عیسیٰ کو قتل کیا ۔ اسکے بعد موسیٰ نے جو امیر عثمان کا چھوٹا بیٹا تھا عیسیٰ کے دفعہ میں امیر سلیمان کو قتل کیا ۔

پھر [illegible] کے بعد محمد نے موسیٰ کو قتل کیا ۔ اور احکام محمد [illegible] تمام شرائع موسوی اور عیسوی کو منسوخ کیا یعنے محمد حکم الٰہی رہا اور احکامات موسے اور عیسے کے منسوخ کئے اور اپنا حکم چلایا)

محمد ابتدا ۱۴۲۱ء میں اپنی موت سے مر گیا ۔ یا یہ کہ ملک معبد کے ہدایا میں قوجقار کی معرفت خفیہ طور سے کچھ دیا گیا ۔ اب ملک اسکے بیٹے مراد کی طرف منتقل ہوا چنانچہ وہ ۱۴۲۱ء میں مستقل کارفرما تھا ۔

کسطرح انکو پریشان کیا اور بھگا دیا ...

سلطان بایزید کا بیٹا اسیر سلیمان نامی اور عیسیٰ اور

مصطفیٰ اور محمد اور موسیٰ یہ سب بیٹے اسکے تھے ہمراہ اسکے

اپنا اپنا ٹھکانا اور رہنے کی جگہ پیدا کی اور ہر ایک کو وہان

ٹھکانا کرنا پڑا عجیب ... شریف لوگ ہمراہ اُسکے ساتھ ہو گئے

چنانچہ محمد اور موسیٰ قلعہ اٹالیہ میں ... خرشنہ کے بارہ

مین ابو الطیب متنبی نے یہ دو شعر لکھے —

ترجمہ اشعار

خرشنہ مین تیرے ممدوح جا کر گر گئے	تھے شقی روم اور بطلیمین گرد جا تمام
لیٹے ہین تہین باندیان والدہ تھی قبہ مین	بہاگ رہی تہین گو انہین لٹیرے ہی تمام

جاگزین ہوئے —

صفت قلعہ خرشنہ

اس قلعہ کی چوٹی اسقدر بلند تھی کہ گویا قبہ فلک سے

متعلق ہے — اس قلعہ سے اُترنے والا اُس سے زیادہ تھک جاتا

ہے کہ اور قلعون پر چڑھنے والا —

اسکو اہل قلعہ بغداد روم کہتے تھے اسلئے کہ جیسے زمین بغداد

کے دجلہ نے دو حصے کئے اور دجلہ وسط بغداد مین

دواے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلیئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے دواخانہ یونانی محلہ میلا راجہ چند والال بکینٹھ باشی واقع سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲۱۴ - عرصہ دراز سے تیار ہوی ہے سات پوڑی ادویہ قیمت عہ حالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اُسکی کہدیجاویگی - طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پا چکے -

خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے - جسکے لگانے سے سفید بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالون کا سیاہی رہتا ہے بہورا پن نہین ہوتا جنکو منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بلکل کم ہے فی نمبر - ۱۲ بوقت اخذ خضاب ترکیب تبلائی جائیگی -

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر یمین السلطنت مدار المہام سرکار عالی -

اسفندیار کا تیمور کے پاس ایلچی بھیجنا اور خود طوق اطاعت گلے مین ڈالکر حاضر ہونا

امیر اسفندیار بن بایزید جو ملوک روم سے ایک
بادشاہ تھا اور سلطنت مین اسکا محل استوار تھا اپنے باپ سے
مالک تاج و تخت ہوا اور مستقل کار فرما تھا -
اِسمین اور ملوک عثمانیہ مین موروثی عداوت چلی آتی ہے -
اسکے تحت حکومت قلعجات اور شہر اور زمین لپست اور میدان
تھے اُنمین سے ایک شہر سینوب ہے جسکا لقب
جزیرۃ العشاق ہے اُسکی ظرافت آفاق مین ضرب المثل تھی
اور وہ وسط سمندر کے ایک بڑے جزیرہ مین واقع ہے
اور اُسمین باریابی نہایت دشوار اُسمین ایک پہاڑ ہے کہ سرین حورانِ
ہوران بہشتی سے زیادہ حسین اور اوسکے عبور کی راہ معشوقان
نازک اندام کی کمر سے زیادہ پتلی تھی - یہ پہاڑ اسفندیار کا مستقر
اور جائے پناہ تھی اور اُسکے خزینہ کے موتی شیطان
ابلیس سے زیادہ نافرمان اور ملتبس تھے اور وہ دست تخیل
سے کہ جسکو حاکم افسانہ لونٹ کرنے والا ہے مضبوط تھا -
اسکے سر سے قسطمونیہ جو دارالحکومت تھا -

۲۶ر شوال ۱۳۱۸ھ



دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۸ھ

اعلحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہٗ کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جس مین نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہین حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی رائے ہیرالال صاحب متخلص نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شائع ہوگا
کل حقوق بحق رائے ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہیں اسکا
منافع عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر
عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی

۱ - امرائے عظام سے . . . . . . عہ

۲ - پبلک سے . . . . . . لے

۳ - باہر والوں سے اسکے علاوہ محصول ڈاک بھی

ف جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے
انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف نا پسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام
رای ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس حیدرآباد
علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و مدار
المہام سرکار عالی



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر ۷ جلد ۱۴

بقیہ وید

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر (۶) جلد (۴)

دوسرے انتظام کے مطابق دو پورے کانڈا ہین اور فہرست میں
انکا ذکر موجود ہے۔ یہہ پرجاپتی یعنے مالک خلق کی تصنیف سمجھی
جاتی ہے۔ اور اتنے ہی سوما یعنے چاند کرۂ قمر کے متعلق ہین۔ سات اگنی
یعنے آگ سے تعلق رکھتے ہین۔ اور سولہ کل دیوتاؤن سے ساتوین اور آخری
کتاب سے کچھ انتخاب بطور نمونہ تیت تریا یجروید سے ذیل مین درج ہے

صرف پانی ہی پانی تہا۔ ابتدا ابتدا مین یہہ دنیا ہمہ آب تھی سراپا عالم
آب اس دنیا مین خالق کائنات نے ہوا پیدا کی۔ اوسی نے اس دنیا کو دیکھا
اور بشکل درا ہا یعنے ریچھ آیا۔ اور اوسکے بعد دنیا کو وس ماکرما یعنے عمارت
دنیا کا معمار نامزد کیا۔ اسکے بعد پرتھوی کے نام سے مشہور ہوئی

پہلے چہہ لکچرون اور اونکے مطابق کے کانڈ امین مذہبی رسوم کا ذکر مذکور ہے

اس وید کے متعلق چند اپانشد ہین یعنے تیت تریکا نارا پنیا کا تہما

ورنی وغیرہ وغیرہ۔

دسوان باب

ساما وید

ساما وید مین ایک خاص تقدس ہے۔ اسکی کل دعائین منظوم ہین

اور وہ گائی جاتی ہین انکے پڑہنے کا ایک طرز لوہی ہے۔

ساما وید کے خاص حصے کو جو حصہ اول نہین ہے۔ آرچیکا

کہتے ہین اس مین وہ دعائین ہین جنکو شاما گاز گاتے ہین۔

اونکے چھہ باب ہین یعنے پرتیپھا کا اور وہ چھوٹے چھوٹی بابون پہ

منقسم ہین اور اون چھوٹے چھوٹے بابون مین بھی حصے ہین جنکو دساکا

کہتے ہین۔ وہ باب دس۔ اور عموماً دس دس شعر ہر ایک مین ہین اسیقدر

تعداد دعاونکی اور اسی طرز پر بعینہ۔ یہہ بھی گائے جاتی ہین۔ انمین سترہ

باب ہین اور اونکا نام گراجیاگ نا ہے۔

ساما وید کے ایک اور حصہ جو گاپی کے لئے موضوع ہوا ہے

اسکو ادنیا گانا کہتے ہین۔ مثل آرچکا کے وہ تین بابون پر منقسم ہین

اسی وجہ سے زبان شریف سنسکرت مین دنیا کو پرتھوی کہتے ہین۔ خالق کائنات نے بامعان نظر دنیا پر غور کیا اور دیوتا پیدا کئے یعنے وسوس۔ رودراز۔ اور ادینہ۔ ان دیوتاون نے خالق کائنات کیطرف عرض کی کہ ہے پرمیشر ہم مخلوق کیونکر پیدا کرین جواب آیا اے میرے بندو جسطرح مین نے تم کو تپیاس یعنے غور و تعمق کے بعد پیدا کیا اسیطرح تم بھی میری مخلوقون کو ترقی دو۔ اوس نے انکو متبرک آگ عطا کی ۔ اور فرمایا کہ اس متبرک آگ سے تم قربانیان کرو۔ اسی اگنی یعنے آگ کے ذریعہ سے اونہون نے کارروائی شروع کی اور ایک برس مین ایک آگ بنائی اور آگ کو واسوس اور رودراز اور ادینہ کو یکے بعد دیگرے دیا یہہ کہکر کہ اسکی حفاظت کرو واسو اور رودراز اور ادینہ نے مختلف اوقات مین اوسکی پالن یعنی پرورش کی۔ اور اوس نے واسو کو تین سو تینتیس بچھڑے دئے۔ اور قس علی الہذا رودراز کو بھی اتنے ہی۔ اور اسی تعداد کے ادینہ کو یہہ سب ملاکر ایکہزار ہوے ۔

اس وید کے دوسرے حصہ مین ادینہ کا بیان ہے جس مین مثل سن تہا یہہ لکھے گئے ہین۔ انکے متعلق ابواب ہین ۔ اور اوسکے جنہ و ہین۔ اس مین بھی ایک قسم کی تقسیم ہے جس مین کانڈا ہین۔ مختلف مضامین کے مطابق۔

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

جب تیمور جو کچھ ملا لیکر توقتامیش کی سلطنت سے جدا ہوا

(اور ایدکو ہاتھہ سے نکل گیا) اور تیمور اپنے مستقر مین باطمینان پہنچا تو

ایدکو اپنے لوگون مین جا ملا اور اپنے طرفدارون اور جان نثارون مین

آگیا۔

اور توقتامیش کا جویان حال اور اپنی حفاظت کرتا رہا۔ اور بوجہ

عداوت باہمی ہر وقت تیار اور مستعد رہتا تھا۔

یہہ بات ایدکو کے بوتہ کی نتھی کہ جو گرہ کھل گئی اوسکو باندہ دے یا جو

(باہم دل پھٹ گئے) اونکو رفو کر دے۔ اور یہہ بھی ممکن نہ تھا کہ باطمینان یدعی

سلطنت مستقل طور پر ہو جاے کیونکہ اگر ایسا ہو سکتا تو تیمور جو بہت سے

ممالک کا مالک ہو گیا دعوے کرتا۔

پھر ایدکو نے اپنی طرف سے ایک سلطان مقرر کیا اور ایک

مکان کو مضبوط بنایا۔ اور سیہرہ کے سردارون اور اوسکے قبائل کے

سر برآوردہ لوگون کو بلایا تو وہ بسر و چشم لبیک کہتے ہوے

آئے کیونکہ یہہ گروہ اورون سے زیادہ قوی اور تیمور کے ضرر و نقصان سے

مامون تھا۔ اب ایدکو کی قوت بڑہگئی اور مکان عساکر کے واپس آنے سے

آباد ہو گیا اور دار الملک مین بنیاد قائم ہو گئی اور ارکان سلطنت

بلند ہو گئے۔

اور ہر ایک حصص نصف نصف باب ہین اور دفعات۔

ارشیا برہمنا سوما وید کے اپنے دو حصون کے ضمیمی ہین ان مین اس امر کا بیان ہے کہ کس موقع پر انکا استعمال کیا جانا چاہیئے۔ یہہ صرف مصنفون اور رشیونکے کام کے ہین۔ باقی آیندہ۔

شاد عفی عنہ

کسیکو طمانچہ مارا خلیفہ نے قصاص کا حکم دیا یہ جب اسکو معلوم ہوا
اور مدعی سے ایک شب کی مہلت لی اور معہ اپنے ہزار آدمیوں کے
بھاگ کر روم چلا گیا اور پھر تمام قوم تباہ ہو گئی۔
اس گروہ کا نام قرا بو غدان ہے۔

انہین اسباب سے دشت کی آبادی خالی اور اوجاڑ ہو گئی
اور لوگونکی ہلاکی اور انتشار سے یہ نوبت پہنچی کہ اگر کوئی شخص بلا رہنما
و پاسبان اوس راہ مین چلے تو بوجہ گم ہونے راستے کے
ہلاک ہو جائے کیونکہ موسم گرما مین ہوا کی کثرت سے ریت [illegible] اوڑ جاتی
اور رہگذر کا نشان مٹ جاتا ہے۔ اور جاڑے مین برف سے راستے
بند ہو جاتے ہین اسلئے کہ وہانکی تمام زمینین نیچی اور [illegible] لیکن غیر ہموار
اور ہر مرحلہ چٹیل میدان بے آب تشنہ اب بہار ہے بر صورت وہان سے
گذرنا مہلک ہے اور سخت دشوار ہے چندروین لڑائی مین ایدکو نے
شکست کھائی تمام لشکر متفرق اور پریشان ہو گیا اور ایدکو معہ پانسو سوار کے
ریت کی دریا مین غرق ہوا اور کسیکو پتا نہ لگا۔

اب توقتامیش مملکت پر مستقل ہو گیا اور دشت برک مین کوئی مزاحم نہ رہا
باوجود اسکے توقتامیش ایدکو کی خبر اور حال کا جویان اور کیفیت ہلاکی کا
نگران تھا۔ اسیطرح چند مہینے گذرے کہ نہ آنکھین اوسکی جہاون سے

اودہر توقتامیش کی عقل جب اپنے ٹھکانے پر آئی اور پھر دماغ مین سمجھ نے حکمرانی کی۔ اور دشمن چلا گیا اور گونہ اطمینان ہوا تو لشکر کو جمع کیا اور اپنی قوم اور معاونین سے مدد چاہی اور ایدکو اور توقتامیش مین انواع اقسام چھیڑ چھاڑ آلات حرب مین قایم رہی۔ اور صلح کی آنکھین زمانہ کی چشم ہاے کور کیطرح سوتی رہین یہانتک کہ پندرہ مرتبہ صف آرائی کی نوبت پہنچی کبھی یہہ گھٹے کبھی وہ گھٹے کبھی یہہ بڑھے کبھی وہ بڑھے۔

اب یہہ نوبت پہنچی کہ دشت کے قبیلے دن بدن گھٹنے لگے اور تتر بتر ہونا شروع ہوے۔ اور چونکہ قلعے اور پناہ کی موقعے کم تھے یہہ انتشار پیدا ہوا خاصکر اوسوقت کہ اون قبائل پر دو شیر پلے ہوے ہین توقتامیش اور ایدکو اور وہ منحوس ہمہاے ہوے ہین اور بڑا حصہ اونکا تیمور کے ساتھ جا چکا ہے۔

اب توقتامیش اسی فکر مین قید ہے اور افکار نے پیشاب پاخانہ تک بند کر رکھا ہے کہ ان قبائل کا ایسا حصہ کہ دفتر مین سماے نہ گنتی مین آے علیحدہ ہوکر بجانب روم و روس چلدیا۔ یہہ اونکی بدنصیبی اور برگشتگی قسمت کی نشانی ہے۔ یہہ لوگ مشرکین مین نصارے اور مسلمانون مین انصارے ہوگئے جیسا کہ جبلہ نے بنی غسان سے کیا تھا۔

جبلہ معہ اپنی قوم کے بعہد خلیفہ دوم مسلمان ہوا اور ایک روز

قصد کیا اور دیر تک مدافعت کی بالاخر زخمی ہو کر گرا۔

یہ سولوان حملہ لڑائیکا خاتمہ اور فراق کا حکم تہا۔

اب دشت برکہ کے تمام امورات ایدکو کے متولی کے قبضہ مین آگئے اور تمام قریب و بعید صغیر و کبیر اوسکے احکام کو کان لگا کر سننے لگے۔

توقتامیش کی اولاد آفاقمین تتر بتر ہو گئی جلال الدین اور کریم بردی روس کو بال مین اور باقی بہائی سغناق مین چلے گئے۔

اب تمام امور سلطنت ایدکو کے حکم پر ہین جسکو چاہتا ہے متولی بناتا ہے جسکو چاہتا ہے معزول کرتا ہے۔ اوسکے حکم کی کوئی مخالفت اور حدود سلطانی سے کوئی تجاوز نہین کرتا۔

وہ لوگ جنکو ایدکو نے والی بنایا قتلیغ تیمور خان اور اوسکا بہائی شادی بیگ پہر فولاد خان۔ قتلیغ تیمور کا بیٹا۔ پہر اوسکا بہائی تیمور خان تیمور خان کے زمانہ مین امور سلطنت مین ہل چل پڑ گئی ایدکو کے ہاتہ مین زمام سلطنت تسلیم نہ کی گئی اور ایدکو کی وہ عزت و کرامت نہ رہی تو ایدکو نے کہا کہ مین کبتک مطاع ہون ایسا سردار رہون کہ سب میری اطاعت کرتے ہین) مجہ سے اطاعت نہو گی اور مین مثل ناگوری بیل کے ہمیشہ روندہ ہون چہیا کی طرح مجہ سے تبعیت نہین ہوتی۔ اب دونون مین جہگڑا چلا اور آسمان حسد پر نفاق کے چہپے ہوئے ستارے

آشنا نہ زبانون پر ذکر۔
چونکہ ایدکو ان ریت کے دشوار گزار راستون اور ٹیلون کا کیڑا تھا اور ان پتریلی اور سخت زمینون کو بارہا اپنے پیرون کے ٹانگن پر طے کر چکا تھا منتظر وقت رہا اور حسب مضمون اشعار ذیل فکر و تدبیر کرتا رہا۔

ترجمہ اشعار مصنف

انتظار وقت کر ہر کام مین	جب ملے موقع تو اوٹھ بہر دغا
عقل سے اور صبر سے لے کام دیکھ	توت کا پتا تھا جو دیبا ہوا

جب ایدکو نے یہہ یقیناً سمجھ لیا کہ اب توقتامش مجھ سے مایوس ہے اور اوس نے یقین کر لیا ہے کہ موت کے شیر نے ایدکو کو چیر پھاڑ ڈالا تو ایدکو توقتامش کا تجسس کرنے لگا اور ہر وقت اس کھوج مین رہنے لگا یہانتک کہ ایک روز یہہ پتا ملا کہ توقتامش فلان سیرگاہ مین لشکر سے علحدہ تنہا ہے۔ فوراً ایدکو گھوڑے پر سوار ہوا شب تیرہ و تار کی چادر اوڑہی اور رات دن چلا اور سونے کے بدلے جاگنا اختیار کیا حباب اسا پہاڑون پر چڑہتا تھا اور مثل شبنم کے بلندی سے اوترتا تھا یہانتک کہ توقتامش کے پاس اوسکی بیخبری مین پہنچا اور قضاء مبرم کیطرح لوٹ پڑا۔ توقتامش کو جب خبر ہوئی کہ چارون طرف سے بلانے گھیر لیا۔ اور موت کے تیرون نے حملہ کیا اور نیزون کے اژدہے اور تیرونکے افعی ڈسنے لگے تب کسیقدر راونکا

شجیع رعب وداب کا چہرہ ذی وجاہت سخی خندہ پیشانی۔ رائے مصیب
علماء وفضلا کا دوستدار صلحاء وفقرا کا حاضر باش ان لوگوں کی عمدہ لفظوں میں
توقیر اور اچھے طریقہ سے تعظیم کرتا تھا۔ دن کو روزے رکھتا تھا شب زندہ دار
شریعت کا پابند کتاب وسنت واقوال علماء کو مبینہ دین اللہ ذریعہ نجات
سمجھتا تھا۔

ایدکو کے قریب بیس اولاد تھی۔ ہر اک ان میں سے
بادشاہ مطاع تھا اور ہر اک کا ملک اور لشکر جدا تھا۔

ایدکو دشت کے ملوک میں امام تھا قریب بیس سال کے
اسطرح رہا کہ جبین دہر پر اوسکے ایام نور پیشانی سکتے اور اوسکے ملک
چہرہ زمانہ کی پیشانی پر زلف پر چین تھے۔

چھٹا فصل قصہ کی طرف رجوع اور تیمور کے مصائب
قلم بند کرتے ہیں

جب تیمور آذربیجان پہنچا اور اسکا لشکر ممالک سلطانیہ اور تبریز میں
نازل گیا اور قلعہ ماردین کے بادشاہ ملک طاہر کو جو قید تھا بالکرتبہ
خلعت واکرام چھوڑ دیا چنانچہ تفصیلی حالت بیان ہو چکی ہے۔
ملک طاہر کو بعد عہد وپیمان دیار ما بین العراق والشام کا والی مقرر کیا
چونکہ تیمور بوجہ معیت گروہ ہائے دشت بر کہ بجم میں ٹھر نہیں سکتا تھا

چمکنے لگے اور آپس مین شر و فساد و بغض و کینہ پہیلا۔

ایکوقت کہ فتنونکے اندہیرے باہم گہت گئے اور وحشت کے شب تیرہ و تار مین فساد کے ستارے فریقین مین جگمگانے لگے اچانک بدر دولتہ جلالیہ نے مشارق خاندان توقتامیشیہ سے طلوع اور بلاد روس سے ظہور کیا۔

یہہ قضیہ سن ۸۱۱ھ مین ہوا اور فسادات و شرر پہیلگے اور بات بڑہگئی اور ایدکو کا حال نہایت ضعیف ہوگیا اور تیمور خان نے ایدکو کو قتل کیا اور ممالک قفچاق کے باہمی شر و فساد جبتک رہے کہ ایدکو زخمی ہوکر نہر سیحون مین ڈوبا پہر اوسکو وہان سے بمقام سرایجوق نکالکر پہینکدیا۔ اللہ اوس پر رحم فرمائے ایدکو کے عجیب واقعات اور نادر اخبارات ہین۔ اوسکے تیر دشمنون مین نشانہ رس ہین اور اوسکی مکائد وحیل اور دشمنونکے شکار کے قصص مشہور ہین۔ اور اوسکے اصول فقہ سیاست مین ایسے کہرے ہین جیسے مضامین نقود و ردود (یہہ اصول فقہ کی دو کتابین ہین) اور اون قواعد مین بحث محصول مقصود تک پہنچاتی ہے (محصول اور مقصود بہی دو کتابونکا نام ہے)

ایدکو کا کسیقدر حلیہ اور صفات

ایدکو کا رنگ گندم گون یعنے سرخ و سپید میانہ قد ہاتہ پانوگہٹے ہوے

لفظون مین خطاب تہا کہ دل بیٹہا جاتا تہا کہین تسکین واطمینان کے ڈہنگ تہے
کہین جنبرو تی رنگ تہے۔ خلاصہ تمام فرمانونکا یہہ تہا کہ خطبہ مین نام محمود خان
وسیورغاتمش خان اور اینجانب کا پڑہا جائے اور یہی نام سکہ مین
مسکوک ہون اور قاصدونکو حکم تہا کہ خود حاضر ہوکر فرمان دین۔

سلطان نے نہ فرمان کیطرف توجہ کی نہ قاصد کیطرف نہ جواب دیا بلکہ اُن قاصدونکی
افسرون کے سر کاٹکر بقیہ قاصدین کے گردنون مین لٹکاکر پہلے اپنے بلاد مین
تشہیر کیا پہر دو حصہ کرکے دو طرف بہیجا ایک بجانب سلطان ملک طاہر
ابی سعید برقوق دوسرا بخدمت سلطان ابی یزید بن مراد بن
اورخان بن عثمان حاکم ممالک روم اور دونونکو یہہ قصہ لکہا کہ اسطرح
تیمور مقہور کا فرمان لیکر قاصد آئے اور مین نے جواب سے سکوت کیا
اور قاصدونکو تہدیداً قتل کیا اور کچہ نکہا۔ اور یہہ فعل فقط بدین غرض کیا
کہ تیمور کی توہین ہو اور جو کچہ تیمور بلاد مین فساد اور عباد پر ظلم کرتا ہے
وہ بہت برا فعل ہے۔

پہر لکہا کہ آپ خیال فرمائین کہ مین تم دونون صاحبون کا زیر سایہ
ہمسایہ ہون میرا ملک آپ کا ملک ہے مین آپکے غبار کا ایک ذرہ بیمقدار ہون
اور آپکے بحار سلطنت کا ایک قطرہ ہون مین نے جو کچہ کیا حالانکہ مین
ضعیف الحال ہون مال کی کمی آدمیونکی قلت تہوڑا سا ملک میرے

سمرقند کا قصد کیا اور وہاں پہنچکر جو کچھ روپیہ پیسہ مال و اسباب دشت سے بھر کر لایا تھا داخل خزانہ شاہی کیا پھر فوراً وہان سے نکل کر طوفان کی طرح جیحون سے عبور کر کے خراسان پہنچا اور بلا قیام و مقام وہان سے آذربیجان گیا۔ حاکم آذربیجان طہرتن اطاعت و فرمان برداری کی گردنمین احکامات تیموری کا طوق ڈالے ہوے حاضر ہوا۔ قلعہ ماردین کے امر کو ایسا مہمل چھوڑ دیا کہ بھول گیا اور اوسکے مضافات کے شہرون اور دیہات سے کچھ تعرض نکیا۔

متعلقات ممالک شام مین ابتداء عساکر تیموری کے غبار تیرہ وتار کا جوش

پھر تیمور نے موضع رہا کا قصد کیا اور لوٹنے کا ارادہ کیا تو ایک شخص وہانکے روسا اور سکناء رہا کے سر برآوردہ لوگون سے جسکو حاجی عثمان بن ششنک کہتے تھے تیمور کے پاس آیا اور چند شتر کی بار برداری مال و دولت پر صلح کی اور بار کرا کر داخل خزانہ تیمور کر دیا۔

اب تیمور نے چند متعدد قاصدون کو دیکر قاضی برہان الدین ابی العباس اور احمد حاکم قیصریہ و توقان وسیواس کیطرف روانہ کئے ان فرمانون مین کہین نرمی کہین گرمی کبھی غیظ کبھی چاپلوسی کسی جگہ کا مضمون طبیعت کو برانگیختہ کرتا تھا کسی موقع مین ایسے دبیچے

دل ہیون دے کلیجے داغدے کردنین توڑ دین آنکہون کو اندہا کانونکو بہرا کر دیا۔ کہان مین اور سیل عرم کا تہپڑ اور مست ہاتھی کی ٹکر۔

اگر تم دونو مجکو سنبہالوگے پاؤگے۔ اور اگر مجکو ذلیل کروگے ہاتہ سے دے بیٹہوگے۔ تم دونون صاحبونکی ہیبت اور شہرت کوبہی کافی ہے اور تمہاری لیاقت اور مدد کو بہی بس ہے کہ تمہارے خدام سے کوئی آگے ہے۔ جو شخص تمہاری طرف سے بس ہوگا تمہارا بال بیکا نہونے دے گا۔

اور اگر خدانخواستہ مجکو تیمور سے ضرر پہنچا یا اوسکی شر و فساد کے شرارے میری مملکت تک پہنچے تو کیا یہ فعل حوادثات زمانہ سے متعدی مفعول ہے اور مفعول ثانی اور ثالث تک نوگا د مفعول بہ سے مراد اپنی ذات ہے اور ثانی سے ملک طاہر ثالث سے ابا یزید مراد ہے یعنے اگر مجہ پر آفت آئی تو تم بہی نہ بچوگے۔

ترجمہ اشعار

ابتدا مین شر ہو ایسی جیسے چقماقی شرار	کی اگر جلدی بجہانی مین تو فوراً بجہگئے
ہو نتاہل گر فنرون اور سہل انکاری رہے	اسقدر آتش برسے ہر دل و جگر مین جا لگے
ہو نہ بعد اسکے بجہانیکی لئے کچہ بہی مفید	ہون اگرچہ جمع رہنے والے سطح ارض کے

اور آپکو یہہ خیال ہے کہ میرا جواب نہ لینا اور عمل چہوڑ دینا

خدام قدیم وجدید کم زور رفقا آپ ہی دونکی مدد کے بھروسہ پر اور آپ ہی دونونکے ہوتے پر کہا کہ آپ میری معاونت اور مناصرت فرماینگے۔ اور اسلئے کہ آپکی سلطنت کی آبرو کے جھنڈے قائم رہین اور آپکی دبدبہ مملکت کے نیزونکے پھریرے اوڑتے رہین۔ مین تمہاری کمین گاہونکی ڈہال ہون اور سینہ سپر ہون۔ مین تم دونونکے لشکر کا ایک جاوش ہون عساکر کا علم بردار۔ لین ڈوریکا پیش رو اور مواقع جنگ کا مقدمۃ الجیش اور اگر آپ دونونکی امداد کا بھروسہ نہو تو مین کسطرح تیمور کی ٹکر کا نہین ہون نہ اوسکے مقابلہ کی مجہ مین سکت ہے۔

آپ تیمور کے حال سن چکے ہین اور اوسکی لڑائی اور افعال کو جانتے ہین۔

تیمور نے بہت لشکرون کو شکست دی بادشاہون کو قید کیا ممالک کا مالک ہوا کتنے شاہونکو ہلاک کیا بے آبروئی کی لاکھون جانین لین قلعے فتح کیئے فتح منجانب اللہ دیا گیا مال لوٹے غرضکہ مین دشوار گذار راستون کو سہل کردیا جن امورات مین گنجلک تہی اونکو کہولدیا۔ بہت سے عقول کو زائل افہام کو مختل کیا سوارون کو ہزیمت دی بنادین اوکھیڑ ڈالین بہت کچھ ارادے مٹاڈے پہاڑونکو گرادیا بچونکو ماں باپ کے غم سے پریشان کیا سر کچل دے کمرین توڑدین عزم فسخ کرادے آگ کو بھڑکایا ہوا کو چلایا پانی سے غار ڈالدے غبار اوٹھایا

نکو ملک ظاہر کا جواب نہین ملا اور نہ یہ بات ثابت ہوئی کہ ملک ظاہر نے جواب لکھا یہ امر ظاہر ہے کہ جواب ملک ظاہر کا بعینہ سلطان بایزید کے جواب کا مثنی ہوگا کیونکہ دونو نکے قول و فعل ظاہر و باطن ایسے تھے کہ یون معلوم ہوتا تھا کہ دونونکو توارد ہوتا ہے۔

پھر مین نے دیکھا کہ ایک خط ابتدائی اور اوسکا جواب ہے اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ ابتدائی خط اس غدار یعنی تیمور مکار کا تھا اور جواب منجانب ملک ظاہر۔ اور دونون مین آیات قرآنی سے تزئین تحریر تھی گو اوس سے غرض تکبر اور اظہار جلال ہو۔

تیمور کا خط

اے پیدا کرنیوالے زمین و آسمان کے جاننے والے امورات ظاہرو پنہان کے تو ہی اپنے بندونکا حکم ہے جبکہ وہ باہم اختلاف کرتے ہین اے بادشاہو تم سمجھ لو کہ ہم لوگ اللہ کے وہ سپاہی ہین جنکو اپنی غضب سے پیدا کیا جن پر اللہ غضب بھیجنا چاہتا ہے اونکو مسلط کرتا ہے کسی دکھیا پر ہمکو رحم نہ رونیوالے کے آنسوون پر ترس ہمارے دلون سے اللہ نے رحم کو نکال لیا خرابی اور بڑی خرابی ہے اونکو جو ہمارے حکم نہ مانین ہم نے شہر کے شہر اوجاڑ دے لاکھون بندگان خدا کو ہلاک کیا۔ اور پھیلا دیا ہمنے زمین مین فساد ہمارے دل پہاڑ ہین اور ہماری تعداد مثل ذرہ بار کے

اس غرض سے ہے کہ آپ دونون صاحب جو کچھ تحریر فرمائین اوسکی تبعیت کرون آپ حکم دین مین اوسکی تعمیل مین مکتفی ہون - آپ بنیاد قائم کرین اور مین بناؤن - اور آپ جو کچھ جواب لکھین ویسا ہی میری طرف سے جائے -

وہ جواب جو سلطان ابویزید بن عثمان نے قاضی برہا الدین سلطان ممالک سیواس کو دیا

سلطان ابویزید بن عثمان کو یہ فعل نہایت پسند آیا اور اس تحریر کے سریلی فقرے نہایت خوش آیند و طرب افزا معلوم ہوئے اور حکم قاضی کو مستحسن اور صواب خیال کیا اور جواباً لکھا کہ اگر تیمور اپنے ارادہ سے باز آئے اور پلٹ جائے تو بہتر ورنہ ہم ایسے لشکر کے ہمراہ آئینگے کہ جسکے مقابلہ کی تاب کوئی نہ لاسکے - آپ باطمینان خاطر وحسن بصیرۃ و خلوص قلب بجنگی حشم مقابلہ کرین - اور تیمور کے لشکر کی بہتایت سے نگھبرائین (خدا فرماتا ہے) بسا اوقات تھوڑے لیسے آدمی غالب ہوتے ہین بڑے گروہ پر - اور اگر آپکی رائے سعید اور حکم ہو تو مین خود آؤن اور غازیون اور مجاہدین کو لیکر اوس پر چڑہائی کرون تاکہ آپکے جھنڈے بلند اور احکام نافذ ہون اور تلوار کو قوت اور لشکر کو مدد ملے - پھر خط بھیجا اور منتظر جواب رہا -

اوٹھ جائے اور پھر تمکو کوئی عذر باقی نرہے اور فنا کا منادی ندا دی
کرے ان مین کوئی ہلتا چلتا ہے نہ کسیکی آہٹ مسموع ہوتی ہے۔
یہ ہمارا عین انصاف ہے کہ ہمنے تمکو خط لکھا اور یہ جوہر بے بہا نصائح کی
تمپر نثار کیئے۔ والسلام۔

ملک طاہر کا جواب

بعضون نے کہا ہے کہ یہ جواب قاضی علاءالدین فضل اللہ نے
لکھا ہے۔ مگر میرا گمان نہین کہ یہ صحیح ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے اللہ ملک کے مالک تو جسکو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے
چاہے چھین لیتا ہے جسکو چاہے ذلت دیتا ہے جسکو چاہے عزت
بھلائی تیرے قبضہ مین ہے تو ہر شئے پر قادر ہے دربار الجمانیہ اور
دردولت سلطانیہ سے جو کتاب آئی اوس پر اطلاع ہوئی۔
تمہارا یہ قول کہ ہم اللہ کے غضب سے مخلوق ہین اور مغضوبین پر مسلط
ہین نہ ہمکو بیمار پر ترس آتا ہے نہ رونے والے کے آنسوون پر رحم ہے کہ
اللہ نے ہمارے دلون سے رحم نکال لیا ہے تمہارے عیوب مین
سب سے زیادہ ہے جسکو تم وصف سمجھتے ہو یہ تمہاری قبیح خصلت ہے
اسکی شہادت مین اگر تم مانو تو اسیقدر نصیحت بس ہے۔ کہدی اسے

رمل کی برابر ہمارے گھوڑے بہنے والے ہین اور ہمارے تیز ے
پہاڑنے والے ممکن نہین کہ ہمارے ملک مین کوئی پہنچے یا ہمارے
مہمان کو ستائے۔ اگر تمنے ہمارے شروط کو مانا اور راستہ پر آگئے تو
ہمارے منافع تمہارے منافع ہین اور تمہارے نقصان ہمارے نقصان ہین
اور اگر تمنے مخالفت کی اور اپنی ہٹ پر جمے رہے اور بغاوت کر ڈالا
تو بالآخر اپنی آپ کو ملامت کروگے کہ ہمنے کیا کیا کیونکہ قلعون ہم سے
روک نہین سکتے اور ہمارے سامنے کسیکی مجال نہین کہ ہمارے عساکر کو
ہٹائے یا مدافعت کرے تمہاری بد دعائین ہمارے حق مین مسموع
نہ مقبول اسلیئے کہ تمنے حرام خوری کی اور مٹادیا اور کھو دیا اتفاق کو ہم
خوشخبری دیتے ہین تمکو ذلت اور جزع فزع کی تم آج دیکھنا کہ تمکو کیسی
خواری کیساتھہ جزا ملتی ہے تم اپنے کو اپنے گمان کے موافق کافر خیال
کرتے ہو اور ہمارے نزدیک یہ امر ثابت ہوگیا کہ فاجر ہو۔ ہم کو تم پر
اوس نے مسلط کیا ہے جسکے ہان تمام امور جچے تلے اور جملہ احکام سوچے
سمجھے ہوے ہین۔ تمہاری جماعت کثیر ہمارے نزدیک قلیل ہے اور
جو تمہارے نزدیک عزیز ہین وہ ہمارے پاس ذلیل ہین ہم مالک ہوگئے
زمین کے مشرق سے مغرب تک اور ہمنے ہر سفینہ کو دن دہاڑے چھینا۔
ہمنے یہ کتاب تمہارے پاس بھیجی ہے تم جلد اسکا جواب دو پیشتر کہ پردہ

ذرونکی برابر ہے۔ تو یاد رہے کہ قصائی کو بکریونکی بہتات کی کیا پروا
اور سوختہ کے بڑے بڑے انبارون کو ایک چنگاری بس ہے بہت مرتبہ
بحکم خدا چند آدمی بڑے بڑے گروہ کو بس پا کرتے ہین اور اللہ صبر
کرنے والون کا ساتھی ہے۔ ہم مصیبت سے بہاگنے والے بندے نہین ہین
کیونکہ ہمکو موت کی بڑی آرزو ہے۔ جبتک بقید حیات ہین سعید ہین
اور مر گئے تو شہید ہین۔ یاد رکھو کہ اللہ والے ہی غالب ہوتے ہین
کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم اطاعت کرین اوس امیر المومنین اور خلیفہ
رب العالمین کی کہ جو دور ہے خیر سے (اور راہ مستقیم سے بہ راہ ہے)
نہ ہم تمہاری سنین نہ اطاعت کرین۔

تم خواستگار ہو کہ ہم اپنا امر تمپر منکشف کرین یہ نہایت پوچ کلام ہے
نہ بندش درست نہ سلسلہ استوار۔ اور اگر منکشف کیا جاے تو پہلے
بیان سے کہل جائیگا۔ کیا ایمان کے بعد بہی کوئی مرتبہ کفر ہے یا تمنے کوئی
دوسرا خدا اکہڑا کیا ہے۔ تمنے ایسی بے تکی بات کہی کہ جس سے قریب ہے
کہ آسمان پہٹ پڑے زمین شق ہو اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر جائین
اپنے کاتب سے جس نے اس خط کو ترتیب دی اور مضمون کو ظاہر
کیا کہدو کہ یہ خط ایسا ہے جیسے دروازہ کی چون چون یا مکہی کی بہنبہناہٹ
اور قریب ہے کہ ہم لکہینگے جو وہ کہتا ہے اور اوسکو ہم سزا

محمد صلی اللہ علیہ وسلّم نے کافرمین نہین پوچھتا ہون اوس خداکو کہ تم پوجتے ہو۔ ہر کتاب آسمانی ہین تمہارا ذکر ہے اور ہر برائی تمہارا وصف ہے تم کہتے ہو کہ ہم کافر ہین اللہ کی پھٹکار کافرون پر۔ جو اصول مین کسی کے مشابہہ ہوگیا وہ فروع مین کیا پرواہ کرتا ہے ہم لوگ یقیناً مومن ہین نہ ہم پر عیب کا زنگ ہے نہ شک کا دخل ہے۔ قرآن ہمین پر نازل ہوا ہے اور خدا ہمیشہ سے ہم پر رحیم ہے۔ ہمکو تاویل قرآن کے شرف سے مشرف فرمایا۔ اور فضیلت تحریم و تحلیل سے ہمکو خاص کیا۔ بیشک آگ تمہارے لئے پیدا کی گئی اور تمہارے چھوڑنے کے واسطہ بھڑکائی گئی ہے جبکہ آسمان پھٹ جائیگا۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ شیرونکو مکڑ ہین اور درندون کو کفتار اور شجیعون کو گنوار ڈرائین۔

ہمارے گھوڑے عربی ہمتین بلند نیزے جنکے کاری زخم مشرق سے مغرب تک مشہور۔ اگر ہمنے تمکو قتل کیا تو کیا عمدہ ذخیرہ ہے۔ اور اگر تمنے ہمکو شہید کیا تو ہم مین اور جنت مین ایک دم کا راستہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ مین قتل کئے جائین تم اونکو یہ نہ خیال کرو کہ مردے ہین بلکہ وہ زندہ ہین اور جناب خداوندی سے اون کو رزق ملتا ہے۔

اور تمہارا یہ فقرہ کہ ہمارے دل مثل پتھر کے ہین اور ہماری تعداد

شیر ہین کہینچ لانے والے اور شکاری جانورہین پر جوڑ کے گرنے
والے۔ تیمور نے موقع نہ سمجہا واپس آیا اور انقلابات زمانہ اور
اونکی کمزوریکا منتظر رہا کہ حوادثات سے کچہ آفت آجائے۔

اس بلائے ناگہانی کے وقوع کو عساکر شامیہ کا متوجہ ہونا

خبر ملی کہ امراء شام سے ملک ہو تنم لشکر لیکر بجانب ارزنجان
نکلا اور واپسی کو غنیمت سمجہا اور کچہ ضرر نہ اوٹہایا۔ اللہ نے کفار کو
(یعنے تیمور) باینطور لوٹایا کہ اپنے غیظ وغضب مین اونکو کچہ نہ ملا
اور جیش اسلام کے ہر شیر نے ایسے کلنگ یا بخت کو شکار کیا کہ
ہم شکل شیر تہا۔

اور یہ نور (عمل) نور ہو گیا (اس عبارت سے بظاہر یہی
معلوم ہوتے ہین کہ تیمور واپس ہوا اور اوسکے بقدر آدمی اس
ہاتھ سے تہ تیغ ہوئے۔ تو اب تیمور کی واپسی ایک نور اور شکار
تیمور کے آدمیون کو مارا دوسرا نور۔ مگر تاہم اوپر کے فقرے سے
معلوم ہوتا ہے کہ تیمور کا اسقدر خوف تہا کہ واپسی کو غنیمت سمجہا
اصل واقعہ معلوم نہین ہوتا یہہ قیاسی امر ہے) من المترجم۔

پہر تیمور کا ممالک ہند کو واپس آنا

جب تیمور کو معلوم ہوا کہ سلطان ہند فیروزشاہ نے دنیا کی (ست) زحمت سے

دینگے مین پوری پوری۔

ہمارے پاس تمہارے لیئے سوا تلوار کے اور کچھ نہین۔

مقولہ مورخ

پھر مین نے ایک نسخہ مین دیکھا کہ جسکی سیاہی دور زمانہ سے
اوڑگئی تھی اور جسکی چہرہ سے پورانے پن کے بوڑھاپے نے جوانی
سیاہی اوڑادی تھی یہی خط اسی عنوان سے نصیر الدین طوسی نے
منجانب ہلاکو تتری بخدمت سلطان مصر بھیجا اور جواب بھی بعینہ
اوس زمانہ کے کسی منشی کا لکھا ہوا۔

فصل

جب تیمور کو اپنے ایلچیونکی خبر ملی کہ سلطان برہان الدین نے
افسرون کے سر کاٹ کر بقیہ کے گلون مین ڈالکر اول اپنے ملک
تشہیر کیا پھر نصف ملک طاطار اور نصف سلطان بایزید کے پاس
بھیجدیئے بہت غیظ مین آیا اور طائر غضب کے پر کانٹے
دیئے اب غصہ اوڑ نہین سکتا اور نہایت جوش مین آیا اور دم گھٹنے لگا
قریب تھا کہ تلوار کھینچ لے مگر یہ خیال کیا کہ ابھی ادہر ادہر لوگ ہین
اور ابھی اسلام کے لشکر چھوٹے بڑے موجود ہین۔ اور دین کی
گودی مین ابھی تک اہل اسلام کے شیر باقی ہین اور اونکو ہمیشہ روندے

مولف کہتا ہے مین نے شعر لکھا۔

ترجمہ شعر عربی مولف تاریخ تیمور

اختلاف رائے اعداء ہے سبب — بھر جمع خاطر احباب ما

جب تیمور ملتان پہنچا شارنگ خان نے نافرمانی کی۔ اور تیمور ملتان کے محاصرہ پر قائم ہوا اور تنگ کرتا تھا ملتان کو۔ اور عساکر ملتان ایک جم غفیر تھا اور وہانکی فوج کا سواد اندھیاری رات کی مانند تھا منجملہ اوس لشکر گران کے آٹھ سو ہاتھی تھے۔ اور نیز تمام امراد اطراف ہند اور روساء اکناف سند سمٹ آئے تھے اور رجال و رجال کو جمع کیا اور اثقال و افیال کو مربوط و مضبوط کیا اور یہ بلائے ناگہانی لڑا کو جھگڑا لو قریب آٹھ مہینے کے رہا یہانتک کہ ملتان کو چھڑا لیا اور قبضہ سے نکال لیا۔

تفصیل جنگ جانشین فیروزشاہ و تیمور جانگاہ

جب ملو تخت نشین اور امورات ہند پر قابض ہو گیا۔ اور خبر ملی کہ تیمور آتا ہے بہت جد و جہد سے مستعد ہوا اور فوج کثیر التعداد اور سامان مہیا کیا اور بہت کچھ مال خرچ کیا اور یہ گمان تھا کہ ہم پر کیا کوئی قدرت پا سکتا ہے۔ مال تقسیم کیا اور سوار و پیدل جمع کئے اور جسقدر قلمرو مین ہاتی تھے اکٹھے کئے۔ شہرونکی استواری اور

اللہ کی رحمت کی طرف انتقال کیا۔

چونکہ سلطان کے کوئی بچہ نہ تھا کہ گدی نشین ہو تیمور نے یہ کوشش کی کہ بحکم وفات سلطان و عدم قائمقام اس ملک پر قبضہ کیجئے اور یہ وظیفہ لیجئے۔

بعد وفات شاہ ہند جو رعایا اور حکام مین اختلاف ہوا

جب فیروز شاہ کا انتقال ہوا لوگ تین تیرہ ہو گئے اور دریاے حکومت ہند مین طغیانی پیدا ہوئی۔ ہر ایک اپنے موافق غوطہ لگانے لگا اور غوض کرنے لگا۔ اس مین بعض اشخاص عزتمند ہو گئے اور بعض معززین ذلیل بنگیے۔

پھر سب کا اتفاق ہوا کہ ملّو وزیر کو زمام سلطنت سپرد کی جاے۔ لوگون کے امر مین جو شکست ریخت ہوتی تھی ملّو نے اوسکی اصلاح کی اور جو قابل سرفرازی تھا اوسکو سرفراز کیا اور جو بلا استحقاق ترقی کر گیا تھا اوسکا تنزل کیا۔

پھر شارنگ خان والی ملتان ملّو کے بھائی نے بغاوت کی جسکی وجہ سے باہم تخالف ہوا اور اہل ہند مین اختلاف اور طوائف الملوکی کی شان ہو گئی۔

اس اختلاف سے تیمور کو بڑی مدد ملی (جیسا کسی ہندی کا شعر ہے)

یہہ بھی اپنے نصیب لڑتے ہین		یہہ جو باہم رقیب لڑتے ہین

اور اونکے نشانہ کے تیر مقابل کے سینہ مین ہڈیان توڑتے ہین تیر انداز
ہون یا علم بردار۔

اب صف قتال مین ان ہاتھیونکی یہ صورت تھی گویا جنگل
اپنے شیرون سمیت جا رہا ہے یا قلعے معہ لشکر چل رہے ہین یا اونچے
ٹیلے ریت کے معہ اپنے چیتونکے حملہ آور ہین یا بحار افواج امواج کو
ساتھ لئے آجا رہے ہین یا بادلونکے دل اپنے صواعق سمیت چلے
آتے ہین یا فراق کی راتین اپنے مصائب کو لئے چل رہی ہین۔ اور
اونکے پیچھے سوار اور تیر انداز اور تلوریئے سوار شیر ونکے مانند سمور اور
اور بھیڑے اور چیتے نیزے خطی اور سیوف ہندی اور تیر [illegible]
اطمینان قلب سے بڑی دلیرانہ اور اطمینانی حالت مین جا رہے ہین۔

تیمور کا حیلہ بمقابلہ ہاتھیونکے

جب تیمور کو اس حال کی خبر ہوئی اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ [illegible]
اہل ہند کا ایسی تُر دُتُر اوس لکڑی کو کہتے ہین جس پر کپڑا ٹانگکر لپیٹا جاتا ہے
اور مراد یہ ہے کہ جب تیمور کو معلوم ہوا کہ لشکر اسطرح پر آراستہ
ہوا ہے) پہ بنا گیا ہے تو ایک حیلہ بنایا اوس عصیدگاہ کے لئے
اور تدبیر کی ہنڈیا کا شوربا ایسا بڑھا دیا کہ عصیدہ سے زیادہ گاڑھا
تھا (عصیدہ ایک قسم کا حلوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا مکر کیا

کہین گاہونکی مضبوطی کی اور ہاتھیون پر مقابلہ کے واسطے برج بنائے اور تیر اندازی کے طریق واندازکے قواعد تحریر کئے۔

ادہر تیمور نے وہ جلدی کی کہ طیور سے بڑہا آتا تہا کیونکہ اوسکی راے مین وراثت سلطنت ہند کا کوئی حاجب تہا نہ عساکر مین پاس پہٹکنے والا۔

جب تیمور اہل ہند پر لشکر لیکر پہنچا تو ہندیونکی طرف سے مقابلہ مین اک لشکر عظیم روبکار آیا اور ہندیون نے ہاتھی آگے کئے کہ گہوڑے بہڑکین۔ اور ہاتہیون پر ڈہالون سے برج بناکر ہر برج مین وہ بہادر چہپائے گئے تہے کہ معرکہ جنگ مین جنکی ہیبت اور خوف ہر شخص کو ہو اور بوقت تنگی اون سے امید فتح ہو۔ اور ان ہاتہیون کو حصار کی بڑی آڑ بنایا۔ اور اون پر ٹالین اور جہرس ایسے باندہے کہ جنکی ہولناک آواز سے عفریت جنگ بہاگ جائین اور ہاتہیون کی خرطوم مین ایسی تلوارین باندہین کہ جنکو سیف ہندی کہنا سزاوار تہا۔ اونکی چمک کے شعلون سے رؤس خلق سجدہ کے لئے گرتے تہے اب لایق ہے کہ اوسکے شعلون کو نارسند کہا جائے۔
اور یہ علاوہ اون دانتون کے جو باہر نکلے ہوتے ہین جنکو موقع جنگ مین بجائے نیزون کے خیال کیا جاتا ہے کیونکہ وہ دانت کامل حربے مین

جمع کیا اور مستعد ہزیمت ہوا لشکر تیموری حد معین کیطرف آہستہ
آہستہ بڑہا اور موقع معین پر جا پہنچا اور فریقین نے باہم ایکدوسرے کو
دیکھہ لیا تیمور اولٹے پیرون پہرا اور گہوڑون کو ہاتہیونکے راستہ سے
ہٹایا اہل ہند کی فوج نے خیال کیا کہ تیموری گہوڑے ہاتہیون سے
تتر بتر ہوے اور آفتاب اقبال تیمور منکسف ہوا اور تیموری جیش کے
کواکب چہپنے لگے تو فوج ہندیہ نے ہاتہیونکے تلے جگہ سے اوکہاڑ
دیئے (یعنی جب یہ سمجہا کہ ہاتہیون سے گہوڑے بہڑکے تو ہاتہیونکو پہولا)
ہاتہی مثل سیل کے چلے اور بجانب تیمور بڑہے اور فیلبانون نے
لشکر تیموری کیطرف بڑہایا اوسطرف جہان گوکہرو فولادی بچہے
ہوے تہے اور جہاولون کے پیچہے پیدل اور سوار چہپے جب
ہاتہیون کا مجمع کانٹون پہ پہنچا اور اون کانٹون نے ہاتہیون کے
ہاتہون پیرون کو بوسہ دیا اور کانٹے پیرون مین ہاتہیونکے گڑ گئے
اور اونکو رفتار سے ہاتہ اٹہایا تو محسوس ہوئی اور اُلٹے پہرے کیونکہ پیچہے
لشکر [illegible] ڈالی [illegible] ہر چند جہاولون نے پہولا اور بڑہانا
چاہا اور وہ پیچہے سے روکا مگر توبہ توبہ کون سنتا ہے ہو توبہ فیلبانِ فیل
ابرہہ ہو گیا (ابرہہ ایک بادشاہ تہا جس نے کعبہ پر فیل کشی کی تہی
تو ہاتہی بجانب کعبہ نہین بڑہتا تہا) پہر ہاتہیون کو جب کانٹون نے

کہ جیسے عصیدہ سے مکھیونکا نکلنا دشوار ہوتا ہے اسیطرح عساکر ہندیہ کو تیمور کے کید سے نکلنا دو بھر ہو)

تیمور نے سب سے پیشتر اس فریب کا دقیقہ ایسے حیلہ سے کیا کہ دہاتھی جو تیمور کی فوج پس پا کرنے کو جمع کئے گئے تھے وہ باعث ہزیمت فوج ہند ہو گئے ، یعنے اپنی فکر تیز سے لوہے کے گھوکرو بنائے جو تین کھونٹ کے تھے نہایت نادرالصنعت گویا کہ وہ اپنے اشکال مین اہل تثلیث کے طرق تھے یا یہ کہ اصحاب جمل کے اعداد کی مثلث شکل تھی کہ جو تینون طرف سے مساوی العدد ہوتی ہے اس قسم کے گھوکرو ہزارہا ہاتھیوں کے سامنے سے آنے کی راستہ مین بوقت شب پھیلا دئے اور اہل افیال کے لئے لڑائی اور خرابی پیدا کی اور ایک حد مقرر کی اور لکھا کہ اوس سے آگے نہ تجاوز کیا جاوے ۔

پھر تیمور نے اپنے لشکر کو پہلوانون اور جری لوگون سے ترتیب دیا اور شیر ببر اور چھوٹے شیرون کو درجہ بدرجہ مرتب کیا اور سوارون کو آراستہ اور پیدلون کو پیراستہ کیا اور جانب یمین و شمال کسیقدر لشکر کمین گاہ مین چھپا دیا ۔

جسوقت سلطان کواکب سیارہ نے آفاق کی طرف اپنا رسالہ متفرق کر دیا اور لشکر تیرگی نے ستارونکے پیدلون کو

جب ہاتھیون نے آگ دیکھی اور اونٹوں کی بغبغاہٹ سنی اور
ڈرے کہ یہہ کیسے عجیب الخلقت ہین اور اونکو بولتے اور ناچتے اور
پیرون سے تالیان بجاتے دیکھا تو ہاتھی پچھلے پیرون لوٹے اونکو والیکر
کچلا سوار کی گردن توڑی رسالون کو پیچھا ڈالا پیدل لوگن کو مسلدیا اور
کافرون نے دیکھے تیمور نے آیۃ نصر پڑھی اصحاب فیل پر اور تیر جونکہ
طیرا ابابیل برساتے شاہ ہند نے ہاتھیون سے کچھ فائدہ نہ اوٹھایا بلکہ
ہاتھیون نے بہت سے سوار پیدل ہلاک کر ڈالے پھر پلٹ کر
عساکر ہند پہ اور پہلوان رسالون کو اور بقیہ لشکر کو آراستہ کیا اور
بڑے بڑے گھوڑون کو جمع کیا - اور صف باندہ کر برابر برابر ہاتھ
مل جل کر کھڑے ہوے اون مین مجوسی تھے اور مسلمان - بڑے لڑنے
والے لڑائی مین نسب بیان کرنے والے اپنی بہادری جتانے والے
اور ہر ایک ہتھیارون کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اندھیری رات کا
ٹکڑہ ہے پہر دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا اول تیراندازی پہر نیزہ بازی ہوئی
پہر تلوار چلی اور زمین پکڑلی دونون نے پہر اوتر پڑے گھوڑون سے
اسی لڑائی مین دن سے رات ہوگئی جانبین سے چوٹین چل رہین ہین اور
حملے ہورہے ہین اور جانبین کی شجاعت پر داد دیجاتی ہے یہانتک کہ
قضا وقدر نے بزبان حال یہ آیت پڑہی اِنَّ فِی اِختلافِ اللَّیلِ

تکلیف دی سوا پلٹنے کے کچھ بن نہ آیا ایکدم جو ہاتھی پلٹے پیدل اور سوار
جو پیچھے تھے پس گئے اور مقتولین کے پہاڑ جمع ہوگئے اور خون کی
ندیان بہگئین اور پھر جسوقت یمین وشمال کے کمین گاہون سے
فوج نکلی تو بقیہ فوج ہند یہ کو اوس نے ہلاک اور اس سرے سے
اوس سرے تک نہمسان کر دیا۔

اور یہ بھی منقول ہے کہ بلاد ہند مین اونٹ نہین ہوتے اسلئے
ہاتھی اونٹون کو دیکھکر نہایت گھبراتے ہین۔

تیمور نے حکم دیا کہ پانسو اونٹ نہایت بلند قامت جمع ہون
اور اونکے کجاوون پر ایسے بانس لگائے جائین جن مین بتیان
اور روئی تیل مین تر رکھی جائے اور وہ سوارون کے آگے رہین
یہانتک کہ دونون لشکر باہم ایک دوسرے کو دیکھنے لگین۔

پھر جب لڑائی شروع ہوئی اور صفین جمگئین ہاتھی چلنے کو تھے کہ
تیمور نے حکم دیا اونٹونکے کجاوے روشن کئے جاوین اور بجانب
افیال بڑہائے جائین جب اونٹون کو آگ کی حرارت پہنچی
بلبلانا اور ناچنا شروع کیا اور ہاتھیون کے طرف سے چلے اور
اونکی مثال ایسی تھی جیسا کسیکا شعر ہے

بنے اونٹ ایسے گویا کہین وہ سارا اونٹ ٭ کہ چنگے تا نگو نہین ہشکیر سے ہلتے جلتے ہین

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلئے بنظر آسانی و رفاہ عام احقر کے دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندو لال بیکنٹھ باشی واقع سمت [illegible] اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲ عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہے سات پوڑی ادویہ قیمت (عہ) حالی کو ملتے ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اوسکی کہدی جائیگی طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پاچکے ۔

نرد خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلے درجہ کا تیار کیا گیا ہے جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہتا ہے بہورا پن نہین ہوتا جنکو منظور ہو لیجاوین اور آزماوین قیمت بالکل کم ہے فی نرد ۴ر بوقت اخذ خضاب ترکیب تبلائی جاویگی

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج سرکار عالی

وَأَنَّهَا فِي لَا يَأْتِ۔ پھر لڑائی تمام ہوئی اور ازدہام متفرق ہوا اور بوجہ
عدم خوامی ہند کے اس قضیہ کا تتمہ ہو گیا۔ لشکر نے شکست کھائی
اور اہل ہند پر خرابی آئی اور اللہ نے آیت لیل کو مٹا دیا۔

جب اہل ہند متفرق ہو گئے اور اونکی کوشش کے عقدے
ناہمواری کی وجہ سے کھول ڈالے گئے اور سردار قتل ہو گئے اور
سلطان محمود بھاگ گیا تیمور جما اور حکم تیموری جاری ہوا صاحب تاریخ
لکھتا ہے کہ (وہ حکم اس وقت تک برابر جاری ہے) اور یہاں اسیطرح
جم گیا جیسے سمرقند میں میخیں حکومت کی گاڑ دیں تھیں۔

پھر سپاہ ہند کو جمع کیا اور اوسکے ہاتھی جو ہند میں ہوا کئے اور نگران حال
تھے اور جو غفلت سے رہ گیا اوسکا نفع و نقصان۔ پھر ہاتھی سپاہ و توپ کے
سپرد کئے اور دار الخلافہ یعنے دہلی کیطرف متوجہ ہوا۔

دہلی بہت بڑا شہر ہے اہل فضل و کمال کا ٹھکانا اسلامی شہر ہنر کا
مخزن تجار کی منڈی۔ زر و جواہر کا معدن ہے۔

تیمور نے اپنے کثیر التعداد لشکر اور اوسکی سپاہ سمیت دہلی کا محاصرہ کر لیا۔
لکھا ہے کہ تیمور کے لشکر کا جم غفیر ہونے کے باوجود محاصرہ کا دائرہ پورا
نہ کر سکا۔ ایکجانب کا محاصرہ کیا اور دوسری جانب تین روز تک بے خبری ہوتا رہا
اور محاصرین کو خبر بھی نہوی کہ دوسری جانب کیا کیا گیا یہ حسن سیاست اور خلقت کی
بشاشت کا نتیجہ تھا۔

حکیم محمد حبیب الرحمن بیدل

نمبر (۷)　　۲۶ شوال المکرم ۱۳۲۹ھ　　جلد (۵)

عظمت اللہ



زیر سرپرستی حضرت [illegible] خاندان شعرائے [illegible]

دبدبۂ آصفی

۱۹۱۱ء ۱۳۲۹ ہجری

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جسمیں نظم و
نثر کے اخلاقی علمی پولٹیکل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ثانی [illegible] مدار المہام سرکار عالی
ہیں حسب ارشاد مہاراجہ ممدوح الیہ زیر نگرانی ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد [illegible] سے
شایع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا۔ کل حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امرائے عظام سے .. .. عـه

(۲) پبلک سے .. .. ے

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصولڈاک ۴

ف۔ جو صاحب سب سے اعلے مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائنگے اونکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف۲۔ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع۔ مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام رائے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیے



تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۷) جلد (۵)

تیسرے قلعہ سام سون جو سمندر کے کنارہ پر مسلمانون کا قلعہ تہا اور اُسکے مقابل اُسکا نظیر قصبہ نصارا تھا۔
دونون مین اتنا فاصلہ تہا بلکہ کم کہ ادہر کے پتھر اگر پہینکے جاتے اُدہر پہونچے۔ اور دونون قلعون مین باہم ایک دوسرے کی حفاظت کا پتا ملتا تہا۔ اور اُسکے سوا اور بہت سے شہر اور قریہ اور قصبہ کہادر اور بانگر کے تحت حکومت کے رکہا ور اُس خطہ زمین کو کہتے ہین جو نشیب مین واقع ہو ایسی زمینین اکثر نمناک ہوتی ہین اور بانگر اسکا عکس یعنے اُس خطہ زمین کو کہتے ہین جو بلندی پر واقع ہو یہ زمینین بغیر بارش یا آب پاشی پیدا وار نہین دیتی انہین دولاب یا چرس یا نہر یا اور ایسے آبپاشی ضرور ہے)۔
جب اسفندیار کو تیمور غدار کے یہ واقعات تفصیلی طور سے دریافت ہوے کہ اولاد ابن قرمان سے کیا کیا اہل تتار پر کیا آفت آئی۔ قرا یلوک و طہرتن حاکم ارزنجان سے کیا سلوک کیا اور متولی کرمان امیر یعقوب بن علی شاہ سے کیونکر پیش آیا اور اُسکے حالات جو حکام ملشا اور رصا دو خان سے تیمور کی طرف

پھر تیمور نے ابن عثمان وغیرہ کے ذخیرہ نکالے۔
اور شاہان روم کا جس قدر نفیس اور عمدہ مال موروثی
یا مکسوبہ تھا داخل خزانہ کیا۔ اور موسم سرما مین منشا کے
ولایات کو اپنا مستقر بنایا اور جس طرف کو چاہا مکانات کو
توڑ پھوڑ کے سڑکین نکالین اور انتہا تک پہونچا۔ اور خمس اور
غنیمت کے بارہ مین فرمان جاری کئے اور انتہا کو پہونچا دیا
لشکر تیموری آفاق ممالک مین پھیل گیا اور بحار ممالک مین
غوطہ لگا کر بلندی جبال سے عمق زمین تک طے کر گئے۔
بہت سے وہان کے سردارون اور سر براوردہ لوگون کے
سر چڑہ گئے کتنے علاقہ گوش وشت وصحرا ہو گئے بعضے
مکانات مرتفع کے دامن سے اُلجھ گئے۔ کوئی کسی سمت کے
مونڈھے پر سوار ہو کر سواحل ممالک پر پہونچ گیا کسی نے
اپنی کوشش کے پانون سے باغہاے تر وتازہ کے
رخسارون کو کندل ڈالا کتنون نے سونے کے لئے
ممالک کا دماغ نیزون سے چھید ڈالا جہان چاہا پہونچے نہ حاجب
نہ دربان جو جی مین آیا ہاتھون ہاتھ لیا۔ روسا کے سینہ پر
سوار۔ بعضون نے تعدی اور ظلم کی اُنگلیان پہونچون تک

متوجہ ہوے منکشف ہوگئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمور اُس شخص سے جو طوق اطاعت پہنکر حاضر ہو مخالفت نہین کرتا بہت جلد حاضری کے لئے تیار ہوا اور ایلچی روانہ کرنیکی تدبیر کی اور تحفجات عالیہ اور ہدایا بے بہا لیکر حاضر ہوا تو تیمور بہت خندہ پیشانی سے پیش آیا اور خوش معاملگی کے ساتھ اُسکو اپنی جگہہ پر ابن عثمان کے جلانے کے لئے قائم رکھا اور اسفندیار اور اولاد قرمان اور دیگر وسار اطراف واکناف کو جنہون نے اطاعت قبول کی حکم دیا کہ خطبہ اور سکہ مین نام محمود خان اور امیر کبیر تیمور گورکان ثبت کیا جاے فوراً امتثال حکم کیا اور منہیات سے اجتناب جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مصادرات تیموری سے محفوظ رہے۔

اسفندیار نے ابتداے ۸۴۷ھ مین انتقال کیا اخیر یادشاہ تھا کہ جسنے اطاعت امیر تیمور کی کی اسفندیار کے بعد اُسکا بیٹا ابراہیم بک تخت نشین ہوا اور اُسمین اور اُسکے بھائی قاسم بک مین جھگڑے شروع ہوے اور قاسم بک ملک مراد ابن عثمان سے جا ملا۔ اللہ ہی کا حکم ہے آگے اور پیچھے۔

فصل

اول میں زاے منقوطہ ہے اور اخیر میں راے مہملہ ہے

یہ قلعہ وسط بحار میں بنایا گیا مگر اپنی نافرمانی اور خود داری سے طالب کے دل میں وہ آگ بھڑکاتا ہے کہ معاذ اللہ - اگر غور سے دیکھئے تو ان قلعوں سے جو پہاڑ کی چوٹیوں پر واقع ہیں زیادہ دشوار رس ہے - اور اس خیال سے بہت دور ہے کہ سوار و پیدل کی فوج کی مدد سے ہاتھ آئے -

تیمور نے طرح طرح کے آلات محاصرہ تیار کیے اور بروز چہار شنبہ دسویں جمادی الاخری ۸۰۵ھ کو یہ قلعہ لے لیا سالہاے رومیہ کے کانون اول کی چھٹی تاریخ تھی - (کانون اول کسی مہینے کا نام ہے) -

اب تیمور نے بڑوں کو قتل کیا اور مستورات اور بچوں کو قید کیا - اور اسقدر مخلوق کو قتل کیا کہ مقتولین کی لاشوں سے جامع مسجدیں اور انکے سروں سے ان جامع مسجدوں کے مینارے تیار کیے -

پھر تیمور نے قلعہ کے تمام اغنیاء و فقراء کو گرفتار کیا - اور جو کچھ ذخیرہ قلعہ میں تھا اسکو نکالکر قلعہ کو چٹیل میدان بنادیا - اور اسوقت اسکو چھوڑا کہ دینار و درم سے خالی تھا

وراز کین - اور ممالک مین مشرق سے مغرب تک فساد پھیلا دیا سر کاٹ ڈالے گردنین جدا کردین بازو توڑ دیے مونڈھون کے جوڑ علیحدہ کر دیے جگر جلا دیے جھلس دیے آنکھین اشک ریز اور کھلی کی کھلی رہگئین - پیٹ چاک کر دیے زبانین گونگین - کان بہرے - شرفا کو خاک مین ملا دیا - سرداروں کو ذلیل کیا - دانت توڑ دیے - سینہ توڑ دیے - کمرین توڑ دین ناقین چیر ڈالین - دل گلا دیے - پتّے پھاڑ دیے - خون بہائے - عام عورتون کو حلال بنا لیا - سانسون کو گرم جانونکو ہلاک کیا اجسام کو گلا یا ارواح کو چھین لیا -

الحاصل روم کی رعایا شرارت تیموری سے تہائی بلکہ جو تہائی بھی نہ بچی اور گروہ کے گروہ اُنکے کوئی گلا گھٹا کوئی ضرب شدید کا مارا کوئی پہاڑ سے روڑ کا یا ہوا کوئی گروہ مویشی کا کچلا ہوا کوئی درندون کا کہا جا تہا -

تیمور کا قلعہ ازمیر کو فتح کرنا اور اُسکی بلا کی اور کسیقدر بیان قلعے کی وضع اور صفات کا

تیمور نے قلعہ ازمیر کا محاصرہ کیا یہ قلعہ وسط بحر مین واقع ہے - اسمین پہونچنا سخت دشوار ہے - ازمیر بروزن دلگیر

امیر سیف الدین تیمور کا ابتدائی رفیق تھا اور انتہا مین
ارکان دولت کا سردار ہے

ان دونون نے موضع اشپار بنایا (یہ موضع ہے
کہ جسکو تیمور نے بذات خاص تیار کیا) اور ان دونون نے
اُسمین قاعدے لوٹ اور غارتگری کے قائم کئے اور یہ مثل
بلاد مغول اور ختا کے ہے۔ اور یہ انتہا فرمانروائے تیمور
اور مبدا بلاد ختا پر ہے۔ انہین دونون نے اُسجگہ ارغون شاہ
کو امیر بنایا اور بہت سے لشکر سے مدد دی اور مغول کے
شہر آمد پر شبخون کیا یہ سب باتین تیمور کے حکم سے ہوئین جب
ان دونون نے اس موضع کا بنانا شروع کیا تو مغول کو یہ فعل
بہت ناگوار تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ افعی دم بریدہ جیسے
تیمور جب اُسکے قریب ہو جاویگا تو ضرور فساد برپا کریگا
اسوقت [illegible] آفت سے مامون نہین ہو سکتے نہ اُنمین اُسکے
قربت کی طاقت تھی اسلئے اُسکے دل پریشان اور مکدر ہو گئے
اور دل مین ٹھان لیا کہ اب یہان سے چل دیجئے اور شہر کو
خالی کیجئے جب مغول نے یہ ارادہ کیا تو قوم جغتائی کو طمع دامنگیر
ہوئی دونو ان فرقون کے شریر لوگون نے ظلم کے ہاتھ اور

اور اس سے نیک فال کی بشارت دی اور تمام آفاق میں شہرت کر دی ۔

تیمور کا بلادِ روم سے بلادِ خطا کی طرف قصد اور ممالک ترک اور حبشا کے قبضہ کا خیال اور عرب میں رہکر ولایات مشرق کا فکر اور قضائے مبرم کا عناد اس طرح کہ دل میں آگ بھڑکا دی زمانہ نے مخالفت کی تمام اغراض برعکس ہو گئی یہ مثل جملہ معترضہ کے ہے ۔

تیمور نے سمرقند سے اپنے نبیرہ محمد سلطان اور امیر سیف الدین کو مع اسکے جماعت کے طلب کیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں ۔

محمد سلطان علما اور فضلا کا ملجا و ماوی تھا کہ نشان اسکی پیشانی سے چمکتے تھے اور نجابت کے آثار خطوط جبین سے واضح تھے ۔

ترجمہ شعر

اپنے گہوارہ میں تیلا تھا آبائی شرف		اور آثار سعادت تھے نمایاں شکل سے

پاشاق چغتائی امیر شیخون شاہ کے پاس بھیجے اور یہ دونون [illegible]
متحد ہوکر سیحون کو قطع کرتے ہوئے [illegible]
خواجہ یوسف کو والی بنایا خواجہ اسعد [illegible] اور [illegible]
کی بھیڑیون میں چلنے پھرتا تھا پھر یہ دونون سمرقند سے تیمور کی
طرف چلے اور سیف الدین خراسان میں [illegible] محمد سلطان
بلاد روم میں آکر مرگئے تیمور کو اپنے پیرو محمد سلطان کے مرنے کا
نہایت غم ہوا تمام لشکر سیاہ پوش ہوگیا اور [illegible] کی شرطین
قائم کردین ہر چند کہ انکو سواد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ خود
سواد اعظم تھے پھر محمد سلطان کی ہڈیان تابوت مین بند کرکے
بڑی عظمت وجبروت سے سمرقند روانہ کین اور لکھا کہ اہل شہر
اس تابوت کو روتے اور پیٹتے ہوئے شہر مین لیجائین اور
عزاداری کا سامان کرین اور کوئی شخص ایسا نہ رہے کہ سر سے
پانون تک سیاہ پوش نہو اہل سمرقند تابوت کے آنے پر
شہر سے باہر نکلے شریف رذیل امیر غریب کے سیاہ پوشی
کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پیشانی دنیا پر اندھیری رات کا
ٹکڑا چھا گیا اہل شہر نے تابوت کو لاکر مدرسہ حسینیہ عرف شاہیہ مین
دفن کیا یہ مدرسہ شہر مین واقع ہے —

فساد کے پانون پھیلائے اور غارتگری کے میکدہ سے جام سرشار پیے جو جسکے ہاتھہ لگا اُسکو حلال سمجھکر کھایا پیا۔

جغتائی اس سے نہایت خوش ہوا اور باہم ان میں عداوت پھیل گئی ہر ایک نے دوسرے کی آمد و رفت کے راستے بند کر دیے ہر ایک دوسرے کے اوپر لشکرکشی کرتا اور اپنے حتی المقدور اُنکے متعلقین کو آفت و بلا مین ڈالتا مغول بھی جغتائی کے ساتھہ ایسا ہی کرتے تھے اور تیمور کو دور تھا مگر یہ لوگ مثل حوادثات زمانہ خالف تھے اور جس طرح ڈوبتا آدمی تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہے یہ بھی مہالک کے خس و خاشاک سے متشبث تھے۔

یہ خبر جب تیمور کو ملی تو خوشی سے پھولے نہ سمایا اور جہجہ سلطان اور امیر سیف الدین نے موضع اشپارہ کو سامان کامل اور اسباب ضروری سے مضبوط کیا اور لڑنے والے سپاہی کچھ ہنود اور ملتان کے لشکر سے اور ایک قوم عراق عرب اور آذربیجان سے اور ایک فرقہ فارس و خراسان کے سوارون کا اور تھوڑے سے آدمی اُس گروہ سے جنکا لقب جانی قربان تھا اور اسکے سوا دس ہزار

یہ بھی کہا کہ اُسنے دفعتاً شام سے بے انتہا سامان اور نفیس نفیس مال
اپنے لئے علیحدہ کرلیا ۔ یہ جو کچھ کہ انہون نے کہا سب درست تھا
بلکہ کچھ بیان نکیا وہ زیادہ تھا ۔ بس بگاڑ دیا ان لوگون نے
اللہ داد کی بات کو ۔ بھڑکا دیا اُسپر سینہ تیمور کا خاصکر ایسے
وقت مین کہ پڑ گئے تھے اللہ داد کے اُسکے بھائی سیف الدین
کے مرنے سے ۔ سیف الدین ایک ایسا ذی ہیبت آدمی تھا کہ تیمور
بھی اُس سے خوف و رجا کی حالت مین رہتا تھا حالانکہ ماورا النہر
مین اُسکے آثار مشہودہ اور نتائج فکر باقیہ معہودہ تھے ۔

جب اللہ داد سمرقند پہنچا تیمور نے اُسکے عقب مین ایک
فرمان بنام شہر اشپارہ جاری کیا کہ فوراً موضع اشپارہ جاے اور
وہان لوٹ اور تاراجی کے لئے مستعد رہے اور یہ گویا کہ اللہ داد
کا شہر بدر کرنا اور اسکے بلاد مین ڈالنا دشمنون کی کمین گاہ اور
مخالفون کے درمیان پھینک دینا تھا ارغون شاہ اشپارہ سے
سمرقند آئے ۔

اللہ داد وہین رہا یعنے اشپارہ مین ، یہانتک کہ انتقال
کیا تیمور نے الی لعنۃ اللہ ۔

مغول اشپارہ کی طرف لشکر بھیجتے تھے اور وہ لشکر

یہ واقعہ سنہ ... ہجری کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے محمد سلطان
کے دادا کو ہلاک کیا یعنے تیمور کو تو اسکو بھی اسکے برابر مین دفن
کیا جیسا کہ قریب آئیگا۔

تیمور کا اللہداد پر غصہ ہونا اور اقصاے بلاد کی طرف شہر بدر کرنا

جب تیمور نے ماردین سے اسباب بہمراہی اللہداد
روانہ کیا اور تیمور بغداد کی لینے کی طرف متوجہ ہوا تو اللہداد
کے بہت سے شرکا اور دشمن اور ہم کفو اور اعدا اور اضداد
تھے اور حسد حاسد کی گردن مین غل قمل ہے (غل طوق کو کہتے
ہین اور قمل جوئین کو حاصل معنی یہ ہین کہ حسد ایک ایسی بلا
ہے جیسا کہ جیب مین بہت سے جوئین ہون کھانے کو بیچین کرتا
ہے اسی طرح حسد) اور اپنے کنبہ والون کا حسد وہ زخم ہے کہ
کبھی نہین بھرتا اب دشمنون کو موقعہ ملا کہ تیمور سے اللہداد کی
برائیان کرین اور اسکی آبروریزی کے بارہ مین گفتگو اللہداد
کے غائب ہوتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوے اور اسکا گوشت
بغیر نمک کے کھا گئے اور اسکی غیبت کو نقل مجلس بنا لیا تیمور سے
بہت کچھ چغلیان کھائین اور شام مین جو کچھ کیا تھا اسکا اظہار کیا اور

قلعجات کی تعداد اور قریب اور بعید کی تشریح اور میدانون
اور اُن پہاڑون کا حال جن پر پہونچنا دشوار ہے اور جنگلون
اور چٹیل میدانون کی کیفیت اور نشانات میل منارون کی
صورت ۔ پانی اور نہرون کی تعداد و کیفیت (یعنے چشمے
کاریز باولیان) اور وہان کے بڑے بڑے قبیلون اور
اُنکی شاخون کی کیفیت (قبیلہ ایک بڑے گروہ کو کہتے ہین
اور شعوب اُسکے چھوٹے چھوٹے حصّے) اور تنگ و کشادہ
راستے ۔ اور طرق معلومہ اور مجہولہ اور منزلین ۔ اور مکانات
آباد و غیر آباد ۔

اور اُسکے بیان مین طریقہ تطویل اختیار کیا جائے اگرچہ
سامع اُسکی طوالت سے ملول ہو جائے اور اختصار کی روش
سے اجتناب کیا جائے خصوصاً وہ اختصار کہ اصل مطلب
گنجلک مین پڑ جائے ۔

اور نیز بقدر طاقت و علم و درایت ہر دو منزلون کی
مسافت اور ہر دو منزلون مین طریقۂ رفتار کیونکر ہونا چاہیے
لکھوا دے یہ تمام کیفیتین مِن جہت شرق و ممالک خطا اور ثغور سے
(ثغر اُس جگہہ کو کہتے ہین جہان سے دشمن کی آمد کا کھٹکا ہو

جو کچھ ملتا تہا روپیہ۔ پیسہ۔ سونا۔ چاندی۔ نیشی۔ انسان لے لیجاتا
اور وہ لوگ تیمور کے دور ہونے کو بہت غنیمت سمجھتے تھے۔

اللہ داد اس لشکر سے نہایت درجہ احتراز کرتا تہا ناہم جسقدر
رسالے مہیا کرتا اور مکر سے کوئین اور گڑہیان کہود واتا اور
جو ملتا اُسکو قتل یا قید کرتا مارتا اور پیٹتا یہانتک کہ خدا نے دیا
اشبارہ کو بعد تیمور کے اور بہت سے کہ آئیگا اسکا مفصل

بطور نمونہ کے یہ جتلانا کہ عمیق دریا
تیمور کتنا گہرا تہا اور اُسکا غواص فکر یہان
غوطہ لگا کر کہانتک پہونچتا تہا

جب تیمور منحوس بلاد روم مین خیمہ زن تہا ایک ایلچی اللہ داد
کی طرف بہیجا اور فرمان مین امور مجملہ اور مفصلہ لکھکر حکم دیا کہ فوراً
امتثال کرے اور بعد امتثال کیفیت حال سے اینجانب کو
اطلاع دے۔

تفصیل مضمون فرمان تیموری

ان ممالک کی وضع بیان کرو کہ کیسی ہے۔ اور بطریق واضح
وہان کے راستے اور مسالک بتلاؤ۔ اور وہان کتنے شہر
اور کتنے مواضع ہین کہادر۔ بانگر زمینون کی کیفیت۔ گڑہیان اور

اور ہیئت بتلائی کہ عجیب و غریب تھی اور وہ [illegible]
کاغذ کے جوڑ کر ایک مربع شکل کا تختہ بنایا اور اسپر نقشہ کھینچکر
تمام مکانوں کو دکھایا اور جو کچھ ساکن و متحرک ہے [illegible] ساکن
سے مراد چاندی سونا مکانات باغات [illegible] اور متحرک سے
مویشی نہرین چشمے وغیرہ) اور امورات مستقبلہ [illegible] کو
وضاحت سے دکھلایا مشرق مغرب بُعد قرب [illegible]
کا استوار ہونا پہاڑ طول عرض آسمان زمین کا [illegible] جیسے
بے شجر یا درخت دار سرسبز پانی کے گھاٹ منازل [illegible] کا
نام اور روپیہ اور اسکا راستہ اور علامت یہانتک کہ ظاہر
کی بھلائی برائی اور عالم ظاہر مین پوشیدہ امور ظاہر کر دئے
گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے یا وہان کا رہنما رستہ بتلانے والا
ہے۔

تیمور نے تمام سامان حسب طلب اسکے روانہ کیا یہ سب کچھ
ہوا اور تیمور بلاد روم مین گھوم رہا ہے۔

تیمور مکار نے بعد اختتام امر روم
اہل تتار سے جو غدر اور فریب کیا

جب ممالک روم کا آب خاصہ تیمور کیلئے کدورت سے صاف ہوگیا

حرب کا موقع) جہانتک جانب سمرقند مین تیمور کا علم پہونچتا ہے۔

اور یہ خیال رہے کہ اس موقع پر بلاغت بیان یہ ہے کہ تفصیل امورات مذکورہ مین بقدر طاقت حشو وطول و اطناب سے کام لیا جاے (فن فصاحت بلاغت ہین حشو اور طول عیب ہے اور کلام کو بلاغت سے نکالدیتی ہے مگر یہ ایسا موقع ہے کہ بیان طول اور وضاحت اگرچہ اسمین حشو ہو عین فصاحت بلاغت ہے) اور اسکے بیان مین وہ طریقہ اختیار کیا جاے کہ دلالت سے زیادہ واضح ہو۔ اور طریق خفی سے اس تحریر مین اجتناب کیا جاے یہانتک کہ وہان کے ٹیلون اور حدود ورسوم و تعریف زمین مین بیان شیح اور قیصوم کے چھپانے سے بڑھجاے (شیح قیصوم دو درخت ہین نہایت کڑوے شیح کو فارسی مین درمنہ کہتے ہین اور قیصوم کو ہندی مین گندنا کہتے ہین انکے چابنے سے تھوک بکثرت آتا ہے یہی معنی ہین اس تشبیہ سے یعنے کثرت بیان شیح وقیصوم چابنے والے کے تھوک سے بڑھجاے) اللہ داد خان نے بامتثال حکم اس اسلوبی سے صورت

فرض

انسان دنیا مین مطلق العنان نہین پیدا کیا گیا بلکہ طرح طرحکے تعلقات کے رشتون مین جکڑا ہوا ہے جس طرح یہ تعلقات مختلف ہین اسی طرح اسکے برتاؤ مین بھی اختلاف ہے اور ہر ایک کے واسطے ایک خاص لحاظ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لحاظ برقرار نہ رکھا جاے تو قاعدہ عدالت منحرف ہو جائیگا۔ اور دنیا مین بے امنی پریشانی اضطراب پھیل جائیگا انسان کا دل تو بہت چاہتا ہے کہ بندشین جسقدر کم ہون بہتر اور نہون تو بہت ہی بہتر وہ آزادی کو نہایت پسند کرتا ہے اور فرائض اور ذمہ داری کے بار سے گھبراتا ہی مگر مشکل یہ ہے کہ قدرت نے اُسے فرائض کی بندشون مین جکڑا ہے اور بہبودی اور تسکین خاطر ترقی اور امن کا مدار

اور پورا کیا زمانہ نے اپنے افعال سے عجب کو اور اہل روم
نے لگیہ یکجا کو اور لشکر تیموری نے پوری کی لوٹ سے اپنی
حاجت کو اور بھرگئی مغانم سے وادی سیل عرم (سیل عرم ایک
مشہور وادی ہے) ربیع کے لڑکے جوان ہو گئے اور جاری
کئے شیخ شیخ فانی اور سلطان سعید غازی شہید ایلدریم بایزید
داخل رحمت خدا ے مجید ہوا۔

بایزید تیمور کے ساتھ لوہے کے پنجرہ مین
قید تھا۔

تیمور نے یہ قصاص لیا تھا اسکا کہ جیسے قیصر نے
شاپور کے ساتھ کیا۔ اور تیمور کا ارادہ تھا کہ اسی طرح
ماوراء النہر تک ساتھ رکھے مگر شہر آق مین موت نے
پنجرے کی کوٹھری کھولدی مرغ روح پرواز کر گیا۔

یہ وہی شہر آق ہے جہان نبیرہ تیمور محمد سلطان
کا انتقال ہوا۔

تیمور نے کوچ کا قصد کیا اور تمام اسباب کے گٹھے
بندھ گئے اسوقت سرداران تتار کو طلب کیا جسمین یہ بات
ٹھان رکھی تھی کہ انکو ہلاک کیجئے مگر بظاہر بلا کر کہا کہ اب وقت آگیا

ذاتی تعلقات زیادہ ہون - مثلاً ہمسایہ - استاد - شاگرد -
دوست و احباب اقارب و ملازم - بادشاہ و رعیت - ہم وطن و
اہل ملک وغیرہ -

ہر وقت اور ہر موقع پر یہ جاننا کہ یہ فرائض کیا کیا ہین اور
وہ کون کون سے امور ہین جن پر عمل کرنے سے ہمارے معاملات
ومعاش ومعاد کی درستی اور سوسائٹی مین امن و صلح قائم ہو
کہ ہر شخص حسب استعداد کامل اور مدارج علیہ حاصل کر سکے
عقل کا کام ہے اور اسیواسطے انسان کو عقل عطا کی گئی ہے
اگر انسان اپنے فرائض کا خیال نہ رکھے تو بہت جلد
رتبۂ انسانیت سے گر کر بہائم مین جا ملے گا - ادای فرائض
ہماری مصیبتون کو کم ہماری سہولتون کو زیادہ ہمارے
مراتب کو اعلی کرتا ہے - ہر کام اور ہر موقع پر اپنا فرض
ادا کرنا دشواری نہین بلکہ انسان کے حق مین عین سہولت
اور راحت ہے کیونکہ دنیا کے تفکرات اور پریشانیون
سے اسکی بدولت نجات ملتی ہے جب لالچ یا کمزوری
گھیرتی ہے تو ادائے فرض کا خیال ہی قائم اور مستقل
رکھتا اور دلیری ہمت اور جرأت بخشتا ہے - ادای فرض

فرائض اور باہمی تعلقات کو من احسن الوجوہ انجام دینے پہ مبنی رکھا ہے انسان کا اپنی ذمہ داریون کو عمدہ طور سے انجام دینا ہی ایسی صفت ہے جو اسکو اشرف المخلوقات کے معزز خطاب کا مستحق بناتی ہے اور ہر شخص اپنی ذمہ داری کو جسقدر زیادہ عمدگی سے ادا کرے وہ اسیقدر اور لوگون کی نسبت زیادہ اشرف اور زیادہ عالی رتبہ ہو۔

دنیا مین انسان کے مختلف تعلقات ہین اور اسی سبب سے مختلف قسم کے فرائض سب سے اول تو خدا پر ایمان لانا اور اُسکے احکامات ادا کرنا فرض ہے جو دنیاوی اور اخروی بہبودی کا سرچشمہ تمام حُسن اخلاق اور حسن معاشرت حسن تمدن اور حُسن سیاست کی بنیاد ہے۔ پھر اپنی ذات کا فرض ہے کہ اُسے دنیا مین خوار اور ذلیل نکرے بلکہ اُسکی پرداشت کرنی اور اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہیے ہم اپنی ذات کے مالک نہین ہین بلکہ خدا اُسکا مالک ہے پس اُسکی ضمانت یا اُسکی عطیہ کو خراب اور رسوا کرنا بددیانتی یا کفران نعمت ہے۔

اسکے بعد مان باپ۔ بھائی بہن۔ میان بی بی۔ قریب اور بعید کے رشتہ دار ہین اور دیگر ابنائے جنس جنکے ساتھ

وذالک الفوز العظیم

کسی کا قول ہے اور بالکل سچ ہے کہ ہم جیسا اپنے تئین بنانا چاہتے ہین رفتہ رفتہ ویسا ہی ہوجاتے ہین کیونکہ ہر روزہ کوششین دقتونکو سہل کرتی جاتی ہین پھر جو کوئی جیسا بوے ویسا ہی پھل پاے خدا کے نیک بندے جو اپنا کام دل لگا کر کئے جاتے ہین اور جنکی نیت کسی ناپاک غرض یا ریا سے ملوث نہین ہوتی اگر کبھی ناکام بھی رہتے ہین تو اُنکے دل کو ایک تسکین اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ کسی جرم کے ملزم نہین ہین۔ اور انکا ضمیر انہین ملامت نہین کرتا۔

پس جسم تندرست [illegible] حاصل ہے اُسکے ساتھ صحت جسمانی کی نعمت اور [illegible] عیش حاصل ہین۔ ورنہ خدا [illegible] است

[illegible]

کا خیال ہمیشہ امتیاز رکھتا ہے ناجائز وسائل سے اکتساب دولت طلب جاہ و جھوٹی شہرت زندگی کا مآل یا فرض انسانیت نہین بلکہ فرض انسانیت یہ ہے کہ انسان دنیا مین اکتساب سعادت اور مفید و بکار آمد کام کرے اور یہی خیال زندگی کے راستہ کو صاف کرتا ہے اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کی حفاظت کرنا مشکلون کی برداشت کرنا خطرات کا مقابلہ کرنا محنت پر قائم و مستقل رہنا سکھاتا ہے اطمینانی و تلون مزاج کو روکتا ہے ۔ اور جو مفید کام ہم کر رہے ہین یا جو ہمین کرنا چاہیئے اُسپر کاربند رکھتا ہے ۔ بُرائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور حقیقی خوشی اور خود عزتی کا جوش پیدا ہوتا ہے ۔ صرف اسی سے نا امیدی دور رہ سکتی ہے اور افسوس و حسرت نہین اُٹھانی پڑتی ۔ شرط صحت تو یہ ہے کہ انسان اپنا فرض ہر خطرہ ہر نازک حالت حتی کہ نا امیدی کے مقابلہ مین بھی نہ چھوڑے ۔ اور سچ پوچھو تو اگر فرض منصبی اچھی طرح ادا کیا جاوے تو خواہ ناکامی ہی کیون نہو مگر وہ ناکامی نہین خیال کی جاسکتی یہ کیا کم ہے کہ اُسنے اپنی ذمہ داری کا بوجھ ٹھیک اُتار دیا ۔

دواے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلیئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے دواخانہ یونانی محلہ بیلدار راجہ چندو لال بیکنٹھ باشی واقع سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۴۲ عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہے سات پوڑی ادویہ قیمت ۴ حالی سکہ ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اسکی کہدیجاویگی ـ طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پاچکے ـ

نرو خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے ـ جسکو لگانے سے سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالون کا سیاہی رہتا ہے پورا پتہ نہین ہوتا جنکو منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہے فی نرو ۱ـہ بوقت اخذ خضاب ترکیب بتلائی جائیگی ـ

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی کے ـ

عظمت اللہ



دبدبۂ آصفی

اعلیٰ حضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر کے
اخلاقی علمی و تاریخی ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب مہاراجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت استاد نظام سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہین
حسب ارشاد مہاراجہ ممدوح بزیر نگرانی رائے ہیرالال صاحب متخلص بہ نشاط

محبوب پریس حیدرآباد و علاقہ پیشکاری سے
شایع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا کل
حقوق بحق راے ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہیں۔ اسکا منافع
عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا
فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل مقرر کی

۱- امراے عظام سے . . . . [illegible]

۲- پبلک سے . . . . [illegible]

۳- باہر والوں سے اسکے علاوہ محصول ڈاک - [illegible]

ف۱ جو صاحب کوئی اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرماینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

مضامین اور قیمت خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد علاقہ مہاراجہ بہادر
پیشکار و منصرم مدار المہام
سرکار عالی بہونچنی چاہیے



تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر ۱۰، جلد ۳

دو سلطنتین اور دو خلافتین

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر ۷ جلد (۳)

اسطرح پھر یہین مشرقی سلطنت علحدہ ہو گئی۔ شاہان مغربی و مشرقی ہر ایک اپنے کو حقیقی بادشاہ تصور کرتا تھا۔ شاہان مشرقی اپنی سلطنت کے علاوہ دریاے ہیڈریاٹک کے اُس جانب جزیرہ سسلی اور جنوبی اٹلی پر قابض تھے۔ بعہد سلطنت چارلس اعظم مغربی سلطنت مین بقیہ ملک اٹلی جرمنی۔ گال اور ہسپانیہ کا حصہ شامل تھا۔ اسوقت رومن کی دونون سلطنتون کو ایک خاص قوم سے یعنی مغربی سلطنت کو جرمن اور مشرقی کو یونانیونکے ساتھ تعلق پیدا ہو گیا کیونکہ شاہان مشرقی کی سلطنت اقالیم یورپ اور ایشیا کے اُن حصص مین واقع تھی جہانکہ زبان یونانی زیادہ تر مروج تھی۔ علی ہذا القیاس مغربی سلطنت مین لوگ اکثر جرمنی زبان مین

مشرقی سلطنت سے ملحق کردی گئی مگر فی الحقیقت سلطنت مذکور ٹوٹا ٹکڑ ریاستوں میں بٹ گئی۔

چھٹی صدی میں قیصران قسطنطنیہ نے تمام ملک اٹلی۔ افریقہ اور اسپین کے کچھ حصہ کو فتح کیا مگر تھوڑے عرصہ بعد لمبارڈس نے اٹلی کا بڑا حصہ پھر فتح کر لیا۔

ساتویں صدی میں اول ایران نے روم کو دبا لینے کی اور پھر روم نے ایران کے برباد کرنے کی دھمکی دی۔ بعدہ اہل عرب نے ایرانی سلطنت کو کامل طور سے مغلوب کر کے ساتھ ہی روم کے مشرقی صوبجات۔ افریقہ اور کل ہسپانیہ اور نیز صوبہ گال کے کچھ حصے فتح کر لئے۔ اسی اثنا میں قوم فرینکس نے تمامی جرمنی اور گال پر اپنا قبضہ کر لیا۔ اسکے بعد فرینکس اٹلی میں بلائے گئے اور انکے بادشاہ کو رومۃ الکبریٰ نے رومۃ الصغریٰ کی مخالفت میں شہنشاہ روم منتخب کیا حاصل کلام نویں صدی میں بھی دو سلطنتیں ہو گئیں ایک جرمنی دوسری گریک (یونانی) لیکن اسوقت یہ سلطنتیں بالکل مختلف تھیں اسی طرح اسلامی قوت بھی کئی خلافتوں میں منقسم ہو گئی ترک مشرقی خلافت کو دبا رہے تھے۔

یوروپین نیشن کی ابتدا

گفتگو اور لیٹن زبانین سمجھ سکتے تھے جسطرح کہ عیسائی دنیا مشرقی
و مغربی سلطنتوں مین منقسم ہوگئی بعینہ اسلامی قوت کا بھی یہی انجام
ہوا شاہزادگان بنی اُمیہ نے ملک ہسپانیہ مین چند عرصے کے بعد خلیفہ
کا لقب اختیار کیا باین وجہ دو خلافتین بھی قائم ہوگئین یہ چار سلطنتین
یعنے دو عیسوی اور دو اسلامی، مذہب دنیا مین شمار کی جاتی تہین
اسکے بعد ہم دیکھتے ہین کہ کل عیسائیون کا اجتماع ایک طرف اور کل
اسلامی ریاستون کا جماؤ دوسری طرف ایک دوسرے کی مخالفت
مین قائم ہوگیا لیکن بوجہ تفرقہ ان چارون سلطنتون سے ہر ایک کا برتاؤ
دوسرکی غیر مذہب طاقت سے دوستانہ اور دوسرے کی سلطنت سے
مخالفانہ تھا چنانچہ مشرقی رومن سلطنت مشرقی خلافت سے برسر جنگ
تھی مگر مغربی خلافت سے اتحاد رکھتی تھی علیٰ ہذا القیاس چارلس اعظم کو
ہسپانیہ کے عربون سے جنگ کرنی پڑی مگر خلیفہ بغداد سے اسکا
برتاؤ دوستانہ تھا۔ اِن دو رومن سلطنتون اور دو خلافتون کے
حدود کے باہر مغربی یورپ مین اقوام انگلش اور اسکینڈنیویون مشرقی
یورپ مین غلام اور دیگر اقوام اور اقلیم ایشیا مین ترک ترقی کر رہے تھے

خلاصہ

گوکہ پانچوین صدی کے اخیر مین مغربی رومن سلطنت برائے نام

(۲) مغربی فرینکس جس سے فرانس کی بنا پڑی۔

(۳) اٹلی۔

(۴) برگینڈی۔

مغربی سلطنت یعنے سلطنت فرانس

نوین صدی تک موجودہ سلطنت فرانس کی بنا نہین پڑی تھی۔ لیکن سلطنت فرینکس لیوس کے لڑکون مین تقسیم ہونے پر اسکے لڑکے چارلس دی بلیڈ کے حصہ مین تقریباً وہ ملک آیا جو کہ اب فرانس کہلاتا ہے لیکن اُسکی وسعت مشرق مین اسقدر نہ تھی جیسی کہ موجودہ فرانس کی ہے۔ اس ریاست کو چارلس کے خاص نام کیرولینجا کی وجہ سے ویسٹ فرینکس کہتے تھے۔ اسی طرح مشرقی ومغربی سلطنتون کے درمیانی حصہ کو جو کہ دریاے رہائن پر واقع ہے دوبادشاہ مسمے لوتھر کی حکمرانی کی وجہ سے لوتھرنجا کہتے تھے چنانچہ آجتک بھی اُسکے کچھ حصہ کو لوتھرنجن یا لورین کہتے ہین۔

نوین صدی کے اخیر مین مغربی سلطنت کے ڈیوکس اور کاونٹس بادشاہ بن گئے جو کہ بادشاہون کے براے نام مطیع اور فرمانبردار تھے انمین سب سے زیادہ مشہور مغربی فرینشیا کے ڈیوکس تھے جنکا دارالخلافت شہر پیرس تھا۔ یہ بادشاہ ڈیوکس آف دی فرینچ

سلطنت فرنیکس اور اُسکے حصے

جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ جرمنی کا پادشاہ رومن مغربی سلطنت کا شہنشاہ مقرر کیا گیا جس نے بمقابلہ شاہان سلف کے زیادہ ملکون پر حکمرانی کی۔ گو کہ تمامی افریقہ اور ملک ہسپانیہ کا بڑا حصہ اور کچھ حصہ اٹلی کا مشرقی سلطنت سے ملحق ہوگیا تھا لیکن مغربی سلطنت مین کل ملک جرمنی شامل تھا اور ایسی وسیع سلطنت کو قائم رکھنا صرف چارلس اعظم سے دل و دماغ والے شخص کا کام تھا۔ بعد وفات چارلس اور اُسکے لڑکے مسمی لوئیس دی پائیس کہ جسکا عہد سلطنت ۸۱۴ء سے ۸۳۹ء تک شمار کیا جاتا ہے یہ وسیع فرنیکس سلطنت اُسکے پوتون مین تقسیم ہوگئی جن مین سے ایک شہنشاہ اور باقی ماندہ ماتحت حکمران مقرر کئے گئے جو ہمیشہ باہم لڑتے اور ایک دوسرے کی ریاستون پر قبضہ کرتے رہے۔ انجام کار ۸۸۴ء مین چارلس اعظم کی کل سلطنت کو چارلس دی فیٹ نے فتح کرکے ایک کردیا لیکن ۸۸۸ء مین اُسکے کل صوبون نے چارلس دی فیٹ کو معزول کیا اور اپنے علحدہ علحدہ پادشاہ منتخب کئے سلطنت فرنیکس کی اس تقسیم سے مغربی یورپ کی ریاستون کی بنا پڑی شروع مین چار ریاستین قائم ہوئین ۱ مشرقی فرنیکس جس سے ملک جرمنی کی بنا پڑی۔

لانس - وین - جنیوا اور آرلینز شامل تھے - اس برگنڈی سلطنت
مین کسی وقت ایک اور کسی وقت دو بادشاہ ہوئے ہین سنہ ۱۰۳۲ء
مین جبکہ برگنڈی خود مختار سلطنت نہ رہی تو اسوقت جرمنی کے بادشاہ
برگنڈی پر بھی حکمرانی کرنے لگے -

سلطنت اٹلی

سلطنت روم کے تقسیم کے وقت ملک اٹلی رومن بادشاہ کی خاص
سلطنت سمجھی گئی - اٹلی کے کئی بادشاہون کے سر پر تاج شاہنشاہی کہا گیا
لیکن سنہ ۸۸۸ء کے بعد اٹلی کی حکومت اٹلی کے باہر کچھ بھی نہ تھی کہ خود اٹلی مین
بھی جیسی چاہئے ویسی نہ تھی کہ اٹلی کو عربون نے اکثر اوقات تاراج
کیا - نوین صدی کے اخیر مین مشرقی رومن سلطنت کے بادشاہونکی
ریاست جنوبی اٹلی مین بہت تھوڑی گئی سنہ ۹۶۲ء کے بعد جرمنی کا بادشاہ اٹلی
پر بھی حکمرانی کرنے لگا -

مشرقی سلطنت یعنی سلطنت جرمنی

مشرقی فرینکس سلطنت سب سلطنتون مین افضل و برتر تھی - یہان
خاندان کارلنگر نے سنہ ۸۸۸ء تک بلکہ دو عہد تک اور سلطنت کی تقسیم کے بعد
مشرقی فرینکس کا اول بادشاہ آرنلف تھا - پیرس کا بادشاہ مسمی اوڈو
اسکی رعایا سمجھا گیا - آرنلف کے لڑکے لیوس کے بعد کانرڈ تخت

کہلاتے تھے ۸۸۸ع کی تقسیم مین مسمی اوڈو ہیرس کا فرمانروا ویسٹ فرینکس کا بادشاہ منتخب کیا گیا ۸۸۸ع سے ۹۸۷ع تک سلطنت کسی وقت فرینچ ڈیوک فرمانروا ے پیرس کے قبضہ مین رہی اور کسی وقت شاہان کارلنگز فرمانروایان لون کے قبضہ مین رہی لیکن دریاے لایر کے جنوبی حصہ پر دونون نے بہت کم توجہ کی۔ انجام کار ۹۸۷ع مین فرینچ ڈیوک کیپیٹ بادشاہ مقرر کیا گیا۔ اس بادشاہ کے خاندان مین سلطنت آٹھ سو برس قائم رہی غرضکہ اسطرح فرینچ ڈیوک ویسٹ فرینکس کے بادشاہ بن گئے لہذا شہر پیرس بھی دار الخلافت قرار پایا۔ چونکہ فرمانروایان پیرس نے اپنی رعیت اور ہمسایون کی زمینین چھین لی تھین اسلئے لفظ کیرولینجا لوگون کے دلون سے محو ہو گیا اور بجاے اُسکے لفظ فرانس گال کے زیادہ تر حصہ مین مشہور ہو گیا۔

سلطنت برگنڈی

لفظ برگنڈی کے بہت سے معنی ہین لیکن ابھی تک اسکا اطلاق قدیم ملک برگنڈین پر جو کہ گال کے جنوبی مشرق مین واقع ہے ہوتا ہے۔ نوین صدی کی تقسیم کے مطابق ایک سلطنت دریاے رہون سیاون اور کوہ ایلپس کے درمیان قائم ہوئی جسمین کہ اضلاع پرونیز سیوائے۔ برتیسی دالس وغیرہ اور بہت سے مشہور شہر مثلاً مارسیلیز

اسوقت تک سلطنت روم مین حسب معمول تخت نشینی نہین تھی
بلکہ دوسرے ملکون کے بادشاہ شہنشاہ مقرر کئے جاتے تھے ۸۰۰ء
کے بعد تو اکثر ایسے شہنشاہ گذرے ہین کہ جنہین کل جمہور نے تسلیم نہین کیا
چونکہ اسوقت جرمنی فرینکش ریاستون مین سب سے قوی اور زبردست تھی
شاہان جرمنی نے اٹلی کو اپنی قلمرو مین شامل کرلیا ۹۵۱ء مین اوٹو اعظم اٹلی مین
بلایا گیا اور اٹلی کے بادشاہ مسمی برینگیر نے اسکی اطاعت قبول کی ۹۶۲ء
مین پوپ جان دوازدہم اور تقریباً کل اٹلینس نے برینگیر کی طاقت
پورے طور سے زائل کر دینے کے واسطے پھر اسے بلایا چنانچہ اسنے ۹۶۲ء
مین اس کام کو انجام دیکے روم کا تاج شاہی اپنے سرپر رکھا اسوقت سے
یہ قرار پایا کہ جو شخص جرمنی مین بادشاہ منتخب کیا جاے تو اُسے شہر میلان
(واقع اٹلی) مین اٹلی کا بادشاہی تاج سرپر رکھنے کا اور شہر روم
مین شہنشاہ مقرر کئے جانے کا استحقاق حاصل ہے۔ یہ شہنشاہ اکثر جرمنی مین
رہا کرتے تھے مگر اٹلی مین بھی انکی آمد و رفت زیادہ رہی۔ اوٹو سوم کی تجاویز
یہ تھین کہ شہر روم کو ایک مرتبہ پھر تمام روے زمین کا حکومت کنندہ شہر
بنا دے۔ چونکہ جرمن بادشاہ روم کے بھی شہنشاہ تھے لہذا انہون نے
خطاب شاہ فرینکش کو ترک کر دیا چنانچہ یہ خطاب (ریکس فرینکورم) مغربی
فرینکس سلطنتون کے واسطے مخصوص ہوگیا لیکن مشرقی فرینشیان نے اپنا نام

بیٹھا چونکہ یہ کارلنگر نہ تھا لہذا تاج خاندان سیکسن مین منتقل ہوگیا
اس خاندان کا اول بادشاہ ہینری تھا جو تخت کے لیے ۹۱۹ء
مین منتخب کیا گیا بعدہ اُسکے لڑکے اوٹو اعظم کا عہد ۹۳۶ء سے
۹۷۳ء تک رہا اسکی وفات کے بعد اوٹو ثانی اور اوٹو سوم تخت نشین
ہوئے سب سے آخری بادشاہ اس خاندان کا ہینری ثانی تھا
جسکی وفات کے ساتھ خاندان سیکسن کا بھی ۱۰۲۴ء مین خاتمہ
ہوگیا۔ صوبہ لوتھرنجیا کی حد ارضی کبھی تو مشرقی اور کسی وقت مغربی سلطنت
مین شامل رہی لیکن جسوقت ہیرس کے ڈیوک ۹۱۹ء مین بادشاہ
بن بیٹھے تو لوتھرنجیا سلطنت جرمنی سے ملحق ہوگیا مشرقی سلطنت کے
بادشاہون کو شمالی باشندے یعنی وینڈس [illegible]
پڑا ہمیشہ شمال و مشرق مین جنگ کرنی پڑی لیکن اُسکے بدترین
دشمن ہنگیرین تھے چونکہ جنوب مشرق مین رہتے تھے میگیار اور
ہنگیرین نے بہت سے حملے جرمنی اور اٹلی پر کیے شاہ ہینری کو سخت
بہت جنگ کرنی پڑی اور آخیر مین اوٹو اعظم نے ۹۵۵ء مین انھیں
اپنے ملک سے نکال دیا مشرقی فرینکس سلطنت وسطی یورپ کی خاص
سلطنت تھی جسکا کہ تمام جہان سے تعلق رہا۔

تجدید سلطنت روم

محفوظ رکھا - بعدہ دسوین صدی مین ویسٹ سیکسن کے بادشاہون نے قوت
حاصل کی - رفتہ رفتہ وے ڈینس پر غالب آئے اور تمام انگلستان کو
اپنی سلطنت سے ملحق کر کے جزیرہ برطانیہ مین برتری حاصل کی اس طرح
انگلستان ایک نئی سلطنت بن گئی لیکن دسوین صدی کے اخیر مین ڈینس
جزیرہ برطانیہ فتح کرنے اور تخت انگلستان پر ڈینس نژاد بادشاہ بٹھانے کی
غرض سے چڑھ آئے - اس بات مین (جبکہ نٹ سنہ ۱۰۱۶ع مین تمام انگلستان
کا بادشاہ ہوا) اُنھین کامیابی حاصل ہوئی -

کشن پرشاد عفی عنہ

تبدیل نہین کیا۔ یہ ریاست جرمنی کی بڑی ریاستونمین تصور کیجاتی تھی۔

سلطنت انگلستان کی روئیدگی

اس اثنا مین بہت سے یورپین اقوام زمانۂ حال کی نیشن کی طرح قائم ہونا شروع ہوئین انمین یورپ کے شمال اور مشرق مین جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی اور دوسری سلطنتین شامل تھین انمین سے ٹیوٹانک اقوام نے جوکہ جزیرہ برطانیہ مین سکونت پذیر ہوئی تھی سلطنت انگلستان کی بنا ڈالی ۵۹۷ء مین انگریزونکو دین مسیحی کی تعلیم آگسٹائن نے دی تھی جوکہ پوپ گریگری کیطرف سے روانہ کیا گیا تھا آگسٹائن کینٹربری کا پہلا آرک بشپ تھا سو برس کے اندر تمام قوم انگریز نے روم اور اسکاٹ کی تعلیم سے دین مسیحی اختیار کیا چھٹی اور ساتوین صدی کے درمیان انگریزی ریاستون مین خصوصًا نارتھمبریا جوکہ شمال مین واقع تھی۔ مرشیا جوکہ وسط مین واقع تھی سیکس جو کہ جنوب مشرق مین واقع تھی افضلیت کی نسبت بہت جھگڑے اور فساد برپا رہے سنین ۸۰۲ و ۸۳۹ کے درمیان اگبرٹ شاہ ویسٹ سیکس نے کل انگریزی ریاستون اور نیز ویلس کے حصہ کو اپنا مطیع کیا تھوڑے عرصہ تک دوسری ریاستون کے فرمانروا قائم رہے مگر اسوقت سے شاہ ویسٹ سیکس سب کا سردار مانند روم شہنشاہ کے سمجھا جاتا تھا۔ نوین صدی کے نصف حصہ مین ڈینس نے انگلستان پر یورش کی انمین سے بہتیرون نے مشرقی انگلستان مین بود و باش اختیار کی شاہ الفرڈ نے ویسیکس کو ڈینس کے حملون سے

معین وضروری ہے - یہی کاملین نے ہر شئے کی نور کی رنگت کے لحاظ سے مقرر کئے ہین جب کسی آواز سے کوئی متوکل متوجہ یا متاثر کرلیا جاتا ہی تو اُسکو وہ بخور یا مدد دیتے ہین جو اس عمل کے تابع موکل کو قوی کردے اور عامل کے روبرو موجود رکھہ سکے - عمل کا نجشیدنیا بھی اُسکی کنجی بتا دینا ہے -

(۵) طریق فقرا و صلحا - فقیر کے لغوی معنی حاجتمند کے ہین عوام بھیک مانگنے والونکو فقیر کہتے ہین مگر یہان فقرا سے وہ لوگ مراد ہین جو اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کردیتے ہین صلحا یعنے نیکوکار لوگ انکا مجاہدہ اور ریاضت اس غرض سے ہوتا ہے کہ بعد مرنیکے دوزخمین نہ جائین اور بہشت مین جگہہ پائین - مگر فقرا کا گروہ دنیا کے طالب کو عورت اور عقبیٰ کی نعمتون کے طالب کو مخنث بتاتے ہین اُنکے نزدیک مرد وہ ہی جو طالب مولیٰ ہو چنانچہ اُنکی ریاضت وعبادت اسی لئے ہوتی ہی کہ ہر وقت خدا کا دیدار حاصل رہے یا اُسکی ذات سے وصل ہوجائے ہمین اس بات سے کچہہ غرض نہین کہ بعض مسلمانونکو خدا کے دیدار مین کلام ہو یا بعض اُسکو روا رکھین ور زندگی مین ناممکن سمجھین مگر روز قیامت کے دیدار پر یقین لائین یا وہ مسلمان جو زندگی اور بعد موت خدا کے دیدار کے منکر ہین اور دلائل پیش کرین کہ مرئی وہ چیز ہے جو جسم رکہتی ہی اور خدا جسم سے مبرا ہی ہمین اور ہمارے اس مضمون کو ایسی باتونسے کچہہ تعلق نہین ہی اور نہ اس بات کے ثبوت و عدم ثبوت پر عقلی بائد

علم روحانی یا مسمرزم

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر ۷، جلد ۳

تعویذی اصطلاح مین حروف تہجی کو خاکی - بادی - آبی - یا آتشی کہنے کے یہ معنی ہین کہ اُن حروف کی زبان سے ادا کرنے مین جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ سیاری یا سماوی طبقہ پر خاکی - بادی - آبی - یا آتشی اثر کرتی ہے اور اپنی ہی ہمجنس ناری مخلوق کو اُسکا اثر محسوس ہوتا ہے یا یہ کہو کہ جس قسم کی آواز ہوتی ہے اُسی قسم کی ناری مخلوق (اس مخلوق کا ذکر ہم تسخیر ارواح مین کر چکے ہین) آواز پیدا کنندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس جو لوگ عملیات کی صحیح آواز جو عاملون نے کسی خاص موکل کے متوجہ یا تابع کرنے کے لئے مختص کر دی ہے ادا کر سکتے ہین وہ ضرور اپنے عمل مین کامیاب ہوتے ہین -

فطرت مین ہر رنگ ہر عنصر سے متعلق ہے اور دنیا مین ہر ایک شئے سے جُدا قسم کا رنگدار نور ہر وقت خارج ہوتا رہتا ہے ہر عملیات مین بخور مین بھی

کافی رہے مگر تقویت دل و دماغ کا بھی خیال رکھے کیونکہ دل و دماغ کا ضعیف ہونا بھی مضر ہے علیٰ ہذا القیاس ہر ایک کی بابت ایسی ہی ترکیبین ہین مگر مقصود یہ ہے کہ رفتہ رفتہ کہانا۔ بولنا سونا اور آدمیون سے ملنا کم کردے تاکہ خیالات خراب اور وقت ضایع نہو۔ تنگ و تاریک مکان مین جہان شور وغل نہو اور کوئی شے بھی نہو چار زانو بیٹھے اگر بہتر یہ ہے کہ دونون ہاتھ زانون پر رکھے داہنے پانون کا انگوٹھا کیاس پر رکھے جو باہین زانو اور ران کے اندر کی طرف ہی پھر کوئی ذکر جو مرشد نے بتائی ہو حضور قلب کے ساتھ اسکے معنی پر غور کرکے آہستہ یا زور سے پڑھتا رہے جو کوئی خطرہ یا خیال ماسوا اللہ پیدا ہو تو مرشد کی صورت کا تصور کرکے انگلی سے اسکو دور کردے۔ اپنے ذکر مین خشوع و خضوع کے ساتھہ مصروف رہے کہ رگ۔ گوشت۔ پوست۔ خون و استخوان وغیرہ مین ذکر کا اثر پایا جانے لگے اسیطرح کچہ روز ذکر کرے تو بزرگان دین کی ارواح سے ملاقات ہونے لگتی ہے اشیا کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور عجائبات نظر آتے ہین۔

ذکر یعنے یاد آلہی کا فقرا مین یہی ایک طریقہ نہین ہے بلکہ چشتیہ۔ قادریہ۔ سہروردیہ اور نقشبندیہ وغیرہ مین بہت سے طریقہ ہین اور سبکی غرض یہ ہے کہ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب ہو جائے جب ذکر کرنے سے جمعیت خاطر اور اطمینان قلبی حاصل ہو جاے تو مراقبہ کرتے ہین یعنے دو زانو بیٹھکر تمام خطرات دلسے دور کرکے اور اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر کسی ایسی آیت کے مضمون پر غور کرتے ہین جس سے قربت۔ وحدت یا فنا

دلائل پیش کرنے کی ضرورت ہی۔

اگرچہ فقرا کے تمام اعمال حسنہ اور صلحا کے جمیع مجاہدات وریاضات لغرض مذکورہ ہوتے ہین دیگر شغل مثلاً کرامات یا خلق اللہ کا رجوع ہونا وغیرہ جو لازمہ تزکیۂ نفس کا ہی۔ فقرا سے اتفاقیہ ظاہر ہو جاتا ہی تو اسکو منزل مقصود پر پہونچنے سے خارج سمجھکر اِس سے توبہ کرتے ہین اور اُسکو نہایت بُرا جانتے ہین اور رکتے ہین۔ بہت سے تیز رو ذی ہمت اسی منزل پر رہجاتے ہین۔ اُنکے ذکر کی یہان کچھ ضرورت نہین ہی جو لوگ اس منزل سے آگے بڑھ جاتے ہین مگر منزل مذکور پر رہجانیوالونکا طریقہ تزکیۂ نفس اور تصرف کا حال اجمالاً بیان کیا جاتا ہی۔ اول تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب اسکے لئے ضروری ہی کہ کوئی مرشد کامل تلاش کرے تاکہ اُسکی تلقین اور توجہ باطنی سے بری عادات بغض حسد۔ کینہ بخل نخوت۔ اور مکروغیرہ دور ہو جاوے اور اخلاق نیک۔ بردباری۔ خاموشی۔ سخاوت۔ تواضع۔ فروتنی۔ اور رضا وغیرہ پیدا ہو جائین۔ کم کہانے کم بولنے اور آدمیون سے کم ملنے کی عادت اختیار کرے اور ان عادتونکے پابند ہونیکی اُنکے ہان بہت سی ترکیبین ہین مثلاً کم کہانیکے لئے لکہا ہے کہ جسقدر رکہاتا ہی اُسکو ایک سبز گیلی لکڑی سے تول لے پھر روز اُسکی برابر تولکر کہاتا رہے تو جسقدر لکڑی کی نمی کم ہوتی جائیگی وزن غذا کا کم ہوتا جائیگا جب وہ لکڑی خشک ہو جائے تو اُسکے ہموزن دوسری تر لکڑی لے اور پھر اُسکے برابر تولکر کہاتا رہے اور اسیطرح اتنا کم کردے کہ زندگی قائم رکھنے کو

اب انگریزون کے علم روحانی کو ملاحظہ فرمائیے آجکل کے یورپین حضرات ہمیشہ جو اپنے آپکو بہت مہذب سمجھتے ہین جو چاہین کہین لیکن ایک صدی قبل تک صفحات تواریخ گواہی دیتے ہین کہ جادو ٹوٹکے منتر اور جنتر کا عیسائیونمین زمانۂ قدیم سے رواج ہی رہا جب جنگل اور پہاڑونمین رہتے تھے وہ اس کام کو کرتے تھے قوم جپسی کے آوارہ پھرنے والے گروہ آجتک فال کھولتے ہین۔ ہاتھ وغیرہ دیکھکر ہندوستان کے جوتشیونکی طرح حکم لگاتے ہین۔ پادری جان پورٹ لکھتا ہی کہ محمد رسول اللہ صلعم کی ولادت باسعادت سے قبل مذہب عیسائی مین بہت سے ایسے پادری تھے جو مصنوعی معجزات کا اظہار کرتے تھے۔ سنہ ۱۶۰۳ع تک انگلینڈ مین چڑیلونکی تحقیقات ہوئی تھی سنہ ۱۶۰۳ع مین انگلستان کے بادشاہ کی بنائی ہوئی کتاب جسمین جنونکی روح اور چڑیلون کا حال اور انکی شناخت و سزا کا بیان تحریر ہے تہا بارسوم طبع ہوئی تھی اس بادشاہ کی تختنشینی سے سترھوین صدی کے آخر تک ۳۱۹۲ شخص جادوگری کے الزام مین سخت تکلیفون سے قتل کیے گئے۔ الغرض اب سے ڈیڑھ سو برس پیشتر تک عیسائیونمین جادو جن بھوت وغیرہ کا بہت ہی پرچا تھا۔ حال کے عیسائی قدیم طرز سے جادو اور ٹوٹکے کو شاید نہین مانتے لیکن رومن کیتھولک مذہب والے تعویذ وغیرہ پر اب تک اعتقاد رکھتے ہین۔ اب چندروز سے پھر یورپ کے اکثر آدمیون کا خیال بھوت وغیرہ کی موجودگی کیطرف مایل ہوتا جاتا ہی خصوصاً امریکہ مین نہایت ہی چرچا ہی۔ بعض عالمون کا خیال نہایت درست ہی کہ علم مقناطیسی یا روحانی ہند مین سب سے زیادہ زمانۂ قدیم سے ہے

کا حال ظاہر ہو مثلاً ہُوَ الاول ہوَ الآخر ہوَ الظاہر ہوَ الباطن'' یا نحن اقرب من حبل الورید
وغیرہ اور اسمین ایسے محو ہوتے ہین کہ کچھ دیر تک دنیا و ما فیہا سے کچھ خبر نہین رہتی ۔
جب ذکر مراقبہ سے دل صاف ہوجاتا ہی تو کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ادنیٰ
توجہ کافی ہوتی مثلاً کیسا ہی شخص مریض ہو اور مرض شدید ہو خدا کا کوئی نام یا ربانی
کلام مریض پر دم کرنے یا دم کیا ہوا پانی پلانے سے دفع ہوجاتا ہو نقشبندیہ فقراء
مین سلب امراض کا طریقہ ہی کہ اپنے نفس کو تمام خطرات اور وسواس سے پاک کر کے
خیال کرتے ہین کہ جو مرض مریض مین ہو اُس مرض مین ہمارا نفس مبتلا ہی اس خیال سے
مریض کا مرض عامل پر منتقل ہوجاتا ہی پھر اُسکو اپنے طور پر دفع کر دیتے ہین اگرچہ
یہ حالت فقراء کو بعد تزکیہ نفس حاصل ہوتی ہی لیکن عام لوگ بھی توجہ قلبی کے ساتھ ایسا
کرین تو شاید وہی اثر ہو کیونکہ ایک تاریخی واقعہ اسکے موید ہی کہ ایکبار ہمایون کو بخار آیا
تو حکماء نے ہرچند علاج کیا اور کسی دوا سے فائدہ نہوا تو اُسکے باپ شاہ بابر نے
اہل اللہ سے رجوع کیا اور جواب پایا کہ تیرے پاس جو عزیز چیز ہو اُسکو قربان کر
اسپر امراء نے کوہ نور ہیرا قربان کرنیکو کہا لیکن بابر نے کہا الماس پتھر کا تخت جگر ہی
اور ہمایون بابر کے جگر کا ٹکڑا ہی اسمین تو بہت فرق ہو پس بہتر ہے کہ اپنی جان کو
اپنے جگر پر قربان کرون اور یہ کہکر اُٹھا اور تین بار ہمایون کے گرد پھرا اور کہا اُسے
اللہ ہمایون کا بوجھ مین نے لیا لیا لیا!'' یہ کہکر بابر بیٹھا تو ہمایون کو آرام ہو گیا اور
بابر بیمار رہا۔ اور اسی مرض مین مر گیا ۔

ناول! ناول!! ناول!!!

مطلع خورشید

یہ [illegible] عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار و وزیر افواج آصفی المتخلص بہ شاد تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ حال مین چھپا ہے خورشید آرا بیگم ایک عالی خاندان شاہزادی کے حسن و عشق کا حال اس خوبی سے قلمبند کیا ہے کہ بارک اللہ۔ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی نے اسکی نظر ثانی کی ہے۔ اسکے کل حقوق مہاراجہ ممدوح نے محمد عبد اللہ انصاری مہتمم تعمیرات و داروغہ آئینہ خانہ کو بطیب خاطر عطا فرمائے۔ قیمت فی جلد دو روپیہ حالی

المشتہر

محمد عبد اللہ انصاری بمکان رائے ہیرالال صاحب ضابط
ساکن کوچہ راجہ مکھن لال متوفی حیدرآباد دکن۔

اور یہ علم یہان تک رائج تہا کہ عورتین بھی اس سے واقف تہین اب تک دوسرے کے سر پر ہاتہ لیجا کر نیچے لانا اور پہر اپنے سر پر رکہکر انگلیان چٹکا کر کہنا کہ تیری بلائین اسکی یادگار ہے یہ علم سینہ بسینہ ہونیکی وجہ سے گم ہوتا گیا جسکو مسمر صاحب نے حال مین تحقیقات کر کے ظاہر کیا اور یہ علم بھی یورپ والون کا ایجاد سمجھا گیا۔ یورپ وامریکہ مین اس علم کے ذریعہ غائب بینی پیشین گوئی عجائبات کا معائنہ کرنا جلسۂ عام مین تماشہ کرنا امراض عصبی ودرقلب وغیرہ مین مستعمل کرتے ہین مسمرزم کے ذریعہ سے انسان پر ایسا خواب طاری ہوسکتا ہی کہ عمل جراحی اُسیطرح جس طرح کلوروفارم سنگہا کر کرتے ہین کر سکتے ہین۔ باقی آئندہ

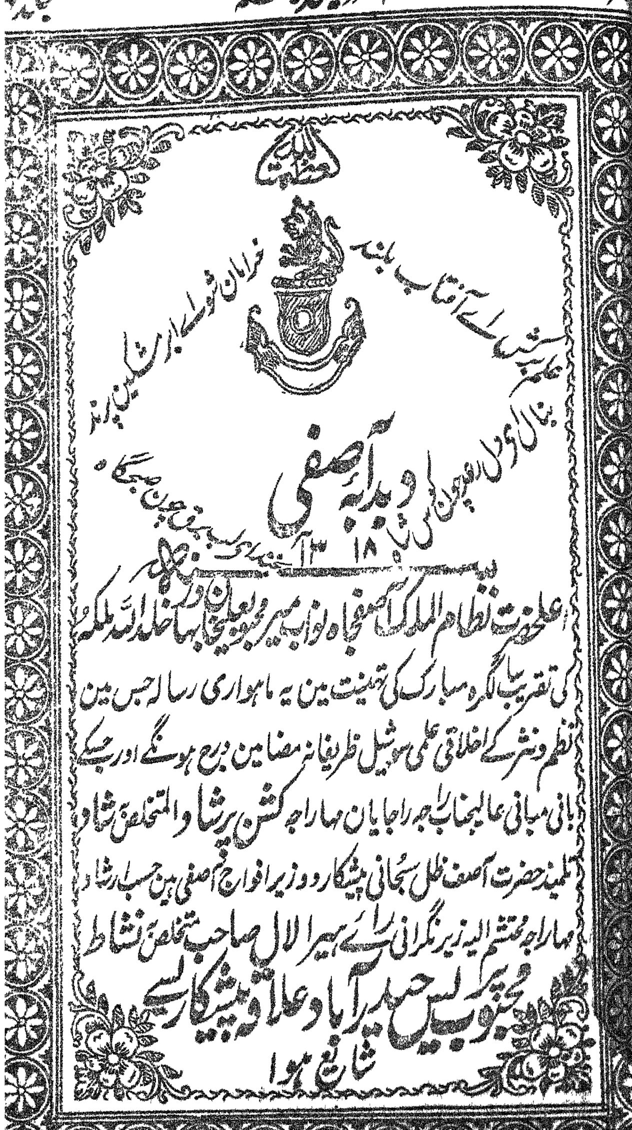
محمد عنایت اللہ خان صوفی۔

اشتہار

راے ٹھاکر پرشاد صاحب شوق مہتمم رسالہ ہذا کی علیحدگی ماہ شعبان ۱۳۱۶ھ سے ہو کر انکی جاے پر راے ہیرالال صاحب نشاط نائب مہتمم محبوب الکلام کا تقرر ہوا ہے آئندہ سے وہ رسالہ دبدبۂ آصفی کے مہتمم کہلائینگے پس رسالہ دبدبۂ آصفی کے متعلق کل خط وکتابت اس پتہ پر آنا چاہیئے ۔

بمکان راے ہیرالال صاحب نشاط مہتمم دبدبۂ آصفی و نائب مہتمم محبوب الکلام در کوچہ راجہ مکھن لال متوفی ۔

اڈیٹر



دبدبۂ آصفی

۱۳۱۸

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جس میں
نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے
بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص شاد
تلمید حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہیں حسب ارشاد
مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی رائے ہیرا لال صاحب متخلص نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے
شائع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا۔ کل حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امراے عظام سے ... ... عہ

(۲) پبلک سے ۲ر

(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصولڈاک ... ۲ر

ف ۱ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے اونکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف ۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع مضامین و قیمت درخواست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہیے



فہرست مضامین دبدبہ آصفی نمبر ۸ جلد ۴

بقیہ وید

سلسلہ کے لیئے دیکھے دبدبۂ آصفی نمبر ۵ جلد (۴)

گیتون اور دعاؤن کے گانے کی مختلف طرز اور طریقے ہین اور اُن کے نام بھی جدا جدا ہین۔ اس وید کی رچائین پہلے اہستہ اہستہ پڑہی جاتی ہین تا کہ کوئی اور نہ سن سکے۔ بعد ازان ایک خاص طریقے پر اُسیطرح گائی جاتی ہین۔ اسکو ارچکا گانا کہتے ہین۔ اس گانے مین اور اوس گانے مین جسکو اترکتا گانا کہتے ہین فرق ہے اور فرق بین۔

وف۔ وید شریف کی رچاؤنکا باآواز بلند گانا خصوصًا اون لوگون کے روبرو جو دِجھ نہین ہین منع ہے۔

دِجھ ہین۔ برہمن۔ شکتری۔ اور ویش شامل ہین۔ سودر علحدہ ہین۔ منوجی کے وقت مین ہندو ہی ہندو تھے۔

اور اُنکی طرز مین تفاوت ہے۔ اُپاکھیانون مین اس تفاوت کا حال
صراحت اور وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔

برہمنا کے نام سے شام وید کی مختلف شاخون [illegible]
کتابین تصنیف ہوئی ہین۔ ان تصانیف مین سے [illegible]
باقی اور نا پیدا ہو گئی ہین۔ جیسے شڈ برا ہمن [illegible]
چھندو گیا اور سمہتا۔

اس وید کے متعلق جو خاص خاص اپنشد ہین انکو
اصطلاح مین چھندو گیا اپنشد کہتے ہین۔

گیارہوان باب

اتھروا وید

سنہتا یعنی مجموعہ دعا و التجا بخدمت جناب باری جو
اتھروا وید کے متعلق ہین اونکا ذکر مذکور بیس کتابون مین ہے
جنکو کانڈا کے نام سے نامزد کرتے ہین اور ہر یک کانڈا انوو کا
اور سکتا اور اشعار پر منقسم ہین۔

ان اشعارون کو سنسکرت مین رچ کہتے ہین۔ اسمین

بجز سودرون کے اور سب کے سامنے وید کے اشلوک پڑہنا جایز تہا۔ اب چونکہ ہندوستان مین مختلف مذاہب کے اقوام آباد ہین لہذا وید کا باواز بلند پڑہنا ناجایز قرار دیا گیا ہے مگر ہندوئون مین جو نئی روشنی کے لوگ ہین وہ اس سے اتفاق نہین کرتے اور اُن کی رائے ہے کہ جب وید مقدس کو ہمنے کلام ربانی یعنے پرمہاجی کا واکھ جو الہام ہے قرار دیا تو اسکا اخفا کیونکر جایز ہو سکتا ہے۔ بہرکیف یہہ نئی روشنی اور پرانی روشنی کے منطقی دلایل اور براہین اپنی دلمین ہین سہ

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت در افسانہ زدند

حقیقت حال یون ہے کہ کوئی مذہب ایسا نہین جس مین مختلف شعبے اور شاخین نہون۔ لیکن حکما اور عقلا خذ ما صفا دع ما کدر پر عمل کرتے ہین اور یون تو ظاہر ہے کہ سہ

تفرقہ را اختلاف ہین کیونکہ بُرے نہین
ہندو بُرے ہے نہین کہ مسلمان بُرے نہین

خیر آمدم برسر مطلب۔ اگرچہ کا اور گرا مین کیا ہین جو رچا ہین دیوتاون کے سامنے یا اونکی شان مین گائی جاتی ہین انہین بھی

شامل اور دیدہ دانستہ اس دیباچہ میں ایک [illegible] ارشاد [illegible]

جسکا نام جو تقسیم ہے جسمیں تاریخ وار اس امر کا ذکر ہے [illegible]

قربانی اور رسوم کسی کے حق میں [illegible]

ہونی چاہئیں۔ انکو مکرر تقسیم اور مکرر تقریر کے حساب سے [illegible]

لیا گیا ہے۔

شاہ تقی محمد

۱۵۰۰۶ شعر ہین - ابواب اسکے ایکسو سے زیادہ ہین اور گنتی
سات سو ساٹھ سے زیادہ ہین -

اتھروا وید مین بہت سی دعائین ایسی ہین جو دشمن کے
قتل کرنے کے لئے استعمال کیجاتی ہین - مگر اس سے یہ نہ خیال کرنا
چاہیئے کہ یہ قاتل اور مضر جان انسان بھی ہین - موقع محل پر اسمین
دونون باتونکا استعمال کیا جاتا ہے - بد دعا بھی ہے اور دعا بھی ہے
اسمین بہت سی دعائین حفاظت جان و مال انسان کی بھی ہین
اور آئی بلا کی ٹالنے والی دعائین بھی ہین - اور ویدون کی طرح
اسمین ایسی گیتین بھی ہین جو دیوتاون کے لئے مستعمل ہوتی ہین اور مذہبی
رسوم اور ہون وغیرہ کے وقت گائی اور پڑہی جاتی ہین -
انمین کتاب کے اپنکھیدین دعائین بہت ہی نادر اور عدیم السہیم
باتین ہین - یہ سب پڑہنے کے قابل ہین اسنے مصنف کی نازک خیالی
اور بلند پروازی طبع رسا کا پورا ثبوت ہوتا ہے -

گوپاتھا برہمنا اس وید کے حصہ دوم کے متعلق ہے
منتر کا جسکے چھہ حصے ہین اور دو مختلف رسالے یہہ پہلی نمبر کے
اپانشد ہاکے متعلق اتھروا مین ہین اس وید مین اور بھی کئی
اپنشد ہا ہین - انمین کنڈیا سب سے زیادہ اشرف ہے -

ایک ایسا نظارہ ہے کہ خواہ مخواہ ایک قسم کی امنگ یا کام کرنیکا جوش پیدا کئے بغیر نہین رہتا۔ جوش یا امنگ کا پیدا ہونا ہی تھا کہ تمام اعضا اور قواء مین کام کرنیکی تحریک پیدا ہوجاتی ہے اور یہہ تحریک انسان کو اوسی امید کے حاصل کرنے پر مجبور کرتی ہے۔

یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ کسی مقام پر پہونچنے کے لئے اکثر کئی راستے ہوا کرتے ہین اسیطرح کامیابی کی منزل تک پہونچنے کیلئے بھی دو راستے ملتے ہین ایک بدی کا۔ دوسرا نیکی کا۔

بدی کا راستہ گو بظاہر سیدھا اور نزدیک معلوم دیتا ہے مگر نہایت خطرناک ہے۔ اسمین بیشمار ٹھگ گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہین جو کہ مسافرون کو انواع و اقسام کی تکالیف دیتے اور اونکا زاد راہ لوٹ لیجاتے ہین۔ اور پھر اس راستے مین ایسی خوفناک بھول بھلیان بھی ہین کہ بھٹکا ہوا مسافر اون مین پھنسکر باہر نکلنا تو درکنار شدت تکالیف سے تڑپ تڑپ کر جان دیدیتا اور آخرکار تمام امیدین خاک مین ملا دیتا ہے۔ مگر نیکی کا راستہ اسکے بالکل برعکس ہے یہ راستہ مسافرون کو صحیح و سالم منزل مقصود تک پہونچا دیتا ہے گو کسیقدر دور ہے مگر نہایت صاف اور بیخوف ہے۔

دنیا مین جتنے کامیاب لوگ ہو گزرے ہین وہ عموماً اسی راستے کے

استقلال

ایک نہایت چھوٹے کیڑے سے لگاکر ایک بڑے قوی
ھی تک یا ایک جاہل انسان سے لگاکر ایک فلاسفر تک سب جتنے
یروح دنیامین ہین اگر انکی حالت پر ایک بسیط نظر ڈالیجاے تو
علوم ہوسکتا ہے کہ جتنی حرکتین اون سے ظہور پذیر ہوتی ہین یا جتنی
د وجہد وہ کرتے ہین اُن سب کا تعلق ایک ایسی خوشی کیساتھ ہے
سکو کامیابی کی خوشی یا دوسرے لفظون مین امید بہی کہا جاسکتا ہے
امید ایک ایسی شئے ہے کہ اگر یہہ نہوتی تو سچ مچ دنیا کے
اروبار مین ابتری پیدا ہونے کا ایک عظیم اندیشہ تہا۔
انسان کا دل ایک ایسا آئینہ ہے جو کہ ہر وقت انسان کو
میدکی خوبصورت پری کیساتھ دوچار کرتا ہے اور بیشک یہ

مین کسی بادشاہ یا دولتمند یا کسی عالم شخص کی زندگی کو فوراً کامیاب زندگی کا خطاب دیدون بلکہ ہر ایک ایسا شخص جس نے فرایض انسانی کو بطرز احسن سمجھکر اپنے لئے کوئی خاص مقصد قایم کیا ہوا ور بشرطیکہ اوسکے حاصل کرنے مین دم واپسین تک بلا کسی لیس و پیش کے کوشش ہی کرتا رہا ہو عام اس سے کہ وہ اپنی زندگی مین یا اوسکے بعد کامیاب بھی ہوا یا نہین میرے خیال مین کامیاب شخص ہے اور اوسکی زندگی کامیاب زندگی ہے باقی ایسے تمام اشخاص جنھون نے اپنے مطلب کے لئے فرایض انسانی کو نظر انداز کر دیا جنکی زندگی امید و بیم کی حالت مین گزری جن لوگون نے کوئی ایک یا دو یا ایک کام شروع کئے اور پھر اونھین ادھورا ہی چھوڑ دیا خواہ وہ لوگ بڑے دولتمند ہو گذرے ہون خواہ بادشاہ ہی کیون نہ ہو گئے ہون مگر اونہین کامیاب اشخاص کا رتبہ نہین دیا جا سکتا اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اونکی زندگی کامیاب زندگی تھی۔

یہ تقریر اگر تھوڑی اچھے پیرایہ سے اہتمام کیساتھ یہان درج کیجاتی تو غالباً زیادہ دلچسپ ہوتی مگر مجھے خوف ہے کہ مضمون طویل نہو جائے دکیونکہ ابتک مین نے نفس مضمون پر بحث ہی نہین کی ہے) اسلئے اب مین چاہتا ہون کہ حسب وعدہ دو ایسی زندگیون کا فوٹو آپکے روبرو پیش کرون جس سے آپکو اسبات کا اندازہ کرنے مین کسیقدر آسانی

مسافر تھے۔ دنیا بھر کے فلاسفروں اور ریفارمروں نے ہر ایک
انسان کو اسی راستے پہ چلنے کی ہدایت کی ہے۔ یہی تعلیم ہر ایک
مذہب اور مذہبی کتابوں میں پائی جاتی ہے اسی مسئلہ پر کانشنس کا بھی
صاد ہے اور ہر ایک شخص اس سے اچھی طرح واقف ہے مگر جب
واقعات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ ایک حیرت انگیز سوال پیدا
ہوتا ہے کہ باوجود ان تمام مذہبوں کے مسافر لوگ نیکی کی شاہراہ سے
کیوں بہت کم گزرتے ہیں اور کیوں بدی کے نہایت خطرناک
راستے میں زیادہ بھیڑ نظر آتی ہے؟ یہ ایک سوال ہے اور
بیشک دلچسپ طلب سوال ہے جس کا انسانی سوسائٹی کے ہر ایک
ممبر کے لیے ایک عجیب و غریب منزلیں اور راستے در پیش ہیں اور
ہر ایک شخص خود آخر وقت اس مسافت کو طے کر رہا یا کرنے والا ہے
مگر یہ سوال کسی قدر پیچیدہ بھی رہے گا کیونکہ ہم اگر ایسی دو زندگیوں
کو بھی دیکھا جا سکتا ہے جن میں ایک زندگی کامیاب ہو اور دوسری
ناکام مگر دونوں سے یہ بہتر نتیجہ نکالا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہر دنیا کی کامیاب اور ناکام زندگیوں کی
بنیاد کیا تسلیم کیا ہے۔
بعض حضرات اکثر کامیاب زندگی سے مراد یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ

اٹھارویں تاریخ ہے اچاہیئے تو تھا کہ کچھ اور بھی لکھ ڈالتا مگر آج یہ چونکہ روز
اوّل ہے۔ مجھے اپنا پرانا اقرار یاد ہے اور میرا کانشنس مجھے اوس کے
ایفاء کی توجہ بھی دلاتا ہے۔ مگر میں اپنی معمولی پست ہمتی سے یہ کہہ دیا
کرتا ہوں کہ ارے اسیان! پہلے پورا نتیجہ ہے ... ان کا نتیجہ
کا نتیجہ تو دیکھ بھال لو۔ اگر پورا ہی کو اہل ملک نے شوق سے پسند کیا
تو پھر اس دردسری سے آخر حاصل؟"

اب اگر کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ ایک کامیاب اور ناکام کی
زندگی میں کیا فرق ہے؟ تو میں اوس سے سوال کرونگا کہ زمین اور
آسمان میں کیا فرق ہے؟ چیونٹی کی زندگی اور ہاتھی کی زندگی میں کیا
فرق ہے؟ اگر کہے کہ یہ ہے تو بس یہی فرق ایک کامیاب اور ناکام کی زندگی
میں ہے۔ مگر یہ جواب ایک متلاشی کے تشفی کے لئے کافی نہیں سمجھا
وہ پھر سوال کرتا ہے کہ آخر وہ کونسی شے ہے کہ جس نے ایک شخص کو
کامیاب اور دوسرے کو ناکام بنا رکھا ہے؟ تب میں اوس سے ایک
اطمینان کے لہجے میں جواب دیتا ہوں کہ وہ پاکیزہ شے استقلال
ہے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا استقلال کی تعریف کیا ہے اور کیوں
انسان کو استقلال کی ضرورت ہے؟"

فلاسفروں کا خیال ہے کہ استقلال اخلاقی زینہ کی پہلی سیڑھی ہے

ہو جائے کہ ایک کامیاب اور ناکام زندگی کی نسبت مین نے
اپنی کیا راے قائم کی ہے۔

حضرات! آپ نیوٹن کے نام سے اچھی طرح واقف ہونگے
اس شخص نے انگلستان مین ایک غیر معمولی عزت اور شہرت
حاصل کی ہے۔ یہ شخص اپنے زمانہ کا فاضل بے بدل تھا اسکی معلومات
اور ایجاد کئے ہوے مسائل پر تمام یورپ کو ناز ہے اور ہونا بھی
چاہئے کیونکہ درحقیقت یہ شخص انگلستان کا فخر تھا اور اوسکی زندگی کو
کامیابی کی ایک عمدہ مثال کہنا چاہئے۔

اب رہی ناکام زندگی۔ مگر اسکے لئے مجھے کسی غیر شخص کے
انتخاب کی ضرورت نہین جبکہ خود میرا نام ہی اس انتخاب کے لئے
کچھ موزون نہین ہے کیونکہ مین نے اپنی اس انتیس سالہ عمر مین دو مرتبہ
انگریزی شروع کی اور اوسے ادہورا چھوڑا اسیطرح ایک مرتبہ کچھ دنون
عربی پڑھتا رہا مگر آخرکار اوسکا بھی وہی حال ہوا جو انگریزی کا
ہوا تھا۔ کچھ دن ہوے جب مین نے ایکدن مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ
مین اخلاقی ناول لکھونگا اور لکھتا رہونگا چنانچہ اوسی جوش مین ایک
ناول لکھ بھی ڈالا جو کہ اب چھپ چکا ہے مگر اسکے بعد جسکو اب تخمیناً
ساڑھے تین مہینے کا عرصہ گذرا ہوگا کیونکہ آج جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی

رگ و پے میں کام کرنے کی امنگ یا جوش پیدا کر دیتی ہے مگر
یہاں یہ بتلا دینا بھی خالی از دلچسپی نہوگا کہ خالی امنگ یا جوش [illegible]
کسی شخص کو منزل مقصود تک پہونچانے کے لئے کافی [illegible]
تاوقتیکہ کوشش نکیجائے اور کوشش محض بیکار ہے جب تک کہ
استقلال اسکا ہمرکاب نہو۔ مگر اب میں بھی مضمون ایک [illegible]
شکل میں بیان کرونگا۔

فرض کر لیجئے کہ ایک شخص ہے جو کسی خاص مقام [illegible]
جانا چاہتا ہے مگر کیا یہ شخص کبھی سفر کر سکتا ہے جب تک کہ [illegible]
مزاج میں استقلال کا کافی دخل نہو پائے اور اگر بار سفر [illegible]
کرنے بھی لگ جائے تو کیا اسکی غیر مستقل مزاجی سے یہ [illegible]
کہ وہ منزل مقصود تک برابر سفر کرتا چلا جائیگا ہرگز نہیں بلکہ [illegible]
ایک شئے ہے جو کسی خیال کو عمل اور عمل کو انجام تک [illegible]
رکھتی ہے اسلئے منزل کامیابی کے ہر ایک مسافر کو [illegible]
ایک نہایت ضروری توشہ کی سخت ضرورت ہے مگر یہاں ایک [illegible]
سوال پیدا ہوگا کہ استقلال کی پاکیزہ صفت سے کسطرح کوئی شخص
متصف ہوسکتا ہے؟ اسکا جواب میرے خیال میں یہ ہے کہ ہر ایک
شخص کو سب سے پہلے اپنی زندگی کا ایک اصول یا مقصد قایم کر لینا

اور درحقیقت اس میں کچھ شک بھی نہیں کیونکہ اخلاق کی اونچی شہ نشین تک پہونچنے کے لئے جس شئے کے سبب سے پہلے ضرورت ہوتی ہے وہ محض ایک استقلال ہی ہے - اگر یہی پہلی سیڑھی مضبوط نہیں لگائی گئی تو بیشک ایسا ہر ایک شخص خطرناک حالت میں ہے جس نے اس شہ نشین تک پہونچنے کا ارادہ ٹھانا ہے -

استقلال کی تعریف ایک اور طریق سے بھی ہوسکتی ہے یعنے اگر اخلاق کی تمام خوبیوں کو ایک بستی یا شہر تصور کرلیا جائے تو استقلال اوسکا شہر پناہ ہے - قاعدہ ہے کہ ہر ایک ایسا شہر جسکی شہر پناہ نہ ہو دشمنوں کی دست برد اور حملوں سے ہر وقت محفوظ خیال نہیں کیا جاسکتا - اسلئے جسطرح ایک بادشاہ کو باوجود ایک جرار فوج اور کافی سامان حرب کے بھی اپنے ملک کی حفاظت کے لئے شہر پناہ یا سرحدوں کے مضبوطی کی ضرورت ہے اسیطرح ہر ایک ایسے شخص کو جس نے اپنی زندگی کو آرام سے بسر کرنیکیلئے اخلاق کی مبارک سرزمین میں قدم رکھا ہو استقلال کی سخت اور نہایت سخت ضرورت ہے - یہ میں پہلے ہی اشارہ کرچکا ہوں کہ انسان کے سامنے ایک قسم کی لایٹ (روشنی) موجود ہے جس میں کامیابی کا مبارک فوٹو ہمیشہ پیش نظر رہتا ہے اور یہی ایک تحریک ہر جوانسان کے

مگر ایک فلاسفر خواہ وہ لاکھوں ہی برس پہلے اس جہان سے کوچ کر گیا ہو آج عزت کیساتھ یاد کیا جاتا ہے بیشک اوسکی زندگی ایک کامیاب زندگی تھی اور جہان کہیں آج وہ ہوگا اپنی اس کامیابی کی دھن مین خوشی سے مست اور پہولا نہ سماتا ہوگا۔ سچ پچ کامیابی کی خوشی ایسی ہی خوشی ہوتی ہے کہ دنیا مین کوئی خوشی اس سے بڑھکر نہین ہو سکتی ہے

ایک ادنی سی بات ہے کہ نشانہ باز نے گولی چلائی اگر اس گولی نے خطا نہین کی اور برابر نشان پر بیٹھی ہے تو دیکھیے نشانہ باز کیسا خوش نظر آتا ہے۔ یا ایک طالب علم کیطرف دیکھیے کہ حساب کا ایک پیچیدہ سوال حل کر رہا ہے ایک جاہل آدمی اسبات پر قہقہہ لگائیگا کہ طالب علم ایک سوال نکالنے کے بعد کیون اتنا خوش ہے اسے کیا مل گیا ہوگا اسیطرح ایک گنوار آدمی نیوٹن کی سوانح عمری سن رہا ہے مگر وہ حیران ہو جاتا ہے کہ کشش ارض کا مسئلہ دریافت کر لینے کے بعد نیوٹن کیون بغلین بجا رہا ہے کیونکہ اوسکے خیال مین تو یہ کوئی بات ہی نہین ہے مگر سچ پچ نشانہ کی حقیقت ایک نشانہ باز اور سوال حل کرنے کی کیفیت ایک طالب علم ہی جان سکتا ہے اسیطرح نیوٹن کی خوشی کا اندازہ بھی وہی شخص کر سکتا ہے جس نے

چاہیے مگر ہان مقصد کے قایم کرنے مین نہایت دور اندیشی
اور دوربینی سے کام لیا جائے تاکہ آگے چلکر اوسے اپنے
سابقہ خیالات کے بدل لینے مجبوریون کا سامنا ہو۔ اور جب
مقصد قایم ہوچکے تو اوسکے حاصل کرنے کے لئے استقلال
کیساتھ کوشش کرنی چاہیے یقین ہے اور کامل یقین ہے کہ
اسطرح کامیابی کی زندگی حاصل ہو۔

حضرات! اگر غور سے دیکھا جائے تو دراصل ایک کامیاب
اور ناکام زندگی مین بس یہی فرق ہے کہ اوس نے اپنے مقصد کے
حاصل کرنے مین استقلال سے کام لیا اور اوس نے غیر
استقلالی سے۔ ورنہ انسان یہ بھی تھا اور وہ بھی اسبات کا
اندازہ ہم اپنی ہی حالت سے لگا سکتے ہین کہ جن اشیاء کو ہم روزمرہ
دیکھتے اور ایک معمولی لاپروائی سے اونکی ضرورتون کو ٹالدیا
کرتے ہین انھین اشیاء کی تحقیقات مین فلاسفرون کی عمرین ختم
ہوگئین ہین اور پھر اوسکا فائدہ جو اونکی اپنی ذات یا قوم اور ملک کو
پہونچا کبھی صراحت کا محتاج نہین ہے جبکہ ہم خود اپنے آنکھون سے
روزمرہ دیکھتے ہین۔ ایک یہی کتنی بڑی بات ہے کہ ہمارے نام سے
آج ہمارے گھر کے چھوٹے بھی ٹھیک واقف نہین ہین

وفات پر خون کے آنسو بہانا گزیر ہے [illegible] جسکے اس

نہ جلانے دنیا اور آخرت کا [illegible] آپ کے [illegible] ذات

قتل کے لیے ایک نہایت افسوسناک واقعہ کرنے کی غرض سے [illegible] ک

ہاتھ اوٹھایا خصوصا ایک والی ملک کے [illegible] یہ واقعات ہولناک عمومی

واقعات ہیں اگر آپ مانتے ہیں کہ یہ واقعات [illegible] تو

کیا اب اس آسمان صداقت کے آفتاب [illegible] کے

واقعات زندگی سے یہ نتیجہ پیدا کرنا کچھ بھی مشکل [illegible] ایسی

صفت تھی جسکی بدولت اخلاق کی اعلی معراج تک اوسکی رسائی ہوئی

جسکے بدولت وہ اپنی اخلاقی خوبیوں پر قابض رہا جسکے بدولت اوس نے

مشکل سے مشکل وقتوں میں بھی اپنے اخلاق کی حفاظت کی اور جسکی بدولت

دنیا کے کامیاب شخصوں میں سب سے اونچی جگہ پائی ہے میرے خیال میں

اسکا جواب اس سے بہتر نہیں ہوسکتا کہ وہ پاکیزہ صفت وہ استقلال تھی"

جب یہ مان لیا گیا کہ استقلال کی بدولت [illegible] کام

ہوسکتے ہیں اور استقلال کے طفیل کامیابی کی [illegible]

بیشک ہمیشہ ہر ایک نوجوان جسکے دل میں کامیابی کی لہر [illegible] ہو

جسکے دل میں یہ خیال ہو کہ وہ دنیا میں کچھ کرنا چاہتا ہے اور جسکے

دماغ میں ذرا بھی ترقی کا خیال سمایا ہو۔ نہ صرف یہی بلکہ ایسے

نیوٹن کیطرح اپنی زندگی مین کم ازکم ایک دو گھڑی کے لئے بھی غور اور
فکر کرنے کی تکلیف گوارا کی ہوگی۔ مگر یہ خوشی یا اس قسم کی اور کوئی خوشی
جسکو ہم کامیابی کی خوشی کہہ سکتے ہین کسطرح حاصل ہوئی یا ہوسکتی ہے؟
اسکا جواب لاکھ بار بھی یہی ہوگا کہ "صرف استقلال کے بدولت"
بیشک استقلال کے بدولت لوگون نے غیر معمولی کامیابیان
حاصل کی ہین۔

حضرات! آپنے مہاراجہ ہریشچندر والی اجودھیا کا نہایت
دلدوز واقعہ سنا ہوگا۔ آپ جانتے ہین کہ اس کشور راستی کے
شہنشاہ کے نسبت مورخون نے کیا خیال کیا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ
یہ غیر معمولی شخص دنیا مین کس عزت کیساتھ دیکھا جاتا رہا ہے اور
کیا آپ جانتے ہین کہ یہ کامیاب راجہ اخلاقی دنیا مین کس درجہ کا
آدمی ہوگذرا ہے؟ اگر آپ جانتے ہین اور اچھی طرح جانتے ہین تو
کیا آپ بتلا سکتے ہین کہ تمام دھن دولت راج پاٹ کی ثروتون کو
صرف ایک صداقت اور پابندی قول کے لئے بائین پانون سے
ٹھکرا دینا۔ فقیرانہ جلاوطن ہوجانا۔ آگے چل کر اپنے پیارے بیٹے
اور فرمان بردار عورت کو ایک غیر شخص کے ہاتھ فروخت کردینا
فاقہ پہ فاقہ کرنا مگر ایک سایل کو نامراد نہ پھرانا۔ اپنے پیارے بیٹے کی

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

ملک ظاہر برقوق اور ابی احمد کی خبر وفات تیمور کو ملی پہنچی
جبکہ تیمور ہند کے تخت پر قابض اور امصار و دیار پر مستولی
ہوگیا اور تمام ممالک ہند اور اطراف و جوانب پر احاطہ کر چکا بلند
و پست موقعوں پر فرمان تیموری پہنچ گئے۔ اور ہند کے دشوار گزار
اور سہل زمینوں میں عساکر تیموری پھیل گئے اور خشکی و تری میں
رعایا ہند پر تیمور کے فساد ظاہر ہوگئے اچانک شام کی طرف سے
ایک ہرکارہ یہ خوشخبری لایا کہ قاضی برہان الدین احمد سیواس کے
اور ملک ظاہر کا انتقال ہوگیا۔ یہ سنتے ہی خوشی سے پھولا نہ سمایا
قریب تھا کہ اڑ کر شام پہنچ جائے۔ تیمور نے امورات ہند کا انتظام
بہت جلد کیا اور تمام عساکر ہند یہ اور مال و اسباب اپنی
مملکت کو روانہ کیا اور اس جم غفیر اور بہادر لشکر کو ماوراء النہر کے
حدود اور قلعوں پر تقسیم کیا اور ہند میں اپنا نائب بے کھٹکے مقرر کیا۔
اور بعجلت تمام سمرقند سے بقصد ملک شام نکلا۔ اور لشکر ہند کے
چیدہ اشخاص اور افسر اور سر برآوردہ رئیس ساتھ لیے تیمور کو
بوجہ معیت ان گروہ ہائے کثیرہ کے نہایت خنک چشم ہوگیا تھا۔

اوائل سنہ ۸۰۲ میں اس طوفان عظیم کو لیکر جیحون سے بجانب
خراسان اترا۔ اور اپنے فرزند امیران شاہ کو مملکت تبریز اور

ہر ایک شخص کے دل میں جس نے انسانی جون میں جنم لیا ہو
پر شگفتہ اور یہ مبارک امنگ پیدا ہونا چاہئے کہ استقلال کی
سچی محبت کو گوشہ دل میں جگہ دیجائے اور اوسکی پیاری تصویر کو
ایک منٹ کیلئے بھی آنکھوں سے اوجھل نکیا جائے اور اسبارہ میں
ہم لوگوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہئے تاکہ ہم صرف
حشرات الارض کیطرح زندگی کے دن پورے نکریں بلکہ
انسانوں کیطرح اپنے مقاصد کے سمجھنے کی کوشش کریں اور
اونکی تکمیل میں سرگرمی دکھلائیں -

کمترین بہنیں مشتاقان انجمن تہذیب حیدرآباد دکن

تکلیفین ہوئین ، اب تیمور نے اور سبب ظاہر کیا کہ جس مین اوسکے
ارادے مکر و فریب درپردہ تھے اور اوسکو اتنا شایع ذریع کیا
کہ دل معمور اور کان بھرپور ہوگئے ۔

بوقت فتح ہند امیران شاہ فرزند تیمور کا عرضیہ بخدمت امیر

کہتے ہین کہ امیران شاہ نے مراسلہ بخدمت تیمور بھیجا ۔ اوسکی وجہ
یہ تھی کہ تیمور نے کوئی ارادہ کیا تو امیران شاہ نے لکھا کہ آپ اوجہ کبر سن
وضعف بدن اس کام کے نہین رہے کہ امور مملکت کو سنبھالین
اور سیاست وریاست کا بوجھ اوٹھائین ۔ آپکے مناسب حال
یہ ہے کہ متقین اور پرہیزگارون کیطرح مسجد مین گوشہ نشین ہوکر
تا دم واپسین عبادت مین مشغول رہین ۔ آپکے بیٹے پوتے نواسے
اسقدر ہین کہ امور ریاست لشکر کی ترتیب حفاظت بلاد ممالک کے
انتظام کو بس ہون ۔ یہ ملک اور دیار آپکے کس کام آئینگے آپ
کوئی دن کے مہمان ہین ۔ اگر آپکو اشیاء اور امور کے پرکھنے کی
چشم بصیرت اور انقلاب دہر کی دیکھنے کی آنکھ ہے تو دنیا کو
چھوڑیے اور آخرت کے کچھ کام کیجیے ۔ بالفرض اگر آپ ملک شداد کے
مالک ہوگئے اور اقتدارات عمالقہ اور عاد نے آپکی طرف رجوع کیا
اور فتح وظفر نے آپکے مساعدت کی یہانتک آپ ہامان ۔ وفرعون سے

ان شہرون پر فرمانروا مقرر کیا۔ اور سلطان احمد بقصد فرار بغداد کو واپس آیا۔

سبب حرکت تیمور جانب شام

دراصل وجہ ملک شام کی چڑہائی کی قاضی برہان الدین سیواس کا فعل تہا کہ جو کچھ ایلچیون کے ساتھ کیا اور پر مفصلاً گزرا کہ قاضی نے ایلچیون کے افسرون کے سر بقیہ ایلچیونکی گردن مین ڈالکر اونکو تشہیر کیا اور پہر نصف ملک ظاہر کیخدمت مین اور نصف ایلچی ملک روم کے پاس بہیجدئے تھے) لیکن تیمور نے چاہا کہ اسکو چہپاوے حالانکہ یہی مقصود تہا اور در پردہ یہ آمد وشد ہو۔ مولف کتاب کہتا ہے کہ مین نے فوراً یہ شعر لکھے ؎

ترجمہ اشعار عربیہ

روشنی مہر انور دن چڑھے	چھپ نہین سکتی چھپانے سے کبھی
جبکہ نتھنون مین اک عالم کے بسے	بہلا چھپ سکتی ہے خوشبو مشک کی
جبکہ ہو میدان مین رن جنگ کے	مستتر ہو کیونکہ آواز دہل

کیونکہ دور و دراز جگہ کا قصد تہا جسمین سامان و زاد راہ کی ہر شخص کو ضرورت اور یہ بھی کھٹکا تہا کہ مبادا مثل غزوہ تبوک کسی آفت کا سامنا ہو غزوہ تبوک مین یہ نوبت پہنچی تہی کہ ایک کہجور روز مل نہ سکی اور سخت

ہمین ہی ہو جاتی ہیں آپ اُس عمر کی   کبھی اونچ رہتا ہے جب [illegible]

کہان آپ کہان حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام عمر کی درازی

قوم کی سو سوا ریں حسن عبادت شکر نعمت۔ کہان آپ اور کہان لقمان

اور اوسکی اپنے بیٹے کو نصیحت اور لقمان بن عاد کا واسطے طول بقا کے

کرگس کو پالنا۔ کہان آپ اور کہان داؤد علیہ السلام باوجود سلطنت

ملک احکام خداوندی کا امتثال ذکر و اشغال۔ کہان آپ کہان

سلیمان علیہ السلام اور اونکی حکومت جن و انس طیور و وحوش [illegible]

کہان آپ اور کہان ذی القرنین مشرقین کے مالک ہو [illegible] مغربین تک

پہنچے ہیں الجبلین سد بنائی عباد و بلاد کے مالک ہے [illegible] آپکا

پیارا ہے [illegible] سید انبیا خاتم الرسل خلاصہ اصفیا رحمۃ للعالمین

ول [illegible] حضرت آدم [illegible] الما والطین تھے احمد مجتبیٰ محمد مصطفے

جنکے لئے مشارق [illegible] جمع کیے گئے اور مشرقین کے حاضرین

ورقابین آپکے [illegible] مشغول ہوگئے اور خزائن زمین آپ پر

منکشف ہوئے اور ظاہر و پنہان آپ پر پیش کیے گئے جن ایمان لائے

انس و جن وحش طیر حشرات الارض جنکی تائید اللہ ملک جبال سے

کرائی اوسکے فتح کا نشان بردار صبا اور دبور تھی جبابرہ پر [illegible]

غالب آیا اور قیصر و کسریٰ پر بفاصلہ مسافت ایک ماہ رعب پڑتا تھا

بہم تمام ہوگئے - اور ربع مسکون کا خراج اتنا جمع ہوا کہ قارون سے
بہتے ہٹگئے - اور بلاد کے اوجاڑنے اور تخریب مین بخت نصر جیسے
ہوگئے تو کیا - خلاصہ یہ ہے کہ اگر آپکی سلطنت دنیا مین پہیلی اور آپنے
انتہا درجہ کی خواہشین پوری کین - اور عمر بہی سب سے زیادہ پائی -
اور بڑے بڑے زیرک و تجربہ کار بادشاہ آپکے خادم بنے جسکا نتیجہ
یہ کہ قیصر کو قید کیا کسری کو شکست دی تبع اور نجاشی تابع ہوے
اور سلاطین متوسط تو خدمت گار بنگئے - فغفور نے آپکی صحت سرائی مین
سونا کہولدیا - خاقان چین کو ہلاک کیا - ہراکشاہ ذی اکتاف کیکر کے باد شکہائی ور ذلیل
فرعون مصر فرمان بردار ہو خیر الدین شاہ ایران و توران آپکے سامنے
سرنگون ہوا اور یہ انجام ہو کہ آپ ہفت اقلیم کے بادشاہ ہون تو کیا
انجام آپکے اونچے اونچے محلات کا کمی نہین اور غایب آپکی کمال کی
زوال نہین اور آپکی زندگی کا اخیر موت نہین آپکا آخر مسکن قبر نہین

ترجمہ شعر

جب تلک جینا ہے جی اس رنگ پر ذکر تیرے بعد مین ہون خلق کے
عیش کا دہاگا ہے اکدن ٹوٹنا عمر کی رسی بندہی ہے موت سے

ترجمہ شعر دیگر

ایک کرتہ کہا دیکا اور ایک شہر تہ پائیگا بس یہی ہے قوت انسانی اگر تم سمجھ لو

والآخرة خیر لک من الاولیٰ ۔ یعنی آخرت آپکے لئے دنیا سے
بہتر ہے ۔ اور ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ۔ یعنی تم کو اللہ
عنقریب وہ نعمت دیگا کہ تو راضی ہو جائیگا اس سے [illegible] اور [illegible]
اللہ نے تمام انبیا سے عہد لیا کہ نبی آخر الزمان پیدا [illegible]
ور [illegible] کرینگے اگر [illegible] حضرت کا [illegible]
[illegible]

حضرت [illegible]
اور [illegible] اسرئیل [illegible]
انجیا [illegible]
آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کہ بات کچھ مسموع ہو اور کر سعادت [illegible] | [illegible] حاجت پوچھتا [illegible]

آپ ان سرداروں کو خیال فرمائیں جو لوگ خیر کے معادن اور
سعادت کے خزائن تھے آیا انھوں نے دنیا کی طرف رغبت کی یا حقارت
اور عبرت کی نظر سے دیکھا کیا انکی نظر تعظیم امر خداوندی اور بندگان خدا

اللہ نے جسکی امداد فرمائی فتح سے اور مومنین اور انصار سے
جب کفار نے نکالا تو متولی نصرہ تہا جو غار حرا مین آپکے ساتھ
دوسرا تہا جسکو خداوند تعالے کسیوقت رات مین مسجد حرام سے
مسجد اقصی لیگیا اور براق پر سوار ہوکر ہفت آسمان کی سیر کی جسکا
نام مبارک اپنے نام کے شریک کیا جسکی شریعت باہرہ پر عبادت کا
حکم بندون کو الی یوم القیامہ بلا تغیر و تبدل فرمایا جسکی وجہ سے کائنات کو
خلق کیا جسکے نور سے موجودات کو منور فرمایا جس سے اشرف عالم کون مین
کوئی مخلوق نہین جسکے لغزشات ما تقدم و ما تاخر معاف جسکا ادنے
معجزہ تہا کہ ایک نان جو سے ایک جم غفیر شکم سیر ہوگیا انگشت ہائے
مبارک سے اتنا پانی نکلا کہ بہت سی جماعتین سیراب ہوگئین آپنے
شق القمر فرمایا درخت بولانے سے آیا سوسمار ایمان لایا پتہر نے
سلام کیا۔ اور کیا آپکے معجزات کو کوئی حصر کرسکتا ہے ہرگز نہین
الا بس ہے آپکے معجزات سے وہ معجزہ دائمی کہ جبتک فلک کو
حکم ہے وہ قایم ہے اور جبتک لیل و نہار مین حرکت دوری ہے
اوسکا قیام ضروری ہے وہ قرآن مجید ہے کہ باطل کسیطرف سے جسکے پاس
پہٹک نہین سکتا نازل ہوا اللہ حمید حکیم کی طرف سے یہہ تو جناب
سرور کائنات کے دینوی فضائل کا حصہ ہے اور فضائل اُخروی

تیز روی کی مگر سنن شرعیہ کے تابع نہ تھے [illegible]

اور باوجود اسکے آسمان پر [illegible]

فرعون و شداد سے نہین بڑھ سکتے [illegible]

پہاڑ کی چوٹی [illegible]

[illegible]

[illegible]

بادشاہ [illegible]

[illegible]

ایمان اوسکے باپ [illegible]

بولتے ہین کہ [illegible]

کہ اب سلطنت و حکومت کے قابل آپ نہین [illegible]

جو لایق اسکے ہون اگر اوسکے باپ والے [illegible]

رسول اور مومنین سے دوستی کیجئے۔ ورنہ آپ [illegible] دشمن ہے

کہ بادشاہ بن بیٹھے فساد کرے کو اب ضرور ہے کہ مین یہان سے [illegible]

اور آپکے اختیارات چھین لون اور آپکو باغی اور فساد سے روکون کہ

پانوین بیڑیان پہنا دون۔ یہ خط اس مین علاوہ بے ادبی کی بہت گستاخیان بھی

اور ایسی عبارت تہی کہ جسکے فقرے بمقابلہ باپ کے جرم تھے جب تیمور مضمون خط سے

ہمدردی کے سوا تھی اور آپکو لبس ہین پیرویکو خلفاء راشدین خصوصاً حضرت ابابکر صدیق اور عمر بن الخطاب کہ دونون مثل آفتاب و مہتاب کے تھے اور اسیطرح اور خلفاء عادل اور ملوک کامل اور سلاطین ذوالاحتشام جنہون نے زمام سلطنت اپنے ہاتھ مین لیکر مدنظر حقوق خداوندی کی رعایت اور ظلم وستم سے بندگان خدا کی حفاظت اور شہرونکی نگہبانی کی بھلائی کی بنیادین ڈالدین اور جادہ انصاف پر بڑی سرگرمی سے چلتے پھرتے رہے وہ چل بسے اور اونکے آثار ابتک باقی ہین۔

وہ مرگئے اور اونکا ذکر اونکی خبرون سے زندہ ہے یعنی رفتار ہی اولین کی اور وہی راستی باقی ہے پچھلون مین کیونکہ وہ جیسا سنتے تھے ویسا عمل کرتے تھے۔

حاصل شعر عربی

اسطرح ہی کہ تیرا ذکر خیر	بعد مرنے کے بھی رہے باقی
گوشت اور پوست کچھ نہین رہتا	بات رہجاتی ہے فقط باقی

آپنے اگرچہ سلطنت کی اور عدل کیا مگر کیا معنی عدل نہین کیا حق سے عدول کیا رعیت کی حفاظت کی مگر اسطرح کہ اونکے مال اور بیت اوجاڑ دے۔ حمایت مین یہ سرگرمی کی کہ اونکے دلون اور پسلیون مین آگ لگادی۔ اور بنیادین ڈالین مگر قواعد فتن کی

اور قطب موصلی کے فن ... [illegible]

استاد عبد القادر مراغی سے بہت سیاحتے ہوئے ...

امیران شاہ قطب موصلی ... [illegible]

صحبت کو غنیمت گنتا تھا۔ اور تیمور کی ... [illegible]

سروکار اور نہ نشاط و طرب سے دلبستگی ... [illegible]

کہا کہ قطب نے امیران شاہ کی عقل خراب کر دی ... [illegible]

احمد بن شیخ اویس کو خراب کیا اور ظفر اوسکو مار دیا۔

پھر تیمور ۱۷ ربیع الاول سنہ ۸۰۲ میں ... [illegible]

اقامت کی تھا نوروں کو آرام دیا اور آذربیجان ... [illegible]

مفسدوں اور باغیوں کو قتل کیا اور امیران شاہ سے ... غرض کیا

کیونکہ بیٹا تھا اور دونوں میں ایسے امور تھے کہ عقل ... تھا ...

اونکی تاویل اللہ ہی جانتا ہے۔

یہ بروز پنجشنبہ دوم جمادی الآخر لشکر سے بجانب تفلیس

متوجہ ہوا اور تفلیس کو لیا۔ اور بلاد کرج کا قصد کیا اور جو قلعہ

اور برج فتح کیا مسمار کر دیا اور اونکو محفوظ رکھا اور اپنے تعصب ...

جو دشوار گذار تھے منتقل کیا اور پہلا برا جو ملا اوسکو تیغ کیا اور اونکو قتل کیا

اون میں بعض رؤسا بعض سر آوردہ تھے۔ پھر شادی بیگ

واقف ہوا سمند عزیمت بجانب تبریز بڑھایا۔

امیران شاہ کے پاس بدمعاش اور مفسد و نکا گروہ تھا انھین مین سے قطب موصلی کہ جو نوادرات زمانہ سے ہے اور علم موسیقی مین استاد یگانہ ہے جب بانسری بجانے کو اوٹھاتا ہے اہل کمال کو چپ لگ جاتی ہے [illegible] ہونٹ سے لگاتا ہے تو اسحق کے [illegible] ہوجاتے ہین ذ اسحق نامی اور مشہور مطرب [illegible] اور اگر کوئی گانا یا تو عشاق طبع ہوشان جادو نگاہ کو ہوش [illegible] روح [illegible] اوسکی سانس سے نکلتی ہے کہ اپنی درد انگیز آواز سے پتھر سے [illegible] بانسری [illegible] انگشت اشارہ کرتی ہے کہ سر و چشم۔ پھر جب قطب موصلی بانسری کو [illegible] مجروح کو شفا دیتا ہے اور دلہائے ریش کا مداوا [illegible] راگ کے وہین ہین ناچتی ہوئی تن جاتی ہے [illegible] کو خضوع وخشوع کی حالت مین جھکا جاتا ہے اگر بانسری [illegible] کھولتی ہے کہ دلون کے کانون تک پہنچن پہنچائی تو پھولکان لگا کر گردن جھکا دیتا ہے اور عرب کی اونگلیان گوشمالی دیتی ہین کہتے ہین کہ تمام نغمے راگ راگنیون اور بہار جاو غیرہ کے بانسری کے جس سوراخ سے چاہتا تھا نکالتا تھا۔

سیواس تک مضطرب اور بےچین پہنچی [illegible]

انتقال [illegible] سیواس [illegible]

[illegible]

شیخ ابی [illegible]

[illegible]

سیواس [illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

مصر [illegible] علم کا طالب اور تحصیل علم مین سرگرم تھا چنانچہ اسی لئے مین مصر پہنچا اور علم ظاہری و باطنی حاصل کیا نفس کتاب کو سمجھا اور معانی دقیقہ اور نکات مخفیہ جو سینہ بسینہ اساتذہ کو ملتے ہین حاصل کئے۔

بغداد کی جانب پھیری اور باغیوں کو پراگندہ کیا تو سلطان احمد اس
گھبرایا اور لشکر لیے حماۃ سے بچکر ۲۸ رجب کو قرا یوسف کی پاس گیا
جب تیمور کو خبر ملی تو اپنے زور و شور کو کم کیا اور اسطرح
اپنے مقابل کو تسکینات دینا کہ سفر مین تعجیل کی اور انہی مقابلین سے
درگذرا اور قصد کو ادھر ادھر کو پھیرا اور یہ شعر پڑھتا تھا۔

ترجمہ شعر

مری جان تم ہو لیلی نہ شیرین	ادھر اور ادھر کو جھکی ہونہی

پھر سلطان احمد اور قرا یوسف تبریز مین بہ خیال
بغداد مین آئے کہ تیمور بلاد عرب مین ٹھہرے گا مگر جب ثابت ہوا
کہ تیمور نے وہان سے کوچ کیا اور یہ امرا اسکے نزدیک پہلے سے
تحقیق تھا کہ تیمور جب کسی کام پر لگا ہوتا ہے پھر لیتا نہین فوراً
دونون کے رزق روم کو اڑ گئے اور اپنے شہر بغداد ایسا چھوڑا کہ
لوٹتے تھے۔ پھر جب یہ دونون پیران جہاندیدہ ہندوستان ترکمانی
کیطرف متوجہ ہوئے تو تیمور نے تیغ کو میان کیا اور ظلم سے
باز رہا اور موسم گرما وہین گزار دیا۔

سلطان سیواس و شام کے بعد شر و فساد کی تلوار کا کھچنا

یہ وہ زمانہ ہے کہ لوگون کے کام خراب اور بلاد مصر و شام مین

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور
پرہیزی معالجون سے عاجز ہوجاتے ہین اسلئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے
دواخانہ یونانی محلہ پیلہ راجہ چندولال بیکنٹھ باشی واقع سمت قوم صفا کے
اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۴/۱۲ عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہے سات پڑی ادویہ
قیمت (عمہ) حالی کو ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اوسکی کہدی جائیگی
طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پا چکے ۔

نو خضاب عمدہ

خضاب نو ... اور اعلے درجہ کا تیار کیا گیا ہے جسکے لگانے سے
سفیدی بالون کی ... جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہتا ہے پھر ...
نہین ہوتا جسکو شک ہو دیکھائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہے فی نرد بہر
بوقت اخذ خضاب ترکیب تبلائی جاویگی ۔

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ
کشن پرشاد بہادر وزیر افواج سرکار عالی

یہ لڑکا طبیعت کا ذہین اور ہوشیار شب بیدار جفاکش تھا
تھوڑی ہی مدت میں بہت کچھ حاصل کر لیا۔ اتفاقاً ایک روز مصر میں جارہا تھا
ایک فقیر شکستہ حال سر راہ بیٹھا ہوا نظر آیا اسنے اسقدر اوسکی مدد کی
کہ جس سے فقیر کی شکستہ حالی کا جبر نقصان ہوا اور رفع حاجت ہو جاے
اس فقیر نے ان لفظوں سے اس کو آواز دی کہ جب کشف باطنی سے
معلوم ہوسکتا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام لیا اور کچھ
پیشین گوئی بہت بتلائی اور کہا کہ تو یہاں کیوں پڑا ہے جا تو بادشاہ روم ہے
یہ سنکر اسکا قلب خوشی سے کہل گیا اور فوراً سامان سفر مہیا کیا اور
قطع تعلقات شروع کیے اور غلاموں کی معیت میں وہاں سے کوچ کیا
جب سیواس پہنچا اسکا باپ اور برادران شہر بہت خوش ہوے۔ اب
سیف الدین نے پڑہنا چہوڑ دیا اور امرا و وزرا سے ملنا شروع کیا۔
یہ بہادر جوان عالی ہمت سخی مزاج نیک طبیعت پسندیدہ
خصائل تہا۔ اسکی تحریر شستہ تقریر برجستہ علماء کے کلام کی تحقیق
اور فضلا کے مقالات میں تدقیق اوسکا شعار تہا بہت کچھ تصنیفات
علم معقول اور لطائف منقول میں ہیں۔ شعر نہایت دقیق لکہتا تہا اور
شعرا کو انعام دیتا تہا۔ اور طریقے عمائد کے اختیار کرتا اور شغلہ سیر شکار میں
مشغول رہتا تہا۔ دربار شاہی میں حاضر باش رہتا تہا اور خیلم اور ازلی پر نظر رکہتا تہا۔

محمد حبیب الرحمن بیدل

العظمۃ للہ

دبدبۂ آصفی

بمال و دولت عید جون پیش شاہ دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۱۸ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جسمیں
نظم و نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے
بانی مبانی عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و وزیر افواج آصفی ہیں حسب ارشاد
مہاراجہ مہتمم الیہ زیرنگرانی رائے ہیرالال صاحب نشاط

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے
شائع ہوا

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شائع ہوگا۔ کل حقوق
بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہیں اسکا [illegible] عالیجناب
مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو لقب خاطر عطا فرمایا اور
نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امرائے عظام سے .... عہ

(۲) پبلک سے ۱/

(۳) باہر والوں سے اسکے علاوہ محصول ڈاک ۴/

ف ۱ جو صاحب سب سے اعلےٰ مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے
اونکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف ۲ نا پسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔

اطلاع۔ مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام رائے
ہیرالال صاحب نشاط محبوب پیش علاقہ مہاراجہ بہادر
پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہئیے

لب وید

بانچوان باب

ویدا و علم توحید

سلسلہ کے لئے دیکھئے ویدیہ آگنی نمبر ۹، جلد (۳)

اس رسالہ مختصر کے سب سے بزرگتر و بہتر باب کا ہم ذکر کرتے ہیں۔ سوالات یہ ہیں کہ مذہب وید کے اصول کیا ہیں، اور وید کے رشیوں نے کن تینوں سچائیوں کی نسبت کیا راے قائم کی ہے۔ کیا توحید مبنی ہے یا شرک پر۔ یا بت پرستی۔ یا بہت ہی بڑا اہم مسئلہ ہے جس سے وید کے طالب العلم کو پہلا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

قبل اسکے کہ ہم مذہب اصول وید کی بحث کریں۔ بہتر یہ ہے کہ ان تینوں امور کے قول شارح کا بیان قلمبند کریں۔ توحید کے یہ معنی کہ ایک وحدہٗ لاشریک لہٗ کی پرستش کریں۔ ماسوای اللہ سے اجتناب و احتراز کریں

حق تعالیٰ جلشانہ اول اول پیدا نہیں ہو سکتا یعنے وہ جناب باری جسکی قوت کل قوانین قدرت سے افضل و اشرف ہے جب کبھی کوئی فرقہ یا قوم پہلے پہل قائم ہوتی ہے تو اولاً قوانین قدرت پر نظر پڑتی ہے اور اُن قوانین قدرت پر جس پر اُنکی روزمرہ کی زندگی کے دارومدار کا انحصار رہتا ہے جسکے بغیر ایک قدم چل نہیں سکتے لیکن گو وہ قوانین قدرت اُنکی زندگی کے لئے لازم وملزوم ہیں مگر وہ نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ وہ دیکھ سکتے ہیں۔

یعنے وقتوں کا پل بند جاتا ہی جس سے وہ عبور نہیں کر سکتے الا بذریعہ قوانین قدرت۔ اس بات سے پہلے پہل مختلف قوانین قدرت کو لوگوں نے پوجنا شروع کیا۔ اُنھوں نے دیکھا کہ آفتاب درخشاں اشعۂ زرنگار سے تمام عالم کو فقیر ہو یا امیر کا گھر نور افشاں و نورانی کرتا ہے اور ہر روز راہ نہیا و جادہ ثمود میں چمکتا رہتا ہے۔ کرۂ ارض میں کسی کی مجال نہیں کہ اسکو ایکدم ہی اُسکے فرض منصبی سے روک سکیں فقط

کشن پرشاد عفی عنہ

موحد کے یہ معنی کہ پرستش ایک خدا کی کرے اور کسی دیوتا کا قائل نہو
اور بت پرستی کے یہ معنی کہ ان دونون کے برخلاف بہت سے خداؤن کی
پرستش کرے۔ (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) بادی النظر مین جن لوگون نے
وید کو پڑھا ہے اور بالاستیعاب نہین دیکھا ہے اُنکو یہ خیال ہوگا کہ وید
جاننے والے رشی بہت سے خداؤن کی پرستش کرتے تھے۔ اور بہت سے
خداؤنکو مانتے تھے۔ رگ وید مین بہت سے قدرتی امور کا تذکرہ ہے
اور اسکے بہت سے رچائین ہین۔ پروفیسر میکسمیولر نے قوانین قدرت
کی پرستش کا نام مذہب مطابق علم رکھا ہے۔ قوانین قدرت کے
قوتون کی پرستش کے سبب سے اکثر لوگون کو دھوکا ہوتا ہے جو رشی
پابند علم وید تھے وہ بہت سے دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے۔
اگر چشم بینا سے دیکھا جاوے اور دل دانا سے غور کیا جاوے تو مثل آئینہ
صاف روشن ہو جاوے کہ رگ وید کے جو رچائین ہین اُنکے مطابق لوگ
مجسم توحید سے کام لیتے تھے اُنکے کئی خدا نہین تھے بلکہ محض ایک خدا
مختلف قوتین جنکی پرستش کی جاتی تھی اُنکو مختلف جز و جناب باریتعالی
سمجھتے تھے حق تعالی کی ذات کا پہچاننا اول اول صرف خدا ہی کے
ماننے سے نہین ہو سکتا بلکہ خدا کی ذات مین کچھ انسانی صفات کا خیال
ہونا چاہئے۔ اور ذی فلسفہ ایک خدا کا خیال بحیثیت جناب باری

آزادی دلادی گوان بے نوشانہ کوششون نے غلامی کو ایک ...
دنیا سے مفقود کردیا مگر طبع انسانی سے بالکلیہ اسکی قباحت رفع نہین ہوئی ...
انسان کو غلامی سے نکالنے کا خیال محض بوجہ توسیع تعلیم و آزادی ...
مگر افسوس کہ ہندوستان مین تعلیم اسکے خلاف کسیقدر مضر اثر دکھا رہی ...
ہندوستان کے باشندون کا آزادی طلب اور تعلیم یافتہ گروہ ...
اسکے کہ آزادی سے زندگی بسر کرنے کو عمدہ سمجھے دن بدن تعلیم ...
سبب غلامی نہین تو غلامی کے قریب قریب ہم نام شئے ملازمت
کیطرف متوجہ ہوتا جاتا ہے ۔ اگر کسی قدر وسعت نظری کیساتھ غور کیا ...
شاید کسی عاقل کو یہ کہنے سے انکار نہوگا کہ ملازمت بھی ایک قسم ...
غلامی ہے ملکی خیرخواہ اور مصلحان قوم نے تعلیم کی طرف خاص ...
رجوع کیا ہے مگر ہندوستان سے اس نقلی غلامی کے نکالنے ...
انسانونکی طبیعت سے اس مادہ کے دور کرنے کی طرف بالکل
توجہ نہین کی اور اگر کی بھی ہے تو وہ اس قدر غیر کافی ہے کہ ہندوستانکی
آبادی مین معدوم لکھے جانے کی مستحق ہے ۔

یورپ کے معراج ترقی پر آنے اور ایشیا کے قعر مذلت مین
گرجانے کے اصل سبب کو خیال کیا جائے تو اس کا دارومدار
صرف اسی اصلی و نقلی غلامی پر نظر آئیگا تعلیم نے یورپ مین

تجارت

ابطال غلامی کے لئے جو دنیا مین سر توڑ کوششین کیگئین اور کی جا رہی ہین
اگر ان پر غور کیا جائے تو صاف بدیہی طور سے ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ صرف
بقائی نسل انسانی کے لئے کی گئین اور کیجا رہی ہین جمادات ونباتات
وحیوانات کا محکوم ہونا اونکی طبعی ناقابلیت کا سبب قرار دیا جا سکتا ہے
مگر غلامی کے لئے نہ کہین مذہبی حیثیت سے کوئی وجہ دریافت ہوسکتی ہے
نہ عقلاً کوئی بدیہی ثبوت دیا جا سکتا ہے اسلام نے جو آزادی کا بہت بڑا
حامی ہے اس مسئلہ پر خاص توجہ کی ہے اور گو فقہا کچھ ہی کہین مگر حضرت
رسالت مآب اور خلفا مین خصوصیت کیساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
طریق عمل اسکی کافی مثال کہا جا سکتا ہے۔ انگلستان اور امریکہ کی
باہمی جنگ محض اسی اصول کے ابطال کے لئے شروع ہوا تھا جس پر
ہم جنسونکی آزادی دلانے کے لئے اکثر دن نے روح کو بھی تن سے

آفتاب خلفاء اربعہ مین کوئی ایسا نظر نہین آتا جس نے یا جنکی امت نے پہلے اپنی زندگی تجارت پر بسر نہ کی ہو آسمان فقہ کے چاند امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ جنکو مبارک سے امام اعظم کا سچا خطاب ملا ہے اسی تجارت سے زندگی بسر کرتے نظر آتے ہین اور بغداد کی قاضی القضاتی کے عہدے کو خیرباد کہا ہے ایک امام صاحب کیا جہان تاریخی ورق الٹے جاتے ہین وہان مقدس اور جید عالمون کا گروہ اسی تجارت مین مصروف نظر آتا ہے اور اسلام سے پہلے بھی عرب کے زمانہ جاہلیت کا حال پڑھنے سے تجارت کے مسلمانون کا نسلی پیشہ ہونے کا کافی ثبوت ملجاتا ہے جس سے ہمارے دل مین ایک خاص جذبہ پیدا ہو گیا ہے ۔

ہندوستان کے آئے دن کے قحط اور افلاس پر پورے غور کے ساتھ نظر نہین کیگئی ورنہ صاف ظاہر ہوجاتا کہ اسکا اصلی سبب ہندوستانی تجارت کا تنزل ہے جسکے ثبوت مین صرف درآمد و برآمد مال تجارت ہی پر غور کرنے سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ یورپ سے ہندوستان کو اسقدر مال آتا ہے جسکے نصف کے برابر بھی یورپ کو نہین جاتا جب دن بدن اسطرح ہندوستان کا پیسہ یورپ کو کھچا چلا جائیگا تو مانی ہوئی بات ہے

صرف اصلی غلامی ہی کو معدوم نہین کردیا بلکہ تمام مین ایک خاص خیال
اس نقلی غلامی سے بچنے کا بھی پیدا کر دیا ہے اسی کا سبب ہے کہ تمام
ملک مین دست ملازمت کے موافق ملازمت طلب انسان نظر آتے ہین
اور بقیہ اپنی زندگی محض آزادانہ بسر کرتے ہین یا دوسرے الفاظ مین
نقلی غلامی سے آزاد ہو گئے ہین۔

حکیم علی الاطلاق نے اس کارخانۂ دنیا مین مشین کیطرح ہر انسانی
گروہ کو ایک ایک خاص کام کے لئے پیدا کیا ہے جسمین ایک چھوٹا سا
حصہ ملازمت کا بھی ہے مگر علاوہ ازین مشین مین جسقدر پرزے نظر آتے ہین
وہ ان نقلی غلامی سے بالکل آزاد ہین منجملہ اون آزاد پرزون کے
ایک زبردست پرزہ تجارت بھی ہے جو ہمارے اس مضمون کا۔
سبجکٹ ہے اور مذہبی ذریعہ سے اسکا تقدس ظاہر کرنے کے لئے
ہم کو اس سے زیادہ کہنا ضرور ہوگا کہ یہ وہی شئے ہے جو خدا کے
سچے دین اسلام کے شائع ہونے کا پہلا ذریعہ ہوی ہے اور خدا کے
سچے رسول کے مبارک ہاتون سے مسلمانون مین جسکی ابتدا ہوی
مسلمانون کے پچھلے حالات پر غور کیا جائے اور دیکھا جائے تو
جسقدر مقدس علما کا گروہ نظر آتا ہے اون مین سب سے زیادہ تر
ان کو اپنا ذریعہ روزی قرار دئے ہوئے ملتے ہین اور اسلام کے

ہمارا اعتراض بھی نہین مگر فی الوقت جبکہ کسیقدر تعلیم کا رواج عام مسلمانونمین ہوچلا ہے اور کالجون سے مسلمان بھی مثل ہندو بنائیون کے گو کسی قدر کم درجہ پر ہی سہی ڈگریان لیکر نکل رہے ہین اسکا عام رجحان ہونا چاہئیے تھا مگر افسوس کہ مسلمانون مین خدا کی مار کیطرح ایک عام خبط پیدا ہوگیا ہے اور وہ ملازمت کو شرافت اور تجارت کو رذالت خیال کرنے لگے ہین تجارت کو رذالت خیال کرنے کا اصل سبب کچھ تو رسومات کا شامل مذہب ہوجانا ہے اور کچھ مسند اقتدار سے مسلمانون کا ایک لخت علحدہ ہوجانا اگر ان خیالات کی مسلمانون کے دل مین جا نہو تو صاف ظاہر ہوجائے کہ ملازمت جسکو ہمنے نقلی غلامی سے تعبیر کیا ہے اصل مین بمقابلہ تجارت رذیل کہلانے کی مستحق ٹھرتی ہے اور تجارت کی شرافت مسلم ہوجاتی ہے بات یہ ہے کہ جن حقوق کے اتلاف کیوجہ اور انسانی آزادی کے چند ٹکون پر فروخت ہونے کے باعث غلامی بری کہی جاتی ہے وہی حالت ملازمت مین بھی بمعاوضہ تنخواہ ہر انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہے اور خود مختاری اور آزادی کو جس طرح غلام ابتدائی چند دام اور انتظام خورد نوش کے معاوضہ مین خیرباد کہدیتا ہے اوسی طرح ملازم بھی اپنی خود مختاری کھو بیٹھتا ہے۔

مصلحون اور رفارمرون کے کاغذی گھوڑدون نے کسیقدر

کہ فی الوقت جو ہندوستان کی مالی حالت ہے اوس سے بھی زیادہ نازک حالت مین ہمکو ہندوستان کے تمول کو دیکھنا پڑے گا جس کا نتیجہ قحط ہے۔

برطانیہ کلان کے ہندوستانی فتوحات کا پیش خیمہ صرف یہی تجارت تھی جس نے سلطنت انگلشیہ کا قدم ہندوستان مین اسطرح جما دیا کہ آخر ہندوستان کی حکومت اوسکے گود مین آپڑی سلطنت برطانیہ کے ذی وقعت ملنے جانے کا سبب صرف یہی نہین ہے کہ اوسکی فوجی بحری طاقت کو آج کل دول پر فوقیت حاصل ہے بلکہ اس سے زیادہ اوسکے تجارتی تعلقات اوسکو ممتاز بنائے ہوئے ہین جو کل یورپ سے زیادہ اس کو فایدہ پہونچا رہے ہین ہندوستان کی اسلامی سلطنت کے زوال نے مسلمانون کے ہاتھ سے ہر چیز کو چھٹا لیا اور تجارت کی کساد بازاری نے دولت بھی اونکے ہاتھ سے چھین لی اگر ہندوستان کی آبادی کے ہر گروہ کے مالی تمول کا اندازہ لگایا جائے تو صاف یہی کہنا ہوگا کہ مسلمان انہین سب سے زیادہ ذلیل ہین اسکا اصلی سبب اور کچھ نہین صرف ایک تجارت کیطرف سے اونکا تغافل ہے جس نے بے تعلیم رکھنے کے علاوہ اونکو سرخرو بھی نہونے دیا خیر جسوقت تک وہ تعلیم مین سر برآوردہ نہ تھے اوسوقت پر

یورپ کی ترقی کی صرف تہائی حصہ دوسری جگہ
ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آزادی ہی نے یورپ کو
عروج ترقی پر پہونچانے کا باعث ہوئی ہے اور سچی
آزادی اگر پوچھی جائے تو یہی ہے کہ ایک انسان
دوسرے انسان کا تابع نہ رہے اور فکر معاش میں اپنا کوئی
آزاد راہ اختیار کرے جس سے ثابت ہو گیا کہ اگر دنیا میں
کوئی شریف پیشہ ہے تو وہ تجارت ہے اور یورپ کی
برابر برابر نصف ترقی اسی کے باعث ہوئی ہے۔

پس اے مسلمانوں کے مصلحو اور رہنماؤ
تجارت کی تائید کے لئے اوٹھ کھڑے ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے
کہ تم یورپ کی تجارت میں تقلید کرو بلکہ ہمارا
کہنا یہ ہے کہ جب تم ائمہ اربعہ کی تقلید کو مذہبًا
فرض سمجھتے ہو تو دنیاوی حیثیت سے بھی اپنے
سچے اور برحق نبی کی ابتدائی تجارت کی تقلید
کرو۔

اور خلفا اور ائمہ اربعہ کی ریس پر آمادہ ہو
تا تم کو بھی وہی آزادی کا تمغہ مل سکے جو آج یورپ کو

تعلیم کیطرف عام رجحان تو کرا دیا مگر افسوس کہ ایک قید سے دوسرے قید مین گرفتار ہونے کے سوا اور کچھ نہ ہوا اگر تعلیم عام ہوی اور اس وقت کی طرح جلاہون اور پیشہ ور فرقون کی طبعیت مین شوق علم کیساتھ شوق ملازمت بھی باقی رہا تو غور کیا جا سکتا ہے کہ کہان تک مسلمانون کو کامیابی ہوگی اور کہان تک گورنمنٹ توسیع مد ملازمت کر سکیگی آج تعلیم سے زیادہ ہمارے مصلحان قوم کا فرض ہونا چاہئے کہ عام زیر تعلیم مسلمانونکی طبعیت سے اس خیال کی بیخ کنی اور تجارت کی تشویق کے لئے کوئی خاص اسکیم نکالین تا تعلیم سے جس طرح جہالت دور کیجاتی ہے یہ خبط بھی دور ہو جائے۔

اس قوم کی ناگفتہ بہ حالت پر جسقدر رو دیا جائے کم ہے جو تقلید کو اپنا فرض سمجھتی ہے اور تقلید بھی نہین کر سکتی ہندوستانی مسلمانون مین تقلید کا عام جوش ہے مگر غور کیا جائے تو یہان یورپ کی صرف اسی قدر تقلید ہو رہی ہے کہ کوٹ پتلون پہن لیا گیا ہے کرسیان اور میز بچھا کر کھانا کھایا جا رہا ہے اور اون باتون کی تقلید چھوڑ دی گئی ہے جن سے آج یورپ مالامال اور معراج ترقی پر آیا ہوا مانا جا رہا ہے کون کہ سکتا ہے کہ

اتفاقاً سلطان کا انتقال ہوا اور بچہ صغیر چہوڑا وزرا نے بچے کو تخت پر بیٹھایا۔ امرا اور وزرا دین سر برآوردہ غضنفر بن شیخ عمر فریدون۔ ابن المؤید۔ حاجی کلالی۔ حاجی ابراہیم وغیرہ تھے اور سب مین بڑے قاضی برہان الدین کے والد بزرگوار تھے باتفاق رائے تمام امورات سلطنت کو طے کرتے تھے جب قاضی برہان الدین کے باپ مر گئے تو برہان الدین اونکے قائم مقام ہوا اور بوجہ علم اپنے باپ اور اقران سے سبقت لیگیا۔

پہر قاضی برہان الدین کا باپ مر گیا تو برہان الدین اوسکا قائم مقام ہوا اور علم اور حسن سیاست کی وجہ سے باپ اور اپنے ہمعصرون پر فوقیت لیگیا۔

پہر اس اقلیم کے ولایتین ابن موید اور حاجی کلالی اور حاجی ابراہیم پر تقسیم کیگئین اور سلطان محمد کے پاس فریدون غضنفر برہان الدین احمد رہے پہر سلطان محمد لاولد فوت ہوا اور یہی تینون علی سبیل الاشتراک فرمانروا رہے۔ اور یہ نوادرات زمانہ سے ہے کہ دو سوکنین ایک خاوند پر چلی جلی رہین۔ یہ تو یہ اگر زمین و آسمان مین چند خدا ہوتے تو یہ نظام عالم فاسد ہو جاتا۔ سو درویش ایک بورئیے مین لپٹ کر بسر کرین اور دو بادشاہ ایک بڑی سی بڑی اقلیم مین لڑ مرین۔

تمہارے اسلاف سے ملا ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

خاکسار
ابوالمجاہد مرزا احمد اللہ بیگ اثر

کرنے کی جوئین - اور ہم کفو کا حسد وہ زخم ہے کہ بہرتا نہین -

اون مین ایک شیخ نجیب تہا قلعہ توقات کا فرمانرو
اماسیہ کا نائب -

جب برہان الدین مستقل فرمان روا ہو گیا تو اپنا لقب سلطان
اور یہ وہ زمانہ ہے کہ سلطان علاء الدین ممالک قرمان پر مستولی ہو گ
تب سلطان برہان الدین نے کہا کہ ہمکو کتب تواریخ اور اہل سیر ک
بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے گرد کے ممالک ہمارے متعلق
اور ہماری ارث ہین -

پہر سلطان برہان الدین نے متعلقات سلطنت پر قبضہ کر
شروع کیا - اور جو سرکشی کرتا تہا اوس پر لوٹ ڈالتا تہا چنانچہ ش
نجیب سے قلعہ توقات زبردستی لیا اور شیخ نجیب کو طوعًا کرہًا ساتہ رکہ
اور تتار ردم آملا اور وہ بڑا مجمع تہا اور عثمان قرایلوک نے وعدہ کیا
کہ آپکی تابعداری مین چلین گے اور آپکی رضامندی کے مجلس مین
قید رہین گے اب قرایلوک داخل خدام اور شریک زمرۂ ترکمانا
و مصاحبین تہا - اور وہ معہ اپنے ہمراہیون کے مضافات سیواس مین
جاڑے گرمی پہرتا تہا -

قرایلوک عثمان کا چراغِ ترقی سلطان برہان الدین ادب

برہان الدین نے یہ چاہا کہ مستقل بادشاہت کرنی چاہیئے۔ اپنے دونون ہمدمون کے لئے دام فریب پہیلائے کیونکہ مملکت عقیم ہے (جسکی تیغ اوسکا ملک نہ بہائی نہ بیٹا نہ چچا نہ باپ) اور اپنے طالع مستقیم کو تدبیر کے رصدخانے سے دیکھتا رہا پہر ایک مرتبہ ستارون کو دیکھکر (حضرت ابراہیم کیطرح کہا) مین سقیم ہون جب یہ خبر ملی تو دونون شریکون نے عیادت کو عبادت سمجھکر نیکی کا قصد کیا اور برہان الدین نے تعدّی کا ارادہ کیا۔ برہان الدین نے عداوت کی حالانکہ وہ دونون عیادت کو آئے۔ اور اسنے کچھ مراعات نکی۔ یہ دونون اوسوقت عیادت کو پہنچے کہ برہان الدین نے کمین گاہ مین چند آدمی ہتھیار بند لگا رکھے تھے اونہون نے دام مین پہانسکر دونون کو قتل کیا۔

اب سلطنت احمدیہ کی توحید شرک سے پاک ہوگئی اور اکیلا بادشاہ برہان الدین دین سلطنت کی اشاعت واضاءت کا برہان و حجت بنگیا مگر شرکا نے دشمنی کی اور بادشاہون کے صوبہ دارون مین جو ہم لفو تھے یا مخالف تھے اونہون نے سرکشی کی اور اعداد حساد کی وہ آتش دشمنی جو کانون دل مین مستتر تھی بہڑک اوٹھی۔ وہ کہتے تھے کہ اس رتبہ کو نہ اوسکا باپ پہنچا نہ دادا اور ہم سب کے سب سیواسی ہین یہ ہمپر بادشاہت کرے۔ یہ ریاست کا حسد ایسا ہوتا ہے جیسے قید یکی

گزرا حالانکہ قاضی ابو العباس یعنے سلطان برہان الدین وہان شحنہ
آنگن تہا مگر کچھ پرواہ نکی اور بلا ملاقات وحصول اجازت چلا گیا۔ سمجہ
آتش غضب سلطانی مشتعل ہوی قریب تہا کہ اپنے غصے مین آپ
سے پہٹ پڑے۔ اور کہا کہ اوس کشتے کو یہ خیال ہوا کہ شیر کی گودی مین
داخل ہوا اور میرے ہوتے اودہر کو قدم بڑہائے۔ پہر اپنے ساتھ کے
لوگون کو تیاری کا حکم دیا اور حملہ آوری کا قصد کیا۔ یہ غضب وطیش کی
حرکت تھی کہ لشکر سے سبقت کی۔ بعض ہمراہیون نے عرض کیا کہ اعلیحضرت
اگر لشکر کے آنے تک ایک ساعت تامل فرمائین تو مناسب اور قرین
مصلحت ہے ہرچند اقبال سلطانی اور دبدبہ شاہی کافی ہے مگر تاہم
قرایلوک ننگ انسانی آفت کا پرکالہ مکار شخص ہے۔ سلطان نے کچہ اسطرف
توجہ نکی اور برابر قرایلوک کا پیچہا دبائے چلا گیا جب ظلمت شب بڑہ گئی
قرایلوک نے اپنے ہمراہیون سے حملہ کیا اور فوراً سلطان کو اسطرح گرفتار کرلیا
کہ لشکر کو خبر بھی نہوی امرا تتر بتر اور لشکر ادہر اودہر ہوگیا۔

قرایلوک کا اپنی اس رائے مصیب سے کہ سلطان کو چہوڑ دیجے اور تجدید عہد کیجیے بوجہ بدنیتی شیخ نجیب کے پہر جانا اور سلطان کو قتل کرنا

جب قرایلوک نے سلطان کو گرفتار کیا تو یہ ارادہ تہا کہ تجدید عہد کیجیے

صرصر عداوت سے جبکو وقت نافرمانی چھپا رکھا تھا بجھانا اور بوقت برگشتگی زمانہ برہان الدین اوس پر قبضہ کرنا

قرایلوک اور سلطان برہان الدین مین رنجش ہوئی اور نوبت لڑائی کی پہنچی نیزہ بازی اور تیغ زنی سے تمام عہد اور فدے داریان توڑ دین اور جو کچھ نذرانہ وغیرہ قرایلوک دیتا تہا روک لیا اور دشوار اور سخت موقعون مین معہ اپنے ترکمانون کے قلعہ بند ہوگیا۔

سلطان پرواہ نکرتا تہا کیونکہ قرایلوک کی ساتھہ بہت تھوڑی سی جمعیت تھی۔ اور اوسنے یہ شروع کیا کہ کبھی اماسیہ جاتا تہا کبھی ارزنجان — سیواس کے قریب ایک بردستان تہا جسکا منظر خوش آیند مٹی ستہری پانی ہلکا ہوا لطیف گویا کہ خلد نے اوسکے باغیچون کے شانون پر دیبائے سبز کا خلعت ڈالا اور فردوس نے اوس کے درختون مین نہر کوثر کے چشمے جاری کئے اوسکے باغات ریاض جنت کے نمونے تھے اوسکی پیشانی کی رفعت سے نظرین مرعوب تہین اور اہل بصیرت کے لئے وہ نزہتگاہ تہا۔

ترجمہ شعر مولف	
لالے کے پھول یہ نہین ہان نخابندنے	پیالے عقیق کے ہین کہ عنبر سے بہر دئے

قرایلوک نے بقصد بردستان مذکور کوچ کیا اور سیواس سے

اوسکی گرفتاری سخت دشوار مجکو قسم ہے اپنے باپ کی اور تیرے باپ کی کہ اوسکے ساتھ
بھلائی مفید ہوگی۔ تو اپنا ہی حال دیکھ لے معاذ اللہ کیا وہ تجھ پر رحم
یا درگزر کرتا ہے تو یہ تو بہ محال ہے۔ یہ اتفاقی بات ہے کہ وہ تیرے
قابو میں آگیا ہر وقت زمانہ انسانکی مقصد براری نہین کرتا۔ و بہر چند
گھڑیین ہین کہ جن مین سے اکثر گلو گیر غم رسان دیکھ اس فرصت کو ہاتھ سے
مت دے ورنہ آفت مین گرفتار ہوگا۔ اور جب یا تو پہلگیا پہر ندامت
بے سود ہے۔ جو کہتا ہون اوسکو سوچ اور دلائل معقول سے استنباط کر
اور اپنی قدر و منزلت کو باقی رکھ اوسکے قتل سے اور اپنی حرمت آبرو کو
بچا اوسکی آبرو ریزی ہے۔ اور یاد کر لے امیر امور قابوس وشمگیر
ہمیشہ یہ شیخ نجدی سلطان کے قتل کی رائے دیتا رہا اور اوسکے حسن ومنافع
جتاتا رہا۔ آپ ایسا ہی کیجے جیسا کہ سلطان امیر کردستے قرایوسف کیساتھ
کیا جب سلطان محمد کو اوس نے حراست مین لیا تہا آخر الامر قرایلوک
اپنی رائے سے پھر گیا اور فوراً سلطان کو بلامہلت قتل کیا اللہ اوسپر
رحم فرمائے۔

قرایوسف نے سلطان احمد بن شیخ اویس کو بتاریخ دہم
شہر رجب ۸۱۳ھ قتل کیا یہ قصہ مشہورہ ہے۔ سلطان احمد رحمۃ اللہ
جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا عالم فاضل محقق تقریر شستہ تحریر برجستہ

اور شجرہ خلاف کو اوکہاڑ کے پہینک دیجیے اور بنیاد صداقت کو مضبوط کر کے سلطان کو اپنے مکان کو بہیجدیجئے اور یہ بتلائے کہ مین آپ کا دلی خیرخواہ ہون آپ کسی کے کہنے سننے پر میرے حقمین خیال نفرمائین اچانک شیخ نجیب متولی قلعہ توقات جسکو سلطان نے محاصرہ کیا اور آمد و شد کے تمام راستہ بند کر دئے پہر مغلوب کر کے قلعہ لیا اور اوسکو زبردستی اپنے ساتہہ رکہا اوس نے اسوقت کو غنیمت سمجہا اور جسقدر دلمین عداوت مستتر تہی اوسکو ظاہر کیا اور قرایلوک کی خدمت مین حاضر ہوکر موقف عبید مین کہڑا ہوا اور کہا کہ خداوند تعالے تیری عقل کے عالم کو لغزش سے محفوظ اور رہنمائی فہم کو گمراہی سے مامون رکہے اور رائے تصیب کو کوئی آفت نہ پہنچے اور فکر جمیل پر کوئی عیب نہ لگائے یہ اللہ کی قدرت ہے کہ دشمن تیرے قبضہ مین آگیا پہر یہ تامل اور ڈہیل کس لئے مولف تاریخ کہتا ہے۔

ترجمہ شعر

نہین پہر دہر الا ایک ساعت وہ بہی جاتی ہے		اب اوس مین آدمی عاقل نہ چاہیے کہ نادم ہو

اگر تو اوس پر شفقت کرے گا تو ہرگز تجہہ پر شفقت نہ کیجائیگی اور اگر تو اوسکو نظر رحمت سے دیکہے گا تو اللہ تجکو نہین دیکہے گا کیونکہ وہ کم عقل آدمی ہے انواع و اقسام کے فریب و مکر سے آراستہ و پیراستہ

دیکھا اور یہ چاہا کہ میرے نزدیک ہو پہر سلطان احمد سے طلب کیا سلطان (اٹھ گئی) طبیعت نے یہ نچاہا کہ اپنے ندیم کو علیحدہ کرے۔ پہر قاضی کے رعب سے یہ خوف کیا کہ مبادا عبد العزیز بہاگ جائے تو اوسکو نظر بند رکہا اور اوسکے ہر موقع پر خفیہ پولیس نگہبانی کو چہوڑ دی۔ قاضی نے خفیہ طور سے آدمی بہیجکر اوسکو پوشیدہ طور پہر بولایا اور بہت کچہ دیا اور وعدہ کیا اور یہ امر تو ظاہر ہے کہ سلطان احمد اور سلطان برہان الدین مین ایسا فرق تہا جیسے بحر شیرین اور کہاری اور صبح وشام مین عبد العزیز نے دعوت قاضی کو قبول کیا اور وعدہ نکلنے کا کیا بعض اہل قافلہ سے۔

ایکوقت کہ گرمی کی دوپہر تہی اور سلطان احمد محل مین آرام گزین تہا عبد العزیز دجلہ کے کنارہ پر آیا اور کپڑے رکہکر کیچڑ مین کو چلا جس سے نشان قدم پیدا ہوے پہر غوطہ لگاکر تیرتا ہوا دوسری جگہ برآمد ہوا اور اپنے رفیقون سے ملا اور اون مین اسطرح چہپ گیا جیسے موش دشتی اپنی بل مین چہپ جاتا ہے۔ سلطان نے طلب کیا تو لوگون نے نہایت سرگرمی سے ڈہونڈا تب دجلہ پر کپڑے اور کیچڑ مین نشان قدم ملے اوسوقت یقین ہوگیا کہ دجلہ مین ڈوب گیا۔ اسلئے سلطان نے زیادہ تفتیش کی نہ کسی پر سخت گیری فرمائی۔

پہر چند روز کے بعد بغداد کا ڈوبا ہوا مقام سیواس مین پہنچے

باوجود رعب وداب کے میل جول کا آدمی تہا نیچی الکلام ادیب شاطر ظریف عقلمند سخی حملہ آور نہایت بزرگ ، دنیا کا لوشنہ والا اور بخشش کرنیوالا ہزاروں روپیہ دیکر پرواہ نکرتا تہا ۔ علماء سے محبت تہی لست فقیرون سے ہم پیالہ ۔ چنانچہ جمعرات جمعہ کا دن مخصوص تہا علماء فضلا کیلئے کوئی اور امرا وغیرہ سے اوس روز باریاب نہیں ہوتا تہا ۔ اور قبل زمانہ وفات تمام ذمہ داریوں سے دست کش ہو کر تائب الی اللہ ہو گیا تہا ۔

سلطان کے بہت رسالہ تصنیف ہین اون مین سے ترجیح ہے حاشیہ تلویح ۔ اور اوسکا مصاحب عبد العزیز بغدادی تہا جامع فضائل نوادرات زمانہ سے نظم ونثر عربی فارسی مین یکتائے زمان اِس کو سلطان احمد بن شیخ ادیس سے بغداد مین چہورا یا تہا یہ عبد العزیز تمام ندما کا رئیس اور اہل فضل وعقل مین سربر آوردہ تہا اور قاضی کی عادت تہی کہ علما کی پرورش کرتا تہا اور ہر سمت سے ادباء وشعراء کو بلاتا تہا اسلئے اہل علم وفضل ہر طرف سے اسقدر آتے تھے کہ مقام قاضی کعبہ حجاج نتہا تو کعبہ اضیاف تو ضرور تہا ۔

کیفیت عبد العزیز کے چہڈانے کی

جب اوصاف عبد العزیز کے سنے تو نہایت محبت کی نظر سے

چیخ مارکر نیچے گرا اور جان بحق ہوا اور مثل صاحب صحیح کے
جوڑ جوڑ جدا افوت ہوا۔

بعد قتل کرنے قرایلوک کے سلطان برہان الدین کو جو فساد دیناو دین مین پھیلے

جب سلطان برہان الدین قتل ہوا تو اوسکی اولاد مین ریاست کے
قابل کوئی نتہا کہ احکام سلطنت کا نفاذ اور سیاست سے کام لے تب
قرایلوک سیواس گیا اور لوگونکو اپنی سلطنت اور اپنے بادشاہ ہونے
کیطرف بولایا مگر کسی نے قبول نکیا بلکہ برا بہلا کہا اور گالیان دین تو
قرایلوک نے محاصرہ کیا اور تنگ گیری اور عناد شروع کیا لاچار ہوکر
اہل سیواس نے تتار سے مدد چاہی اونہون نے مدد دی اور ایک
طایفہ تتار کا آکر لڑا مگر قرایلوک نے شکست دی تو وہ لوگ بہاگ گیے
اور اپنے طایفون سے مدد لیکر دوبارہ حملہ کیا اور چہوٹے بڑے پل پڑے
اور بہر دیا برابر اور پست زمینون کو اب اونکی لڑائی قرایلوک کے
بس کی نہتی کیونکہ ہرطرف سے حملہ کیا دگر کار آمد نہوا ہتب تیمور کیطرف
متوجہ ہوا اور اوسوقت تیمور کا لشکر آذربیجان مین تہا اور یہ تیمورکے
بوسہ دے کر خواہش کی کہ امیر سیواس کا قصد کرے تو بہتر ہے اور برابر
اونکا تار ہا لاچار تیمور نے قبول کیا جیسا کہ برصیصا نے کہنا شیطان کا مانا

قاضی برہان الدین کے پاس، وہر التو قاضی نے اوسکو بخشش اور
عطایات کے دریاؤن مین غرق کیا۔ اور اپنے کرم و فضل کا سراپا
مرحمت فرمایا اب عبدالعزیز قاضی کے پاس بڑے پایہ کا اور معظم
و محترم شخص ہو گیا۔ اور قاضی برہان الدین کے لئے ایک تاریخ لکھی
جسکی تحریر کا طریقہ عمدہ اور محققانہ تہا اور اوسمین ابتدا سے قریب
وفات تک کے سوانح عمری قاضی کی لکھے جس مین واقعات جنگ و حرب
وصف آرائی کے وقائع تفصیلاً دکھلائے۔ تحریر مین کنایات ظریفانہ
اور استعارات لطیف لغت فصیح فقرے بلیغ اشارات پاکیزہ عبارات
وثیقہ قرآن ربنے ہوئے یہ تاریخ چار جلدون مین لکھی۔ اوس شخص کا
بیان ہے جس نے اوس تاریخ کے بحر مین غوطہ لگایا اور اوس کے
دُر بے بہا سے مستفید ہوا اس شخص نے تاریخ عتبی یمین الدولہ
سلطان محمود بن سبکتگین کی بھی دیکھی تھی وہ کہتا ہے کہ یہ
تاریخ تاریخ عتبی سے خوش اسلوب ہے اور اسکے بیانات کا سمندر
زیادہ گہرا ہے اور مزے مین زیادہ شیرین ہے مین دونون کو بوجہ
خوش دستی نہ دیکھ سکا۔ پہر عبدالعزیز بعد انتقال قاضی برہان الدین قاہرہ
چلا گیا اور ہمیشہ شدت و سختی مین رہا اور ہمیشہ غم و الم کا دائم الحزن مہجور ہو گیا
یہانتک کہ ایک روز بادہ غم نے اسقدر سرشار کیا کہ بالاتفاق کی ہیبت سے

و ذخائر و حرم کو لیکر غلاموں اور خدام اور پولیس کے سپرد کیا۔ اور اموال و باربرداری کی اشیاء لیکر واپس ہوا۔ اور محاصرہ استنبول کی فکر کی۔

فصل

اب قرایلوک اور طہرتن نے تیمور کے سوتے ہوے فتنہ کو جگایا پھر جنبہ کہ زمانہ سکون تیموری بھی حرکت سے خالی نہین۔ یہانتک کہ تیمور ادھر متوجہ ہوا اور فساد تیموری بلاد و عباد مین پھیل گیا پھر یہ لوگ ارزنجان پہنچے اور وہان سے قلعہ ماردین پر چڑھائی کی اور ملک طاہر نے نافرمانی کی کیونکہ اول مرتبہ تیمور کی اطاعت کا پھل پاچکا تھا اور تیمور کو سکے چھوڑنے پر نادم ہوا تھا جیسے قریب ہے کہ قیامت کو نادم ہونا جب ندامت بیکار ہے اور حسرت بیفائدہ۔ یہ واقعہ ہی ۸۰۲ کا اور مخالفت عساکر شامیہ اور مصریہ کی ہر جماعت مین پیدا ہوگئی۔ اور (قتلانت رائے مثل آبادی سبا کے ہوا قوم سبا کا قصہ قرآن شریف کے سورۂ سبا مین مذکور ہے)۔ اور ہر ایک کی رائے دوسرے سے مخالف کوئی پورب کوئی پچھم کوئی اوتر کوئی دکن اور امور رعایا کو مہمل چھوڑدیا اور مصائب کی افتاد سے غافل ہوگیا۔

مجسم بصورۃ انسانی ہوکر برصیصا کے صومعہ مین آیا تہا۔

اہل سیواس کا باہم مشورہ کرنا کہ کس کو نام سلطنت دیجئے اور کس کی اطاعت کیجئے

پہر عام اہل سیواس اور روساء اور ذوی العقول نے باہم یہہ مشورہ کیا کہ کسکی تابعداری کیجئے اور اپنے شہر اور بلاد کسکی سپرد کیجئے سلطان مصر۔ یا ابن قرمان۔ یا سلطان غازی۔ بایزید بن عثمان پر اتفاق رائے ہوا کہ یلدرم بایزید مرحوم چنانچہ قاصد روانہ کیا اور شعر پڑہا اور مدد چاہی۔

ترجمہ شعر

دیکہے نیک طینت اہل عالم مین بہت	بارے ہمنے ساری خلقت مین کیا تجکو پسند

سلطان بایزید فوراً متوجہ ہوا اور لشکر کے بیڑے روانہ کئے اور قواعد مرتب کئے اور رکن بنائے اور اپنے بڑے بیٹے امیر سلیمان کو والی بنایا اور اوسکی مصاحبت مین چار شخص امراء کبار سے معین کئے یعقوب بن اورانس۔ حمزہ بن بجار۔ قوج علی۔ مصطفے ... اور خواطر اعیان کو اودہر متوجہ کیا اور ارزنجان کیطرف متوجہ ہوا۔ اور طہرتن حاکم ارزنجان بہاگا اور تیمور کیطرف جانے کا قصد کیا پہر ابن عثمان نے ارزنجان پر قبضہ کیا اور طہرتن کے اموال

اور پدر امیر سلطان اسوقت استنبول کو محاصرہ کئے ہوئے تھا
اسلئے مدد نہ دے سکا اور فاصلہ بھی زیادہ تھا امیر سلطان نے
تب اپنے لشکر سے کچھ دلیر لوگ جمع کئے شہر سیواس کو مضبوط کر
قلعہ کی رخنہ بندی کی اور مستعد قتال ہوا اور سر برآوردہ امرا کو
قلعون پر تقسیم کیا۔

ادہر تیمور نے اپنے لشکر سے جاسوس مقرر کئے تاکہ
مکانات کی تحقیق ہوجائے۔

امیر سلطان نے جب لشکر تیموری کا رنگ دیکھا۔ بھاگ کر
باپ کے پاس جانے کا قصد کیا اور امراء سے یہ عہد لیا کہ جبتک
مین لشکر اور سامان بھیجون تم شہر کی حفاظت کرنا۔ ان امراء سے
بجز اسکے کچھ بن نہ آیا کہ تیمور سے موافقت کرین اور رفاقت امیر کو
چھوڑدین۔ امیر سلطان اپنی جان بچاکر بیابان حمارکان کہڑکی ہوتا
دم دبائے ہکتا پادتا بھاگا اور تیمور اپنے لشکر بیشمار کو لیکر بتاریخ
۷ ماہ ذی الحجہ ۸۰۲ھ داخل سیواس ہوا اور جسوقت قدم منحوس
شہر مین رکھا کہا کہ مین اٹھارہ روز مین شہر سیواس کو فتح کرونگا چنانچہ
اوسکے محاصرہ مین وہ قیامت برپا کی کہ بعد شر و فساد اٹھارہ دین روز
جمعرات کے دن ۵ محرم ۸۰۳ھ کو مقاتلین سے یہ حلف کرکے کہ

ترجمہ شعر

چوکہ ہو بیفکر اعدا سے اور اونچی بکرے
یہ ہے اکسوتا ہوا چپہ ہے جسکے ہوشیار

ترجمہ شعر

چور کا ہر گز نہین ہے رہنمائے مال و زر
پاسبان کی نیند سے بڑھکر کوئی ای ہمنشین

پھر ہوشنم ملک امراء شام نے سر برآوردہ امرا اور روسا کو قتل کیا۔ یہ واقعہ ہے رمضان ۸۰۲ھ کا اور مفصل کیفیت اسکی کتب تواریخ مین مسطور ہے۔

ترجمہ شعر

جب گوہی سے شیر پس پا ہو گئے
وہ ثعالب کے لئے مامن نہی

تیمور غدار کی سیواس اور اوسکے قرب وجوار کے دیار پر چڑھائی

پھر تیمور سیواس کیطرف متوجہ ہوا وہانکا فرمانروا امیر سلیمان بن بایزید بن مراد بن اورخان بن عثمان تھا۔

امیر سلطان نے باپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور امداد چاہی

اونکی خونریزی نکیجائیگی اور عہود کی ذمہ داری آبرو کی حفاظت
اہل عصمت کی نگرانی بخوبی ہو گی فتح کیا۔
جب جنگ سے فراغت ہوئی اور لڑنے والے قابو مین
آ گئے اون سبکو بکریونکی طرح ایک رسی مین باندہا اور زمین مین
ایک کہتا کہود وا کر سبکو زندہ اوس مین ڈالدیا جیسا کہ قلیب بدر مین
بعہد سرور کائنات روساء مشرکین ڈالدئے گئے تھے۔ اور اونکی
تعداد (جو زندہ درگور کئے گئے) تین ہزار۔ پھر تیمور نے سمند
غارتگری کی باگ چہوڑ دی اور ساتھہ مین قید اور اوجاڑنے کا
حکم دیا۔
یہ شہر نہایت ظریف اچھے موقع پر واقع تہا عمارتین مضبوط
مکان استوار اوسکے آثار اور مشاہد کی خیر و برکت مشہور و معہود
پانی خوشگوار ہوا موافق رہنے والے ذی عزت و حشم توقیر
و احتشام کے مددگار تکلف و احترام کے خوگر۔ شام آذربیجان
روم سے ڈانڈا اینڈا ملا ہوا تہا اور اب اوسمین گدہے لوٹتے ہین او
اہل سیواس تتر بتر اوسکے مراسم کے نقوش تک مٹ گئے
اور تمام مکان چہت کے بل گر پڑے
اوس بلائے ناگہانی کا شام کے طرف متوجہ ہو
محمد حبیب الرحمن بیدا